

ماہنامہ سیدہ خاتون  
بجرت اکتوبر ۱۳۲۷ء

۲۴  
CNA

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہنامہ سیدہ خاتون



نفر  
۲۸۸  
۱۸۵

ماہنامہ سیدہ خاتون  
بجرت اکتوبر ۱۳۲۷ء

شکت نویدین صاحب ۱۳۲۷ء در بیلہ ۵ مہینی بمطبع حیدری مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ سب

علم کی طرح خاک پر رکھتے ہیں  
 بنایا ہی گلشت لوح و قلم  
 ہی سیراب شاداب گلہ و کن  
 بوئی محراب گوہر تابناک  
 کیا کوہ ارجاد ہر رنگ کا  
 دکھا و سب انواع نقش پر بیع  
 سطر زلمون نقش و نگار  
 ہر ایک گل میں پھان آجی ہو  
 نگارندہ دفتر برگ گل

لکھون پہلے تو خید جان افروز  
 دکھا جسے نقش و نگار قدم  
 اسی سے ہی سرسبز باغ سخن  
 عنایات سے اسکے کیشٹ خاک  
 اسی نے جگر پر ہر سنگ کا  
 کہ آباد گلشن بفضل ربیع  
 اسی کی ہی قدرت باغ و بہار  
 ہر ایک برگ و گل اس سے تازہ  
 ہی الحق وہی صانع نقش کل

وہی مالک ملک موجود ہے  
 رہن تاجک اس کے موجود ہے  
 کہ نہ باہی اس کے موجود ہے  
 اسی کی قدرت کے جھون  
 سب عظیم و قدرت کے جھون  
 ہوا جس سے عالم و دور پہ  
 اسی سے گلزار و باغ پہ  
 ہر ایک گل و گلزار پہ  
 ہر ایک گل و گلزار پہ

ہر ایک گل و گلزار پہ  
 ہر ایک گل و گلزار پہ  
 ہر ایک گل و گلزار پہ  
 ہر ایک گل و گلزار پہ

[illegible]

اصحاب کبار کی تعریفیں

ہاں ان سے رضی سدا کردگار

<p>ہر ایک شے میں یہی علم اسکا محیط          سر موند باہر ہی از سر نوشت          مخالف ہو کوئی نہ امکان ہی          نہ آگاہ ہی اس کے ہر کار          غرض عجز ہی اصل فرع شعور</p>	<p>ہی ذات جسکی دانائے بسیط          جہان تا جہان عالم نیک و شیت          قلم بطرح اُس کا جریان          نہ واقف کوئی اس کے ہر کار          ہی ذات نبی معترف بالقصور</p>
---	---

در لغت حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کون سرورِ مَرا بَدِیا  
 بہارِ گُلِ بوستانِ ازل  
 مقدس ہی ذاتِ اسکی شمعِ بدل  
 شفیقِ الوہِ را خاتمِ المسلمین  
 عطا حقے کر تاجِ اس کے اے  
 محمد کے مانند جگِ مین نہیں  
 اے جطرح چاہی ہے کہاں  
 رسولوں کا کردارۃ التاج اے  
 بنا حقے گلِ قابِ قوسین کا  
 رسالت کے دیوان کا ہی انتہا  
 ہی نسبِ مین عالی ز روحِ مین

[illegible]

کیا قاتل کیلئے قصاص کا حکم ہے؟

روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے یہاں سے ہی یہ نص قرآن سے  
 روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے یہاں سے ہی یہ نص قرآن سے  
 روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے یہاں سے ہی یہ نص قرآن سے

اگرچہ عبارت نہ رکین ہے  
 غرض ہی پسندیدہ کبریا  
 اسی کی طرف رکھے چشم نیاز  
 حکایت لکھی ہی یہ حقان سے  
 کہانی ہی یوسف کی یہہ دلربا  
 نہیں بیش و کم کا یہاں دخی  
 کھلا گل ہی باغ عنایات کا  
 عجب قصہ یوسف کا ہی پذیر  
 نبی اسکی تفسیر عربی متام  
 وہ تصنیف اس ذات عالی سے  
 روایت ابن عباس کی  
 میں طرفہ مضامین اس کے صریح  
 گواہ سخن ہی حدیث و دلیل  
 اسی وجہ سے دُرّ مکنون لے  
 لباس اس کو پہنا وہن نظم کا  
 مضامین تفسیر کر انتخاب  
 سخن میرا ہو پیش حق مستجاب

بھلا رہت لیکن مضامین ہی  
 کلام معرّاز کذب و ریا  
 کیا کلک کو میں نے معنی طرا  
 جو ثابت ہوئی نص قرآن سے  
 کہ ہی حسن القصہ حقے کہا  
 کہ مصحف غرض شاہد اصل ہی  
 الف راتلک آیات کا  
 یہہ قرآن پورہ ہی یک منظر  
 ہی مقرون بنور صدق کلام  
 امام محمد غزالی سے ہی  
 انھوں نے یہہ تفسیر ساری لکھی  
 مطابق بقول حدیث صحیح  
 رہے کذب ہو کس طرح وہاں چل  
 ہر ایک بخلاف اس کے مضمون کے  
 کیا ماہ رخسار اس بزم کا  
 لکھی میں نے دلچسپ ساری کتاب  
 بحق رسول و آل و صحاب

دکھائی اس کے اوپر وہ روایت ہے  
 کہانی اس کا نام اس کے  
 کہانی اس کا نام اس کے  
 کہانی اس کا نام اس کے

سب اولاد اس کے  
 جو کہ فاضل امت دینا ہے  
 جو کہ فاضل امت دینا ہے  
 جو کہ فاضل امت دینا ہے



تو سمجھا ہی اُن دو ستم طلب نچا کیا  
ہوئی نوح کی کشتی اسکی دلیں  
جھٹا تجھو یعقوب کا دون تینا  
اور عزت کا تاج انکے سر پر تمام  
اور ایک تیغ بران بھی اُکے پری  
تھے ستر ادھر اور ستر ادھر  
سعادت کا آگے دخت یک ٹھٹھا  
جو یوسف نے آدم کو دیکھا کہا  
دیا اسکو اس طرح عز و وقار  
بڑے اسکے درجات عالی میں آج  
کہ حسن و جمال اسکو پہنچ دیا  
کر میں لوگ دنیا میں اسکا حسد  
تو دے حسن دنیا کا ثلث اسکو اب  
دو آنکھوں کے سچے بوسے دیا  
رکھا پہلے آدم نے اس نام کو  
کہ یوسف کا لطف جو آدم میں تھا  
کیا نیت میں اسنے آئیں ظہور

[illegible]

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

نئے مضمون اس پر ہزاروں قلوب  
کئے جزا اللہ نے پیش و پس  
رہا ایک سو سارے بیان کو دیا  
کیا اسکے دس حصہ بھجان تو  
اور ایک سارے دنیا پر تقسیم ہوا  
میں جی کو نہ ایک نیا کو مان  
سب ایوب کو یک بختی خدا  
میں موسیٰ پر نون ایک سب کئے  
ہیں یسیٰ کو نون ایک سارے جہان  
محمد کو نور ساری خلقت کو ایک  
۱۰۔ اے اسکے دس حصے عقل و قلوب  
کیا باقی یوسف کو جس نے عطا  
خدا اس سے راضی ہو دیوں  
چلا نور بس کا سوئے آسمان  
وہ نگار با مثل تبدیل کی  
اُسے نور یوسف کی ہی سب فتوح  
کیا نور سے نور سے نور سے نور

مگر یہ کہ تھا حسن یوسف کا خوب  
روایت ہے عقل و راستے کے  
کئے ان سے اور یس کو نو عطا  
اسی طرح سے حکم کو جان تو  
دئے نوح کو ان سے نوبی پہلی  
اسی طرح دس حصے صفوت کے جان  
اسی طور سے صبر دس جز ہوا  
صلا بت کے بھی حق نے دس جز کئے  
تو خط و کتابت کے دس حصے جان  
مضاحت بلاغت کے، حسن و نیک  
رہا ایک باقی جو حسن و جمال  
علا ایک حصہ بختی خدا  
روایت کہون ابن حار سے ہے  
کہ یوسف کی جدم ہوئی فیض جان  
و ان جا کے اس نور نے ڈھیل کی  
طلب کی خدا نے محمد کی روح  
ڈھنکا نور یوسف نے اس نور کو

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

یوسف اور ایما بن مام  
عزیز بن ایادہ سب نور عام

### اَنَا اَنْزَلْنَاهُ

ہم نے اتارا ہی قرآن کو  
خدا نے یہ واسطے ہی کہا  
کہ اللہ کی یہ نہیں ہے کتاب

### قرآن عربی

عرب کی جو بولی میں اترا قرآن  
عجم کا ہی ایک شخص نے طاس نام  
عجم سے کوئی تاکہ نسبت ہو  
بتائی کہ یہاں کہ میں تہن چیز  
عرب ہوں میں قرآن عربی ہی  
سبب یہ کہ کہتے تھے کفار وہ  
بنی ق کو سکھاتا ہوں یہہ کلام  
زبان عرب میں اتارا اے  
عرب کو رکھوں انکے باعث عزیز  
کلام اہل جنت بھی عربی میں ہی

### قرآن کی فضیلت میں

فضائل میں قرآن کے ہی ہر فضل  
کتاب اور درقان ہی اک نام  
عزیز اور محکم خدا نے کہا  
اسی طرح سے کہیں شاہ نام  
کہ سب نقل قرآن ہی سبھی صل  
حکیم اور مہین بھی اسی نیک نام  
اور یک نور بھی نام اسکا لیا  
کتاب خدا میں لکھے ہیں نام

### قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو  
میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو  
میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو  
میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو  
میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ  
میں کو قرآن سے بہت نصیب ہو

اور ایک بڑے بڑے میں ہے توبہ  
 خدا پڑھنے والی کو قرآن کے  
 کہ پڑھنا جاتا تو قرآن کو  
 ملین اس طرح کے وہ عالم مقام  
 کہ ماہین آند و مکانوں کا گر  
 نوختن اثری سے لگاتا فلک  
 بتی نے کہا اہل قرآن کے  
 عوام کا مدد وہی خدا کا مدد  
 فاسمیت کو قرآن اس پاس آ  
 ہوا انسان کی شکل سبکی تمام  
 کہے اسکو پہچانتا ہی مجھے  
 کہے قاری میں تو نہیں جانتا  
 چہر آخر کو لیجا اے رب کے پاس  
 جماعت فرشتوں کی ہو رہا ہے  
 اور ایک تلج شانہ پر چرخ  
 جو دنیا میں بلکہ اس دور جہنم  
 کرین اس کے ماہاب بھر یہ کلام

سن اسکو کہو نہیں زردی کتاب  
 کرے حکم قاری اسے جہان  
 مکانوں میں جنت کے دشاؤ  
 عوص میں برآیت کے ای نیکیا  
 کرے ماپ اسکی جو فہم شر  
 درازی ہو اسکی بلاریا و شک  
 میں مخصوص درگاہ سبحان کے  
 محب انکا اللہ کا دوست ہو  
 ہر ایک طرح کے رنج سے بجا  
 چلے آگے قاری کے ہو کر اہم  
 میں ہو کن تو جانتا ہی سمجھے  
 کہے میں ہوں قرآن حامی تبرا  
 خدا اسکو دے نعمتیں حقیا  
 بہشتوں کے مائیں طرف اس کے گھر  
 دو اور حلہ ماہاب کو اس کے بن  
 عوض حلو نکا دین آو کے پسند  
 کہ یارب عمل بہما کرتے عام

اور ایک بڑے بڑے میں ہے توبہ  
 خدا پڑھنے والی کو قرآن کے  
 کہ پڑھنا جاتا تو قرآن کو  
 ملین اس طرح کے وہ عالم مقام  
 کہ ماہین آند و مکانوں کا گر  
 نوختن اثری سے لگاتا فلک  
 بتی نے کہا اہل قرآن کے  
 عوام کا مدد وہی خدا کا مدد  
 فاسمیت کو قرآن اس پاس آ  
 ہوا انسان کی شکل سبکی تمام  
 کہے اسکو پہچانتا ہی مجھے  
 کہے قاری میں تو نہیں جانتا  
 چہر آخر کو لیجا اے رب کے پاس  
 جماعت فرشتوں کی ہو رہا ہے  
 اور ایک تلج شانہ پر چرخ  
 جو دنیا میں بلکہ اس دور جہنم  
 کرین اس کے ماہاب بھر یہ کلام

اور ایک بڑے بڑے میں ہے توبہ  
 خدا پڑھنے والی کو قرآن کے  
 کہ پڑھنا جاتا تو قرآن کو  
 ملین اس طرح کے وہ عالم مقام  
 کہ ماہین آند و مکانوں کا گر  
 نوختن اثری سے لگاتا فلک  
 بتی نے کہا اہل قرآن کے  
 عوام کا مدد وہی خدا کا مدد  
 فاسمیت کو قرآن اس پاس آ  
 ہوا انسان کی شکل سبکی تمام  
 کہے اسکو پہچانتا ہی مجھے  
 کہے قاری میں تو نہیں جانتا  
 چہر آخر کو لیجا اے رب کے پاس  
 جماعت فرشتوں کی ہو رہا ہے  
 اور ایک تلج شانہ پر چرخ  
 جو دنیا میں بلکہ اس دور جہنم  
 کرین اس کے ماہاب بھر یہ کلام

اور ایک بڑے بڑے میں ہے توبہ  
 خدا پڑھنے والی کو قرآن کے  
 کہ پڑھنا جاتا تو قرآن کو  
 ملین اس طرح کے وہ عالم مقام  
 کہ ماہین آند و مکانوں کا گر  
 نوختن اثری سے لگاتا فلک  
 بتی نے کہا اہل قرآن کے  
 عوام کا مدد وہی خدا کا مدد  
 فاسمیت کو قرآن اس پاس آ  
 ہوا انسان کی شکل سبکی تمام  
 کہے اسکو پہچانتا ہی مجھے  
 کہے قاری میں تو نہیں جانتا  
 چہر آخر کو لیجا اے رب کے پاس  
 جماعت فرشتوں کی ہو رہا ہے  
 اور ایک تلج شانہ پر چرخ  
 جو دنیا میں بلکہ اس دور جہنم  
 کرین اس کے ماہاب بھر یہ کلام









کہ یوسف ہوا احسن الناس بس  
 عبادت ہی منہ نیک کا دیکھنا  
 کہا بعض علما نے اسی نیک ذات  
 کہ ہے امر و نہی اس میں کچھ لکھا  
 بھی خبر و شر اور شقی و سعید  
 ہزار علم سے یہ بھری ہے کتاب  
 سمجھ میں جب آویسے اسے اس کتاب  
 ہی عقل اس میں جہان انسان کی  
 کہ قرآن میں ہی یہ سب میں

کہا اس لئے اسکو احسن قصص  
سنو تم نبی نے ہمارے کہا  
یہاں نیک سے اور لیا ہن مراد  
کہوں تھے میں حسن قرآن کا  
اور اشمال اخبار و وعدہ وعدہ  
حساب و ثواب و عتاب و عتاب  
ہر ایک علم کو فہم ہو وین ہزار  
کبھی میں نے خوبی جو قرآن کی  
ہو اس لئے نام اسکا حسن

بِمَا وَحَيْنَا إِلَيْكَ هَذِهِ الْقُرْآنَ

تجھنا وہ ہے کہ تانا تو خبردار ہے

کیا ہم نے نازل یہ قرآن جو

وَأَنْ كُنْتُمْ مِنْ الْغَافِلِينَ

نجانے تھا یعقوب یوسف کا نام  
پھر آگے ہی تفصیل اس کی بٹری  
چراغے میں یعقوب نے بکریاں  
کہ تھی ارواح عورت یک نیچو  
یہودا پھر اسے تولد ہوا

اگرچہ تو پہلے تھا غافل نام  
یہ مطلب تھا آیت کا قرآن کی  
یہ کعب ابن جبار سے جہان  
پھر اُس کے کچھ احوال اُنکا سنہ  
نکاح اُسے یعقوب نے کر لیا

۱۰۰

نہ نکلی کوئی ستاخ اسکے لئے  
 جوان جب ہوا وہ علیہ السلام  
 تھی بھائیوں کو بہر طاقت کہ آ  
 سبت ہم کہ چہرہ تھا ماتمداہ  
 کہا آگے یوسف نے یون باب  
 ہر ایک بھائی کو میریک یک چھڑی  
 کرو بارگاہ خدا میں دعا  
 تو ہو بھائیوں پر مجھے فخر اور  
 اٹھا مٹھ کو اپنے ہم کی دعا  
 تو جنت سے دے اے اب کو چھڑی  
 اسے بھائیوں پر بڑا فخر ہو  
 زمرہ کی لایک چھڑی انکو دیا  
 وہ لیکر چھڑی ہو گیا خوش حال  
 سبھی بھائی آپس میں ملکر جہم  
 وہ ہمراہ بھائیوں کے آکر رہا  
 حد کچھ تھا بھائیوں کو ذرا  
 بہت چاہتے انکو یعقوب تھے

کہ یعقوب وہ شاخ تور اسکود  
ہوا حسن کا اسکے شہر تمام  
کبھی اسکے چہر کو دیکھن ذرا  
نہ بڑھتی تھی چہر یہ اسکے چہر  
کہ یک عرض رکھتا ہونین آپ  
بہت خوشنما تھے منہ سے دیا  
کہ جنت سے جھکوٹے یک عصا  
بہر ب دیکھے یعقوب نے قلعہ طور  
کہ ایخا لقی رب ارض و سما  
اسی پر جس کی طبیعت اڑنی  
خدا نے کہا سکھ جبریل کو  
نہایت وہ خوش رنگ و خوش خلق تھی  
چھڑ چھڑی دیا ہی اس کا حال  
چلے جاتے گھر سے چرانے غم  
چراتے تھے خجل میں جا بکر یا  
محبت میں یوسف کے تھے مبتلا  
سچی بھائیوں سے یہ محبوب تھے

[illegible]

ہمیں دان سے بستی کا درہ رقی

سے دجا بنوں ساتھ یوسف ومان  
 پہلا سے تالا وین بیکار  
 اتار سا ومان سے طر کر تو کو کوئی یاد  
 ہو بار یوسف کا یہاں بی بی کا  
 بیکار کو پہل کا نام ہے یہاں  
 بیکار ان بیکاروں اور پہل  
 کے ساتھ یوسف کا یہاں  
 کیا سارے یوسف کا یہاں  
 زون سارے یوسف کا یہاں  
 یوسف کا یہاں  
 یوسف کا یہاں

کہا اب نیکو حال ہو جاؤ گے  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو

بھیجا بیٹوں سے جو خوش ہو  
 کہ یوسف کی بیٹی یہ خواب کو  
 وہی خواب کو کہتا ہے تمام  
 ہنسی سمجھے وہ اسکی تقریر کو

کہا اس کے یوسف نے اس خواب کو  
 و لون میں لگے کہنے کا کہتے  
 یہ انسان جو کچھ کہتا ہے کام  
 نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو

خواب دیدن مرتبہ دوم یوسف علیہ السلام

تو چھڑے سنی ایک خواب دیکھا  
 زمین پر اسے گاڑا سنے دیا  
 اٹک آیا اس وقت ہو کر حشر  
 کئی ابناء میں وہاں جلوہ گر  
 اور عیسیٰ محمد علیہ السلام  
 خدا نے نرگی یہ یہ سف کو دیا  
 زمین پر دیا گاڑے کر جدا  
 ہوا سے گیا پیر انکا اٹھڑ  
 ہوا نے دیا اسکو دریا میں ڈال  
 کہی اسکی تعبیر اس نے شتاب  
 یہ سمجھا کہ ہی اسکا رتبہ بلند  
 درخت حد کو لگا انکے پھل

ہوا آٹھواں سال یوسف کو جب  
 کہ ہی اٹھ میں اسے گویا عصا  
 تو جڑ پھیل کر ہو گئی اسکی سخت  
 اس وقت ظاہر ہوئے پھر شرا  
 بن یعقوب موسیٰ جہان کے امام  
 بھل سکے سے کھاتے ہیں چاروں  
 اور ان بھائیوں کا ہی جو بن  
 نہ شاخ اسکی ظاہر ہوئی اور  
 کچھ آیا جو قریب سے اسے دیا  
 کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب  
 ہوئی اسکو یوسف سے الفت چند  
 کھا بھائیوں سے جو ذکر کا چل

نہ مایلین پھر یہ دیکھا حال  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو

کہا اب نیکو حال ہو جاؤ گے  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو

خواب دیدن مرتبہ چہارم  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو  
 کہ یوسف کو یہ خواب کو



نہا سب سے پہلے اور شمس و مہر کے ہوا  
 پہلے پہلے اور شمس و مہر کے ہوا  
 پہلے پہلے اور شمس و مہر کے ہوا  
 پہلے پہلے اور شمس و مہر کے ہوا

یہ ایک اٹھا جو تک کر خواب سے  
 بہت خوف و ڈر اس کے دل پر ہوا  
 کہا میرے دید و نگاہ تیرا کہ نور  
 گیا نیر دل خواب سے کہ ہے  
 کہا میں نے دیکھا ہی سوقت خواب  
 کہا میں نے اُتار لیا تخت جگر  
 کہا اس گھڑی دیکھتا ہوں نہیں کیا  
 وہاں سے نکلتا ہی چھن چھن کوز  
 زمین کا طبق مہر انور ہوا  
 زمین پر ہین ہر طرف دریا روں  
 اور یک تپہ میرے چاد پڑی  
 ہوا اس روشن جہان کی قلم  
 زمین کی مین سب کھیاں میرے  
 کہ اس خواب میں دیکھی ایک اور کھیا  
 ستار مین گیارہ مہر و مہر اب

وہ ہو کے غنیمت جان بیتاب  
 بہا با ہے اس کو چھاتی لگا  
 خدا ہر بلا سے کھ کھ کو دور  
 ہا نیند تیری گئی کیوں اُٹ  
 کہ و کو نہیں خوف اس کے تاب  
 بیان مجھے اس خواب کو حلد کر  
 کہ میں آسمانوں کے دروازہ کو  
 زمین پر کیا نور نے سب ظہور  
 زمین آسمان سب جگر ہوا  
 مین سب کھیاں ان کی سیج خوان  
 کہ ہی گوہر نور مین وہ بھری  
 ترقی مین ہی روشنی دہمدم  
 اور ایک بان ہی رہی کے تھ  
 ستار مین کو مہر و آفتاب  
 مجھے سجدہ کرتے مین بہرے سب

ایذا قال یوسف بیہ یا ابت رات احد عشر لیلۃ و انتم فی الہر ربکم

میں گیا ستاروں کو دکھا جا آپ

حکایت باب اول  
 کہ میں نے دیکھا ہی سوقت خواب  
 کہ میں نے اُتار لیا تخت جگر  
 کہ اس گھڑی دیکھتا ہوں نہیں کیا  
 وہاں سے نکلتا ہی چھن چھن کوز  
 زمین کا طبق مہر انور ہوا  
 زمین پر ہین ہر طرف دریا روں  
 اور یک تپہ میرے چاد پڑی  
 ہوا اس روشن جہان کی قلم  
 زمین کی مین سب کھیاں میرے  
 کہ اس خواب میں دیکھی ایک اور کھیا

کہ میں نے دیکھا ہی سوقت خواب  
 کہ میں نے اُتار لیا تخت جگر  
 کہ اس گھڑی دیکھتا ہوں نہیں کیا  
 وہاں سے نکلتا ہی چھن چھن کوز  
 زمین کا طبق مہر انور ہوا  
 زمین پر ہین ہر طرف دریا روں  
 اور یک تپہ میرے چاد پڑی  
 ہوا اس روشن جہان کی قلم  
 زمین کی مین سب کھیاں میرے  
 کہ اس خواب میں دیکھی ایک اور کھیا

کہ میں نے دیکھا ہی سوقت خواب  
 کہ میں نے اُتار لیا تخت جگر  
 کہ اس گھڑی دیکھتا ہوں نہیں کیا  
 وہاں سے نکلتا ہی چھن چھن کوز  
 زمین کا طبق مہر انور ہوا  
 زمین پر ہین ہر طرف دریا روں  
 اور یک تپہ میرے چاد پڑی  
 ہوا اس روشن جہان کی قلم  
 زمین کی مین سب کھیاں میرے  
 کہ اس خواب میں دیکھی ایک اور کھیا



سبحانک یا رب العالمین  
وہو العزت والجلال والاکرام  
وہو العزت والجلال والاکرام

قیامت تلک پہ لعنت رہی اور غندی بھی فارون سے تھی

قال لما أوتيت علم غندی

اور غندی کے معنی سنو میرا پاس کہا قوم نے جب یہہ فارون سے خدا کی بھی کچھ راہ میں اکو د کہا قوم علم ہے میرا پاس نہیں مجھ کو اللہ نے کچھ دیا زمین کے تلے وہ بھی اور گاہ	کہا اسکو فارون نے ہر اس خدا نے دیا مال ہی یہہ تھے بلادین و دنیا کی تھے ٹلے اُسی سے بڑھا ہی یہہ میرا پاس یہہ سب علم سے میرا حاصل ہوا جلا جائے دھنسا ہوا کر خیال
---	---

قال یا قوم اکتسب لی ملک مصر وھذا الاکتسابی من تحتی انلافا

کہا جب کہ فرعون نے لفظ لی بہت اسین یعقوب رونے لگے کہا اسکو یوسف نے خوش کیوں ہو کہا مجھ کو اس بات کا ہی الم کہا پھر یوسف نے یون باپ سے کہا صبح کی خواب سچتی ہی ہو یہہ ڈر تھا کہین بھائیوں سے کہے کہا تم کو مجھ سے ہی افق کمال	نرا ڈوبنے کی اسے تھنے دی اور آنسو سے منہ اپنا دھو لگے بھلا غم کی کیا بات ہی وہ کہو خوشی جب گذرتی ہی ہوتا تھم کہ تعبیر پوچھون ہوں اب آپ سے کسی سے بیان اس کا تم مت کرو پھر ایک عمر بھر آپ دکھ میں رہے کہو اس کی تعبیر کا کیا ہی حال
---	---

سبحانک یا رب العالمین  
وہو العزت والجلال والاکرام  
وہو العزت والجلال والاکرام

بنی کی طرف سے کسی  
کی بات جو غلطی سے  
بن آویس کا کہی ہے  
بسیطون جو کہین  
عذاب کی دوزخ کا  
قیامت کا دن ہو اور  
عذاب کی دوزخ کا

عذاب کی دوزخ کا  
عذاب کی دوزخ کا  
عذاب کی دوزخ کا  
عذاب کی دوزخ کا  
عذاب کی دوزخ کا







اسے ہونا برحق قیامت میں مان  
 ثقیون کے سردار سلطان نے  
 نہ ہرگز کبھی کبھیو تو یہ بات  
 حسد ہی نہایت بُرا اور بد  
 حسد بڑا یا نہ قایل کو  
 جہنم کا در داسکو وافر ہوا  
 نہ ہرگز اسے جانیو سری  
 بُری ہوو تو جان عورت کی ات  
 بوجھ پھر تم بہر امکان کیا  
 دہی کے بھروسے نہ کھانا کپاس  
 جو کہتا ہونین سچ اسے ماننا  
 فریب اور دغا بہن ہوسنی کو د  
 یہ ہوسے اس وقت کہنے لگا  
 نہیں اور سننے کا اب تیرا کام  
 ہر ایک کام میں ہیگا ماہر تیرا

غرض پھر اطاب رصد کو توجان  
 کہا پھر ہر ہوسنی سے شیطان نے  
 وصیت کروں تجھ کو اسی نیکذات  
 سنو پہلے تم بہر نہ کبھیو حسد  
 کیا قتل پہلے جو ابیل کو  
 حسد کے سبب وہ کا فر ہوا  
 شکریہ نہ کبھیو یہ ہی دوسری  
 کہون تیسری تجھے وہ یہ بات  
 جان ہو گے تم دو میں ہوں سیر  
 اکیلا نہ ہونا تو عورت کے پاس  
 نہ مجھ کو جدا آپ سے جاننا  
 ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے  
 فرشتہ فلک پر اسنے میں آ  
 کہ بس ہو گئی اسکی حکمت تمام  
 کہ شیطان دشمن ہی ظاہر ترا

وَلَا لَكَ تَحْتِيكَ رَبِّكَ

اسی طرح ہو دیگا ظاہر شد

کہا جی طرح تو نے دیکھا ہی غاب

یہ اس فصل میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ شیطان کی ہوسنی کی حالت کیا ہے اور وہ کیسے اپنے دشمنوں کو دغا دیتا ہے اور ان کو جہنم لے جاتا ہے۔

یہی علم ہوسنی کا ہونا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو دغا دیتا ہے اور ان کو جہنم لے جاتا ہے۔

یہی علم ہوسنی کا ہونا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو دغا دیتا ہے اور ان کو جہنم لے جاتا ہے۔

یہی علم ہوسنی کا ہونا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو دغا دیتا ہے اور ان کو جہنم لے جاتا ہے۔

۲۱

سَلَامٌ عَلَىٰ رُسُلِكِ ۖ هَلَامٌ لِّمَنْ هَلَامَ ۚ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ

هَذَا هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ  
مَنْعَاتُ كَلَامِهِ  
خَيْرٌ مِنْ كَلَامِ  
الْغُلَامِ

سمجھ لے تو اس کو بنی نے کہا  
ہی اول بنی اور عالم کو جان  
کرے علم دین کی جو کوئی طلب  
ملا یک رکھیں اپنی بازو کو آ  
ستار و زمین جیسا ہو نور مقرر  
ہی دنیا میں اس کو بڑا مرتبہ  
کرامت <sup>مستجاب</sup> قیمت ہی زور  
شرافت ستار استی اور وقار  
عطا اور رضا اور اجر کبیر  
شفاعت ہی نعمت اور قی  
دے علم دین انبیاء کو جو ہیں  
جہانین ہیں سب جتنی چیز و نام

شفاعت کریں تین روزہ جزا  
شہید و جنگی پھر تو شفاعت کہان  
کھلے راہ جنت کی پھر سپہ  
قدم کے تلے عالموں کے سدا  
ہی عالم اور عابدین فرق اسدا  
مین تفصیل اسکی تجھے دون تا  
محبت امانت کو کر یہہ تو غور  
کروں اب درجات عقبی شہا  
بزرگی و رحم خداے خیر  
یہہ درجات عالم کے مین انجا  
بیان انکا اب تجھے کرتا ہوں  
دیا علم آدم کو انکا ستام

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

کتابت قلم دی ہی اور ریس کو  
برہم کو ہی جو علم جدال  
لیل اور حجت اُسے دی بتا

شریعت کہا نوح کو خنہ دو  
دیا حق نے اس علم کا سب کمال  
کوئی اسیہ حجت میں غالب تھا

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خلائف نبينا في كل زمان ومكان  
وبعد فقد بلغنا من فضلهم ما لا يحصى ولا يعد  
ولقد كانوا بمنزلة الأنبياء والمرسلين  
في حقهم صلوات الله وسلامه وبركاته عليه

سیم بات ہی اس کو مت بھولنا  
کہوں پانچوین کو سن کے ہوشیار  
چھٹی بھی خبر سے دینا ہوں  
جو رو رو دیا باپ کو آپام  
کہوں تجھے سن لے تو اب بھون  
تجھ میں مصری ہو گئے تمام  
بہت مال رکھتا تھا بڑھب کی چیز  
نتھامول یعنی من صرفہ اسے  
یہاں کچھ قدرت حق قیاس  
سمجھ کے نصائح کی یہ بات مین

ہی بھڑپکا یعقوب سے بولنا  
ہی لڑکے پہ چھوٹے وحی کا اتنا  
کہ یوسف کا شہر اچھا توڑا رہی مل  
وہ روئین جھوٹھے تھے جانتی تھی  
کلام خدا جان تو س توین  
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص عام  
نورین مص سے جیکے آیا غنہ ز  
سبھی مال دیکر خربدا اسے  
دہم آنا سب کا ہی یوسف کے پس  
دسون پہر اشارت و آیات میں

اِذْ قَالُوا لِيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا

کہ یا میں اور یوسف کو لبست بدل  
 پڑاؤں یہ دونوں کے الفت کا دم  
 نہیں ہے الفت کی کچھ سکور  
 بیان یہ جو آیت میں ہی ہے  
 ذرا اس میں تو غور کر اور فکر  
 تو جبریل کو حکم ہوتا ہے تب

کہا جانیوں نے جب آپ میں  
 بہت باپ کا چاہتا ہی  
 اب ان دو کی ہمسے زیادہ ہو جا  
 یہ آیت کا توجہ طلب ہوا  
 اب آگے کرو نہیں محبت کا ذکر  
 نبی نے کہا جو ہو محبوب رب

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَكُلُّ سَافِلٍ  
رَاجِعٌ إِلَىٰ رَبِّهِمْ أَجْمَعِينَ  
يَوْمَ تَأْتِي السَّحَابُ مَطْمَاطَةً  
فِي غَمَدٍ فَلَا تُمْنُ يَوْمَ  
يَأْتِي السَّحَابُ مَطْمَاطَةً  
فِي غَمَدٍ فَلَا تُمْنُ يَوْمَ  
يَأْتِي السَّحَابُ مَطْمَاطَةً  
فِي غَمَدٍ فَلَا تُمْنُ يَوْمَ

نہ سمجھا تھا احوال قنبر کا  
ہوئی الکی تدبیر بن سار خلیا

کہ اسجا ہنس کام تدبیر کا  
رست اسے مطلب کے قیوں چھا

ان ابا نا افعی ضلال قنبر بن ۵۵

یہ جفت جانو ہنس را کا کام  
سب آبت کا اتنا یہ مطلب ہوا  
ضلالت تو کہتے ہیں گمراہ کو  
جو یعقوب کو تھی محبت کمال  
کہا جانیوں نے جو یوسف سے آ  
کہ یوسف ہمارا پیارا رہی تو  
سناہنے جھوٹا نہ تجھے کلام  
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا  
کہا دل میں آچو کہوں گیر چہ آ  
اگر جھوٹھ بولوں تو لایق ہوں  
کروں کیا میں یہ تو عجب پھر ہی  
بجی برہیم واسحاق تو  
خبر اپنی اس خواہی ہم کو د  
ہا ہو کے لاچار یوسف نے خواب

ہیں ظاہر ضلالت میں والہ کام  
ضلالت کے معنی تجھے دون  
مراد اس جگہ جانو تم چاہ کو  
کہا اس پہان یہ لفظ ضلال  
بہت اسکو الفت سے چھاتی لگا  
خزوکے فلک ستارہ ہی تو  
بتا خواب اپنی اب ایک نکتہ ام  
بہت دیر تک سر کو اپنے جھکا  
تو پھر باپ کو اس کا کیا دچوان  
کہ دل جھوٹھ پر میرا شائق نہیں  
کہا جانیوں نے کہ کیسا دیر ہی  
کہہ ہی راست گو یمن اب طاق تو  
نہیں ہم کچھ آگاہ اس خواب  
دیا ان کو جطر چوچھا جواب

یہ جفت جانو ہنس را کا کام  
سب آبت کا اتنا یہ مطلب ہوا  
ضلالت تو کہتے ہیں گمراہ کو  
جو یعقوب کو تھی محبت کمال  
کہا جانیوں نے جو یوسف سے آ  
کہ یوسف ہمارا پیارا رہی تو  
سناہنے جھوٹا نہ تجھے کلام  
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا  
کہا دل میں آچو کہوں گیر چہ آ  
اگر جھوٹھ بولوں تو لایق ہوں  
کروں کیا میں یہ تو عجب پھر ہی  
بجی برہیم واسحاق تو  
خبر اپنی اس خواہی ہم کو د  
ہا ہو کے لاچار یوسف نے خواب

یہ جفت جانو ہنس را کا کام  
سب آبت کا اتنا یہ مطلب ہوا  
ضلالت تو کہتے ہیں گمراہ کو  
جو یعقوب کو تھی محبت کمال  
کہا جانیوں نے جو یوسف سے آ  
کہ یوسف ہمارا پیارا رہی تو  
سناہنے جھوٹا نہ تجھے کلام  
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا  
کہا دل میں آچو کہوں گیر چہ آ  
اگر جھوٹھ بولوں تو لایق ہوں  
کروں کیا میں یہ تو عجب پھر ہی  
بجی برہیم واسحاق تو  
خبر اپنی اس خواہی ہم کو د  
ہا ہو کے لاچار یوسف نے خواب

یہ جفت جانو ہنس را کا کام  
سب آبت کا اتنا یہ مطلب ہوا  
ضلالت تو کہتے ہیں گمراہ کو  
جو یعقوب کو تھی محبت کمال  
کہا جانیوں نے جو یوسف سے آ  
کہ یوسف ہمارا پیارا رہی تو  
سناہنے جھوٹا نہ تجھے کلام  
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا  
کہا دل میں آچو کہوں گیر چہ آ  
اگر جھوٹھ بولوں تو لایق ہوں  
کروں کیا میں یہ تو عجب پھر ہی  
بجی برہیم واسحاق تو  
خبر اپنی اس خواہی ہم کو د  
ہا ہو کے لاچار یوسف نے خواب

سعادت کا رشتہ نہ ہو تم سے کم  
کہ توبہ کرین دیہہ کہ کے قصور  
کرے دل سے توبہ نہ ہو دتاہ

کہوں تم سے میں اسے کمال  
عبادت میں گزرے دوسرے  
ارادہ تھا ملنے کا ابلیس  
لیا اپنے سر پر خدا کا غذا  
ملا اس کو شیطان محراب میں  
بہت رنج اٹھایا میں اب کیا کہوں  
اثر جھپٹہ سیرانہ ظاہر ہوا  
ہی اتنی ہی باقی حکم قدر  
کہا دین سے یہ ہٹھا ہی کہا  
کچھ اب مجھے عیش دنیا طلب  
عبادت میں دیکھو اہن تو گزرا  
رہ حق میں تو اپنا سر دیکھو  
لگا فضل بد کرنے وہ بیگان

سنو ایک زاهد کے احوال کو  
خدا سے وہ غافل نہ تھا کف  
اس عابد کے دل میں بسن میں  
ہے تھا وہ اس کو ہوا کیوں  
بہت غم تھا زاهد کو اسباب میں  
کہا کون ہی بولا اے ملیں ہوں  
ولیکن میں پھیر نہ تا در ہوا  
تیری عمر جہنمی گئی اے خستہ  
سنا جتہ ہمد زاهد نے خوش گویا  
تیری عمر گزری عبادت میں  
یہ دو سو برس میں رہن جبکہ چار  
گنا ہوں سے توبہ تو کر لے جیو  
لیا دل میں اپنے یہ جب سے دل

عبادت کامل کی خاطر دنیا میں  
ہر گز رازدن اس شخص کی فکر نہ  
ہوگا کہ دین کا کام کیا ہے  
عبادت پر دین وہ شیطانی فتنہ  
اسے اپنے جانی مال کی قربانی  
یہ صواب قرآن میں بہرہ کی موت  
نسخہ اس کے معنی میں اب دہون بتا

وہ صلاح ہی جو کوئی نوبہ کرے  
گناہوں سے اپنے ہر بارے  
نہو کرے اپنی وہ رو بہ  
رہے عہد راجن اپنا جو یک  
رکے ظاہر اور رنج  
سے مر صلاح تو جان رضا  
جس کو مدد کی رضا  
میں خام را

[illegible]



يُوسُفَ وَالْقُوَّةَ فِي غِيَابِ بَيْتِ الْحَبِ

کہا کہنے والے انہن سے یوں  
انذہیر کے کوئے میں اڈال دو  
یہود اجویش تھا یعقوب کا  
نہ تم مارو یوسف کو بہن ازبوں  
یہ آیت کے معنی ہوئے مان لو  
منع قتل سے اسے سب کو کیا

يَلْتَقِطُهُ بَعْدَ السَّيْرِ

مسافر کو مٹی اسکو لیجا نکال  
تم سطر سے اسکو دو یہاں مال

اِنْ كُنْتُمْ فَاَعْلَيْنَ

اگر تم کو کرنا ہی اس کام کو  
کہا جیکہ یوسف کو کبھی تلف  
گئے سب کٹھے ہو یعقوب پاس  
کر و جو ارادہ دلون بیچ ہو  
گئے بھائی سب باز ہکر صف صف  
بہت مصحح اور بہت دل اداس

فَاَلُوْا يَا اَبَا نَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ

کہا سب نے مل کے کہ ایسی کچھ باپ  
نہیں ہم پہ یوسف کو **ت** میں  
تو بھیج اسکو ہم پاس کھر دین  
یہہ آیت کا مطلب ہوا ایغیر  
سنا جیکہ یعقوب نے یہہ کلام  
لگے کانہ اپنے اسکے تب ہتھ پاؤں  
تھے کیا ہی سے نہیں کچھ لاپ  
ہیں سے ہوا بخجہ کو یہہ بغض دین  
نوہر بات میں کہ ہا رسی نقین  
سمجھ اسکو گر تجھ کو ہی کچھ تیز  
ہوا اسکا سب زر دچہرہ تام  
سنا اس نے جو وقت یوسف کا ناؤ

وَاللَّيْلُ

ہم اس میں البتہ تمام  
خدا نے ہوا کہ اسکا وہ کام  
نزل کا کیا عیون کی زبان  
اسطرح ہون پر یوسف کا خیانت  
بزرگ اور اپنے افعال پر  
کے جان پر عیون کی زبان  
کے جان پر عیون کی زبان

اِنْ كُنْتُمْ فَاَعْلَيْنَ



کہا تیرے نزدیک سرت بڑی	تباہ ہو کر دنیا میں ہی کوئی
کہا کار دین سے جو غافل تمام	را اس کو سرت ریگی مدام

حکایت

اسی طرح ایک اور رات کو	لگا پوچھے کوئی اس بات کو
کہ حق تعالیٰ سے ساتھ کیا کیا کیا	تجے میں کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے کر کے کھڑا	مجھے حق تعالیٰ نے یہ کہا
محبت کا میری تو تھا مدعی	بھلا پھر یہ غفلت تو کیوں کی
اسی طرح ایک شخص نے ہاکو	جو رو یا میں دیکھا کہا آپ کو
میں پوچھوں ہوں تہاؤ کیا حال	کہا ہکو غفلت کا جنجال ہی

حکایت

سنایا کہ یک شخص ایک شخص سے	عیا دت کو آیا تو دیکھا اداس
اوہی خود مرعض اور شاگرد	میں گرد اس کے بیٹھے ہوا باد
ولیکن وہ ہی دروازہ زار	کہا اس نے اتنا ہی کیوں برا
کہا سب زون کو رہتا ہو	منہ اپنے کو آنسو سے دھوتا ہو
کہ آخر کیا میں نے غفلت سے کام	کیا کام میرا سب سے تمام
بڑا مجھ کو غفلت کا ہی دلیں درد	یہ کہ بھر بھری اس کی ایک آمرد
بھرا ایک دم سرد اور مر گیا	وہ غفلت سے اپنی بہت در گیا

بہت سے لوگ اس طرح کے واقعات کو دیکھ کر حیرت مندی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو عجیب و غریب باتیں ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب باتیں غفلت کی وجہ سے رونے والی ہیں۔

علاء الدین علی بن ابی طالب  
جلالہ علیہ السلام  
کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے اس سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو اپنے آپ کو بے پروا سمجھتا ہے۔

میں غفلت سے نہ ہوں غافل  
کہ چاہیں اور نہ ہوں غافل  
عدو میں جو آستانہ میں درمیان  
عدو ایسا کہ تین تاروں میں غافل  
جو چاہیں اور نہ ہوں غافل  
اسے جان اور سوسائے میں غافل  
عدو میں کہ تین تاروں میں غافل  
اسے جان اور سوسائے میں غافل

ان احوال کا مجموعہ  
ان احوال کا مجموعہ  
ان احوال کا مجموعہ  
ان احوال کا مجموعہ



کہا بھائیوں کے پھر اسکے سپرد  
زمرد کی جو تھی چھڑی اسکے پاس  
اور ایک حسین رکھتے ہیں زندہ سفر  
دیا کوچ کہ وقت زاد اسمن دھر  
اور اسحاق نے راد یعقوب کو  
رکھا اسمن یعقوب نے کچھ طعام  
اور ایک ساتھ پانی کا برتن کیا  
جلا ساتھ یعقوب حید یکف دم  
رہا باب جتک تو تھا بہ عجب  
جدا جبکہ ہونے لگے باپ سے  
کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز  
ہو تو تم نہ دہین کرو کچھ خطہ  
کہا پھر یہ بیٹو کو یعقوب نے  
نصیحت میں کرتا ہوں سنو زرا  
خدا واسطے تم سے ہی یک ال  
جو یوسف ہو بھو کھا تو دیکھو طعام  
تھکے ماندگی سے اگر راہ کی

کہ وہ بڑے بزرگ اور فاضل  
چلے لیکے وہ لکھ میں بہر اس  
خلیل اس کو رکھتا رہا بسر  
بر اسمن نے اس کے بہر پر  
اسمن دیا تھا نام اس کو سنو  
اور انواع میو سب اسمن تمام  
اسے بھر کے پانی سے انکو دیا  
کہ دیکھے سے یوسف کے کھٹے جانم  
اٹھائے تھے یوسف کو موٹیہ سب  
لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے  
ہیں اس سے بہتر نہیں کوئی چیز  
کہ یوسف ہمارا ہی سخت جگر  
غین ہو کے اس کے مجھو بے  
سدا دہین تم رکھو خوف خدا  
اسے مانو پھر ایزد تعال  
خبر اسکے پانی کی لینا دم  
قسم تمہیں پاک اللہ کی

بعد ازاں اس نے اپنے بیٹے یوسف کو اپنے پاس بلایا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا

اس نے اپنے بیٹے یوسف کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا

خدا یا چو پیرا میں بندہ تیرا  
یوسف کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا

اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا  
اور اس کو اپنے تمام مال کا نصف حصہ بخش دیا

نہیں ان پر یوسف کا چلنا ہی بس

بہہ دیکھا کہ بھڑے مین گردا اسکے

ہر یک طرف سے اسکے کہنے پر زور

اسے کاٹتے ہیں مچاتے ہیں سورا

ننگا کے پوسف کو آئے سمجھا  
 لگی روئے جلدی یکجہا  
 نہایت غمناک چہرہ اداس  
 کھڑے ہوئے یعقوب علیہ السلام  
 سبھی بھائیوں کو اور اس ماہ کو  
 گیا وہ نہ آویگا پھر میرے قصہ  
 ملاوے خدا ہمے پہلا اسے  
 کرین اپنی خدمت کا اسکو خدام  
 نہایت ہی اہم بات بجا ہوئی  
 گئی اسے پیچھے وہ دوڑی ہوئی  
 پکڑ کر کے پوسف کو گئی وہ ٹٹک  
 ذرا غم کو کھٹے غمورنگی میں  
 کہ پوسف تو ہمراہ اسے نہجا  
 تیرے غم سے گھر میں میں جاؤنگی

گئی سہیں تھوڑی دین دانی ہٹا  
اُٹھی چونک پھر ہو کے وہ پھرا  
اُسی تو آئی وہ پھر باپ پاس  
جو دیکھا تو جاتے ہیں بھائی تمام  
کھڑے دیکھتے ہیں داس راہ کو  
کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ  
کہا میں نے بیٹو کو سو نیا اُسے  
کہا انکو سو نیا ہیں تاوے تمام  
جو تقدیر میں تھی وہی آہوئی  
اسے فرصت اسجا پتھوڑی ہوئی  
گئی دور جان اسکی تنہا  
کہا بھائی تجھ کو بچھوڑو گئی میں  
گئی رونے آنکھوں سے آنسو بہا  
ذرا میرے اوپر تو کر نا نظر

[illegible]



اس طرح تو عبد مومن آجان  
 و دہشتد کے مولہ کے ہی اپنے پاس  
 حراج کے مولہ سے پڑا ہوا  
 گئے لیکن یوسف کو کھائی تمام  
 ہوئی جا کے وہاں سبکی پہنچ گئی  
 بہرہ آئی جس سے پکا یک ندا  
 میرے پاس قتل اس کو کیونکر  
 کیسے کہا کچھ نہ سن التفات  
 ہوئی یک درند کی پھر ہر نذا  
 اگر قتل یوسف کو متنے کیا  
 تمہارے ہن جتنے مویشی تمام  
 سنا بنے اس کو لیکن غضب  
 پھر آئے چراگاہ میں اپنی لے  
 وہاں ایک رسی سے باندھا ہے  
 بہت اس کے گریہ و زاری کیا  
 کہ یعقوب تک مجھ کو لیجاے  
 کیسے نہ تھا اس کا کلام

راگروہ مولہ پہ ہی باایان  
 نہیں اس کو بلے سے کچھ ہراس  
 ہوا بندہ آخر وہ بلیس کا  
 طرف کوہ کاغذ کے و عقل نام  
 کہ قتل یوسف کو جو ہو سو ہو  
 کہ ہی قتل یوسف کا بس باروا  
 کہ ہوتے ہیں اس سے میر ہوش گم  
 وہی قتل کی دلیمن ٹھانی تھی  
 اس کو لا دیعقوب سے بر ملا  
 تو پھر سخت آویگی تم پر بلا  
 درند و نکا ہو قوت وہ لا کلام  
 زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب  
 عذاب اور تکلیف یوسف کو  
 کیا سب نے مل سخت رسوا ہے  
 ہو اپنی آنکھوں سے جاری کیا  
 خطا میری کیا ہی یہہ بتلائے  
 کہا کیجئے کام اس کا م ت م

یوسف کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی سخت عذاب پہنچا دیا گیا تھا۔

یوسف کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی سخت عذاب پہنچا دیا گیا تھا۔

یوسف کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی سخت عذاب پہنچا دیا گیا تھا۔

یوسف کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی سخت عذاب پہنچا دیا گیا تھا۔

بلا مزے سے تیرے کسی ڈبے ٹ  
 کہ تو عہد اب ہمارے پھرا  
 مجھے اب یہی بات مطلوب ہے  
 تو پہلے کرو مجھ کو دنیا سے کم  
 نہ جھوڑو نہ گاتا حشر ظالم کو ام  
 اٹھیکا قیامت میں ہو کر حقیر  
 رہے حشر تک اسکے سر پر بلا  
 ہی محروم رحمت سے و لا کلام  
 پکڑنا تھہ ظالم کا اس سے کہے  
 یہ جھگڑا میرا اس گھڑی صاف ہی  
 ہوگا کہیں اس میں نیکی کا نام  
 لکھی تھی جو ساری گئی اب کہاں  
 تیرے کام نیک اس میں ہیں  
 تو کہتا ہی اس کو خداوندگار  
 کہ دنیا میں ایذا جو تجھ کو ملی لا  
 نہ لوں گا تو تجھ پر ظالم ہوا  
 ہوئے جمع پھر قتل کہ نیکی ب

کہا اس نے امیر سے دامن تلے  
 کہا بھائیوں نے یہود اسے اُ  
 کہا پھر نا اس عہد سے خوبی  
 اگر قتل یوسف کو کرتے ہو تم  
 بنی نے کہا ظلم سب سے زیادہ  
 مرگیا نہ ظالم مگر ہو فقیہ  
 اندھیرا رہے قبر میں ظلم کا  
 خدا کا ہی ظالم یہ غصہ ددام  
 قیامت میں جو شخص مظلوم ہی  
 کہ میرا تر آج انصاف ہی  
 صحیفہ جو ظالم کا ہو گا تمام  
 کہیگا اکیسویں نیکیاں  
 یہ ہو حکمت امین مظلوم کے  
 کہے جبکہ مظلوم یا رب بکار  
 نہ اس کو دیتا ہی لبیک کی  
 قیامت میں لونگا میں بدلاتیرا  
 ارادہ کیا قتل یوسف کا جب

[illegible]

\_\_\_\_\_

ستر اسکو جب اپنا آیا نظر  
کہا بھائیوں نے دو گرتا میرا  
یہاں میں ڈھنکون سے اپنا  
دیا اسکو ہاتھ کا یوں جواب  
تو سورج کو اور چاند کو اب پکار  
گئے بھول تھکو وہ اسکھڑی  
فیص اسکا کرنے لگے جب جدا  
جدا انکے ہوتا نہ تھا، تھ سے  
کہ سمعون نے کو د کے پید ہرک  
گلے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال  
کو اتھا کہ قہر ابھی تھا وہ  
سر اسرو مان خارا اور سنگ تھا  
کھدایا تھا شداد بن عاد نے  
اُسے کھو نہیں کہوں تجھے بس  
جہنم کا قعر اس کے آگے تھا کرو  
پکڑ کر کے دو نو طرف سے رسن  
وہ آدھے کو بے تک نہ تھا

ڈھنکا ماتھے سے اپنے سوت پر  
 ڈھنکوں ستر اپنا برے خدا  
 کو یمن یہی ہو گا میرا کفن  
 کہ کرتا تجھے دیگی اب سیر خواہ  
 تو گیارہ ستاروں کا آواز ماہ  
 تیری جان پر آ کے آف پرسی  
 دیا دوسرا ماتھے اسٹھ  
 پھوٹے تھا کرتا نکود و ماتھے  
 لیا ماتھے سے اس کے کرتا جھٹک  
 کوئے کی طرف کو چلے جلد چال  
 کہ نہ سے کھڑا باہی تھا و  
 وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا  
 کیا اس کو نیار شادانے  
 لگے کھنزار اور دوسو برس  
 ہوا اس کے آگے تھی دوزخ کی ہر د  
 کوئے میں کیا سارایوسف کا تن  
 دیا کاٹ رسی کو کار دمنگائی

۳۳  
کوئے چو قوت پل کو  
خفا غفلت کیم پل  
سخت کیم پل  
چو سر جا عذر و میر  
بی او کت تو بوج  
کسین چو پل  
ی ویاں و اف  
کیم پل  
چو سر جا عذر و میر  
بی او کت تو بوج  
کسین چو پل  
ی ویاں و اف  
کیم پل

[illegible][illegible]



مرا اس جگہ پر ہی انکا طحال  
نرا وارنہدیکو ہرگز نہیں  
اجالیسے حقے نکالا ہے  
سبب یہ کہ جب مصر کا بادشاہ  
کہ حکم خدا کا ہوا صید و

یہم دو نو صفت میں ہی ہوتا  
کہ ان دو نو صفتوں کے ہوتے ہیں  
کوئے کے اندھیر میں ڈالا ہے  
ہو یوسف تو ہسکورتیہ یہ نگاہ  
نہ ہرگز کو کو کرے قید و

فلما ذہبوا بہ واجمعوا ان یجعلن فی غیابۃ الیہ فاحینا الیہ  
گئے لیکے یوسف کو خجائین جب  
ہوئے سبک سب جمع سبات پر  
کوئین خبر پہنچے یون اسکو دی  
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ  
تیرے بھائی ہو کر کے سارے لیل  
فقط وحی کا ہو گیا یہ بیان  
کہ یوسف کی کچھ اسین لشکین ہوا

اکٹھے ہوئے اسجگہ سبکے سب  
کہ ڈالین کوئین اسے باندھ کر  
کہ یوسف تھا تو نہو جو کبھی  
بہت تجھکو دبوچ گے ملک و سپاہ  
تیرے پاس آنیکی ٹھونڈھیں ہیں  
سبب اس کا کیا تھا کر و نہیں عین  
اور اسکی ذرا عز و تمکین ہو

لَنُنَبِّئُکَ بِأَمْرِ هِمَ هَذَا

کہ البتہ تو انکو دیگا خبر  
اُنھوں نے کیا ہی کچھ شے

وہم لا یسْعُرُونَ

جس کام کی ان کو دیگا خبر  
نہا یسکے بھائی تجھے دیکھ کر

یوسف کا یہ حال تھا کہ وہ بڑا دلیر اور بہادر تھا۔ جب اسے مصر لے جایا گیا تو وہ نے اپنی پہچان نہ چھپائی۔ اس نے اپنے بھائی کے سامنے اپنے حق پر قائم رہا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔

یوسف نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔ اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کوئی نقص نہیں پہنچایا۔







کہیگا سخن کیا وہ انسان ہی  
 کیا چانس یک بھیر یا لال رنگ  
 نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور تحریف  
 کیا سامنے باپ کے لا کھڑا  
 تو ہوتا نہیں میرے آگے خجل  
 کیا تو نے جنگل میں کیونکر اسیر  
 کیا اس پتہ انت کو تیز کر  
 کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے  
 لگا درد سے رونے کو جھجکا  
 سر اپنا طرف آسمان کے اٹھا  
 نہیں کوئی تیرا شریک و ہم  
 کہ اس بھیرے کو ذرا طاق تو  
 فلک اور زمین بیچ رکھن تہا  
 کہ ہی حال جو کچھ کہے سب بیان  
 کہ اٹھ اپنا تو اسکے سر پر لگا  
 وہی کیسے جو کچھ کہے ہیست و حق  
 لگا بھیر دیا بولنے مر جا

بہر جان کہ بھیرا تو حیوان ہی  
 بچھا جال جنگل میں جا بید رنگ  
 بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف  
 پکڑ کر اسے باندھ کر دست و پا  
 کہا اسنے اسی بھیرے سنگدل  
 کہ یوسف تھا میرا وہ بدر شیرا  
 نہ کی تو نے پیری پر میری نظر  
 کہا بھیر دیا سر جھکائے ہوا  
 وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے ہوا  
 پھر آخر کو یعقوب نے پون کہا  
 کہ اے میرے خالق خدائے کریم  
 براے برا اہم و اسحاق تو  
 براے محمد کہ ہی اسکا نام  
 ذرا اس زند کو دے تو زبان  
 ہوا اسکو اس وقت حکم خدا  
 پھر اس سے ہم کہہ بول از حکم حق  
 کیا اسنے ج طرح تھے کہا

کہیگا سخن کیا وہ انسان ہی  
 کیا چانس یک بھیر یا لال رنگ  
 نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور تحریف  
 کیا سامنے باپ کے لا کھڑا  
 تو ہوتا نہیں میرے آگے خجل  
 کیا تو نے جنگل میں کیونکر اسیر  
 کیا اس پتہ انت کو تیز کر  
 کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے  
 لگا درد سے رونے کو جھجکا  
 سر اپنا طرف آسمان کے اٹھا  
 نہیں کوئی تیرا شریک و ہم  
 کہ اس بھیرے کو ذرا طاق تو  
 فلک اور زمین بیچ رکھن تہا  
 کہ ہی حال جو کچھ کہے سب بیان  
 کہ اٹھ اپنا تو اسکے سر پر لگا  
 وہی کیسے جو کچھ کہے ہیست و حق  
 لگا بھیر دیا بولنے مر جا



نہ دے جن سے میں اوڑ انسان  
ہی اول کو بیٹا وہ یعقوب کا  
دویم ناتہ دم کا اصحاب  
وہ جو تھا گدا ہی کہ عیسیٰ  
ہی خچر بنی کا تو سن باچوین  
سوا انس و جن کے جنت نصیب

ہوئے اپنے نفوس کے ہم سارم  
نہا قتل یوسف کا نکو صواب  
کہ ہوتی ہی اس سے بدی عیان

لہذا نفس نے تم کو آخر خراب  
لیا نفس کا اس لئے یہاں بیان

کیا باپ کو موت نے اس کے قید  
 پڑا خواب میں باپ اس کی نظر  
 بری شکل کے اور بُرے حال کے  
 مگر تجھے کچھ سخت جہاں ہی  
 دیا نفس نے آگ میں مجھ کو مل  
 کبھی بھرنہ پاو بگا آرام تو

مرے ہر وایسے بن رہے  
 مرے پر گئے تھے بر نفس گندہ  
 بدن پر تھے کپڑے پڑے  
 ہا ہا میں نے با با یہ کہا حال  
 ہا کیا کہوں آپ پر کیا حال  
 ہوتا کبھو نفس کا رام تو

[illegible]

را جھوٹا حجاج نے سب پر جان  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری

تو ہو باغ جنت کا اسکا مقام

قوله تعالیٰ وَاَتَمِّنْ مِنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ الَّتِي حِسَتْ

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰی

سبھی سنئے خاموش ہو رہے تھے

طرح حادہ کو شہ ۱۶ سے گزرتے

حکایت

حکایت ہی سپر کہوں اور بھی  
کہ حجاج کے قید میں ایک مرد  
کہ کیوں قید میں میرے تو آگیا  
کہا ایک مبرا بڑا تھا ر فیتی  
اور ایک اسکی عورت تھی جھال  
کہ ایک خط ہی پڑھ جا اسے آن  
لگی کرنے ایدہ ادر کر دے ہا  
پکڑا تھ میرا لگی کھینچنے  
کہا گر کر لگا تو انکار اب  
پکارو لگی آواز دو لگی بزور  
چھڑا تھ بھاگائیں آخرفان  
مجھ دکھ نہیں کوئی اسے زبا

مجھ سے گئے ہیں کچھ عورتیں  
پھنسا اسکو پوچھا اب روزور  
خطا کیا ہوئی تجھے مجھ کو بنا  
بایت مجب اور نہایت شفیق  
بلا یا مجھے اسنے لکھ رہا حال  
گھیا دماں میں گھر ورت کا جگہ  
کہ اتنے میں جاتی رہی تھی را  
حجت کے رشتے سے ایسے  
نہ حاصل ہو کر تجھے میری طلب  
کہ دیکھو یہ آیا ہی تھر بیچہ  
پیدا ورت پکڑا مجھے غیہا  
کہ ہو یار کے گھر میں جھنے

نہایت سب کو بیکداری  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری  
را جھوٹا حجاج نے سب پر جان  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری

نہایت سب کو بیکداری  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری  
را جھوٹا حجاج نے سب پر جان  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری

را جھوٹا حجاج نے سب پر جان  
مردوں کو مارا اور بیکداری  
فرستادی کہ سب کو بیکداری





نکال اس کے آگے کیا ہی کھڑا  
لگا اس پر سارے یاقوت و در  
اٹھانیت سے پھر کہا اس نے جا  
کہا اس نے گرد و تو دنیار دے  
جو مانگا تھا اس نے دیا اس کو  
کہ کنعان میں تجھ کو ملے یک غلام  
غنی ہو تو اس کے سب سے کمال  
بچے اس کی برکت سے دوزخ سے تو  
قیامت تلک نام تیرا ہے  
سنا جب کہ مالک نے یہہ ماجرا  
سفر کا ہوا اس کے سے عشق  
و ان سے کینچان کو آیا شتاب  
لگا دیکھنے چہرہ آ کر و ان  
کہ اتنے میں ہاتھ آؤ ندی  
ہی تعبیر و یا کو پنج سال  
پھر آیا وہ ہٹ کر مکا کی طرف  
پھر مصر میں یہہ کیا اس نے کام

پھر ایک ابر آیا بہت زور کا  
کیا اس نے چن چکے صندوق پر  
کسی شخص سے اس کی تعبیر کیا  
میں تعبیر کی بتاؤں تجھے  
وہیں اس کی تعبیر دی یوں بتا  
کہ ہو و غلام کی خلقت تمام  
قیامت تلک کم ہو پھر وہ مال  
مے تجھ کو جنت بلا گفت گو  
بنا خوب کام تیرا رہے  
کیا قصد دہین وہیں شام کا  
بہت کر کے کوشش گیا و دمشق  
اقامت یہاں کی بعد خطرہ  
زمین کو کبھی اور کبھی آسمان  
کہ ایشخص جلدی نہ کرنا ابھی  
کہ تار است ہو وہ تیرا خیال  
تردد میں ملتا ہو ادو نو کف  
برس میں وہ دوبار جاتا تھا شاہ

۴۳

محبت بن خلوں کے ہی بہر حال  
تو پھر اس کی کیا حالت کیا حال  
ہو چکے ہیں بعد اس کا اختتام  
وہ چھوٹا لک کا ملک کیا

وہ ہوتے ہیں کہ ان کے لئے  
 اور یہ ہیں کہ ان کے لئے  
 اسے بھی ہم کہہ سکتے ہیں  
 اس کا اللہ کا فضل ہے  
 یہاں تک کہ وہ انہوں میں  
 جو مالک وہ اندرون میں  
 ہر شے پہچان کر آیا ہے  
 وہ ان کے لئے ہے کہ ان کے  
 بہت دیکھا ہے کہ ان کے

کیا اس کے نام پر اس کا مطلب حصول  
اسی چاہ کے ہیں اگر نزل  
اور ایک قافلہ سا تھا اور بھی  
تھا ہوا بین کیا اور بھی  
کرتے جاؤ رب نیک اور بھی  
کونسا کوہ کیستے تم کو  
فراشتے تھی بچو وہ افسانہ  
کہ ہم سب کی گردن کا  
دس سب کی گردن کا  
فقط اور نہ کلام  
کہ میں جانور کلام

ہوا عشق یوسف میں وہ لوٹ پوٹ  
 کہ حالی کیا بوجھ سے اپنا دوش  
 خدا پر اگر ہی تیرا دل گب  
 سبک ہو تو پاویگا اسجاہ با  
 نہ اسلام تھا اسین باور تو کر  
 پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا  
 بھلا اس سے محروم کیونکر رہے  
 کوٹیکے ہوئے بخت اس سے رہے  
 وہ ان آگیا قافلہ شام سے  
 اُدھر آگیا راہ کو بھول کر  
 ہوئی اسین یک واردات اور بھی  
 یہہ آکر کے تاجر کو فرما گئے  
 چراگاہ میں مت خلل لاؤ تم  
 چلے جائیں گے کھا کے ہم سب  
 وہ سب قافلہ میں تھا دانا بہت  
 اُنھیں چاہ کے گرد پھرے دیا  
 جو دیکھے تو ہی نور و مان جلوہ گر

کوٹے کی گیا خاک پر آکے لوٹا  
 پکڑا ہی گدھے اس گدھے تو ہو  
 تب آکر کے یوسف سے وہ مل گیا  
 اتار اپنے منہ ہونے دنیا کا با  
 وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دغرا  
 طلب میں وہ یوسف کی موت سے تھا  
 سلمان طلب جو خدا کی کرے  
 رہے تین دن اسین یوسف پر  
 ہوا جب کہ جو تھا دن ایام سے  
 رئیس اس کا تھا مالک ابن دغرا  
 روایت ہی آئیکی اسطوری بھی  
 کہ اولاد یعقوب کے آگئے  
 کہ یہاں اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم  
 کہا سب نے کھا نا ہی تیار اب  
 دیا ان کو مالک نے کھا نا بہت  
 وہ شرم گئے اور اترنے دیا  
 کوٹے پر جو مالک نے کی ٹک نظر

اور اس دو سر بجائی مال نوران  
 وہ ان ملک میں اس کے دو غلام  
 کوٹے کی گیا خاک پر آکے لوٹا  
 پکڑا ہی گدھے اس گدھے تو ہو  
 تب آکر کے یوسف سے وہ مل گیا  
 اتار اپنے منہ ہونے دنیا کا با  
 وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دغرا  
 طلب میں وہ یوسف کی موت سے تھا  
 سلمان طلب جو خدا کی کرے  
 رہے تین دن اسین یوسف پر  
 ہوا جب کہ جو تھا دن ایام سے  
 رئیس اس کا تھا مالک ابن دغرا  
 روایت ہی آئیکی اسطوری بھی  
 کہ اولاد یعقوب کے آگئے  
 کہ یہاں اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم  
 کہا سب نے کھا نا ہی تیار اب  
 دیا ان کو مالک نے کھا نا بہت  
 وہ شرم گئے اور اترنے دیا  
 کوٹے پر جو مالک نے کی ٹک نظر

جہاں مالک نے کھا نا بہت  
 وہ شرم گئے اور اترنے دیا  
 کوٹے پر جو مالک نے کی ٹک نظر

جہاں مالک نے کھا نا بہت  
 وہ شرم گئے اور اترنے دیا  
 کوٹے پر جو مالک نے کی ٹک نظر

کیا آپ بندہ سینے گرا پنا مول  
 خدا صورت و جسم و اعمال کو  
 دل اور بستون پر رکھے جس نظر  
 ہوا ڈول جو وقت یوسف کے ہیں  
 لگا کھینچے ڈول کو جس گری  
 جو دیکھا تو ہی ڈول بھاری بڑا  
 جو دیکھے تو ہی چاہ نخب کا چاند  
 نذا کی خوشی سے کہ ہذا غلام  
 کہی کعبہ ابار یوسف کی شان  
 جو دیکھیں تو آنکھیں محسوس تمام  
 مجھ تھے بال اسکے سب عباد  
 میرن اور بازو تھے فر بہ تمام  
 تبس من اسکے جو کچھ نور تھا  
 جو ہوتا کبھی رات کو بحیاب  
 خدا نے جب آدم کو پیدا کیا  
 جو صورت تھی یوا دم کی قبل

نہ کچھ اسکی قیمت نہ کچھ ہنگاموں  
 نہیں دیکھتا اور نہ اقوال کو  
 بنی کا یہ ہر قول باور تو کر  
 گیا ڈول میں بیٹھ وہ ہر اس  
 کا بخت نے کی ہی کچھ یاوری  
 لگا دیکھنے ڈول کو سر جھٹکا  
 مہ وہ ہر بھی اسکے آگے میں مانہ  
 جسے ہونڈتے عمر گزری تھا  
 کہ صورت کا اسکے نہیں کچھ بیان  
 سپیدی سب اسی بن جون صبح شام  
 ہر ایک بال میں چھپے جی نہ  
 کم کا گویا بیچ میں تھا نہ نام  
 بیان کس ہو وہ یہ قدر کیا  
 نو گویا کہ آیا نکل آفتاب  
 اسے جن و صورت کا مالک کیا  
 وہ یوسف میں آنی بلا اشتباہ

قَالَ يَا بَشْرُ هَذَا عِلْمٌ

لیا آپ بندہ نے گرا پنا مول  
 خدا سورت و جسم و اعمال کو  
 دل اور رستوں پر رکھے ہے نظر  
 ہوا ڈول جو وقت یوسف کے ہے  
 لگا کھینچنے ڈول کو جس گزری  
 جو دیکھا تو ہی ڈول بھاری بڑا  
 جو دیکھے تو ہی چاہ نخب کا چاند  
 نذا کی خوشی سے کہ ہذا غلام  
 کہی کعب احبار یوسف کی شان  
 جو دیکھیں تو آنکھیں کھل جائیں  
 مجھ سے تھے بال اس کے سب بیچ  
 مرین اور بازو تھے ضرب تمام  
 تبسم میں اس کے جو کچھ نور تھا  
 جو ہوتا کبھی رات کو بھیجا  
 خدا نے جب آدم کو پیدا کیا  
 جو صورت تھی یوا آدم کی قبل  
 قال یا بشری هذا غلام









جدا مجھ کو یعقوب سے کر دیا  
بدن سے وہ کوڑتا تا میرا  
دھڑکے کا نہ ہے پہر دو نوں میرے  
اندھیرے کوئے بیچ ڈالا مجھے  
کوہن میں میرے اوپر مار مٹی  
تما چونسے منہ کو کہا میرے لال  
کیا بد پانی اور کھانا میرا  
یہا تک تو کی بھائیوں نے غور  
کیا طوق و زنجیر میں مجھ کو اب  
طرح فہد بون کے میں ناقہ پہون  
اگر زندگی ہوتی تو دیکھتی  
یہ کہ کمر و تاقھا یوسف پڑا  
کہ ایمیرے فرزند یا حستہ  
یہ سنکر کے آواز غش کر گیا  
پھر آواز آئی کہ اب صبر کر  
تھایم مالک بن ذغر کا غلام  
سپرد اسکے یوسف تھا اس میں

جگر میرا اندوہ سے بھر دیا  
بدن و آن نکلا تھا سارا میرا  
جکڑا تھا رستی سے ہاتھ کرے  
نروان کے کینے نکلا منجھے  
ہر ایک طرف تھوڑی بوجھا مٹی  
ملا پاؤں نیچے مجھے بنے دھل  
نتھا وانیہ کچھ آب دانا ہرا  
دیا بیچ مجھ کو غلاموں کے طور  
میں چھوٹوں خدا جانا غش کے  
کئی دن سے من فقر و فاقہ میں  
جو کچھ مجھ پر گزری ہی تکیسی  
اسی خبر سے پھر بہ آئی صدا  
میرے عین کے کوز و احسرتا  
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا  
جگر ہی میں رکھ اپنی سوز جگر  
یلج اسکر کا مالک نے رکھا تھانام  
وہ یوسف کی رہتا سدا میں

جگر میرا اندوہ سے بھر دیا  
بدن و آن نکلا تھا سارا میرا  
جکڑا تھا رستی سے ہاتھ کرے  
نروان کے کینے نکلا منجھے  
ہر ایک طرف تھوڑی بوجھا مٹی  
ملا پاؤں نیچے مجھے بنے دھل  
نتھا وانیہ کچھ آب دانا ہرا  
دیا بیچ مجھ کو غلاموں کے طور  
میں چھوٹوں خدا جانا غش کے  
کئی دن سے من فقر و فاقہ میں  
جو کچھ مجھ پر گزری ہی تکیسی  
اسی خبر سے پھر بہ آئی صدا  
میرے عین کے کوز و احسرتا  
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا  
جگر ہی میں رکھ اپنی سوز جگر  
یلج اسکر کا مالک نے رکھا تھانام  
وہ یوسف کی رہتا سدا میں

جگر میرا اندوہ سے بھر دیا  
بدن و آن نکلا تھا سارا میرا  
جکڑا تھا رستی سے ہاتھ کرے  
نروان کے کینے نکلا منجھے  
ہر ایک طرف تھوڑی بوجھا مٹی  
ملا پاؤں نیچے مجھے بنے دھل  
نتھا وانیہ کچھ آب دانا ہرا  
دیا بیچ مجھ کو غلاموں کے طور  
میں چھوٹوں خدا جانا غش کے  
کئی دن سے من فقر و فاقہ میں  
جو کچھ مجھ پر گزری ہی تکیسی  
اسی خبر سے پھر بہ آئی صدا  
میرے عین کے کوز و احسرتا  
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا  
جگر ہی میں رکھ اپنی سوز جگر  
یلج اسکر کا مالک نے رکھا تھانام  
وہ یوسف کی رہتا سدا میں

جگر میرا اندوہ سے بھر دیا  
بدن و آن نکلا تھا سارا میرا  
جکڑا تھا رستی سے ہاتھ کرے  
نروان کے کینے نکلا منجھے  
ہر ایک طرف تھوڑی بوجھا مٹی  
ملا پاؤں نیچے مجھے بنے دھل  
نتھا وانیہ کچھ آب دانا ہرا  
دیا بیچ مجھ کو غلاموں کے طور  
میں چھوٹوں خدا جانا غش کے  
کئی دن سے من فقر و فاقہ میں  
جو کچھ مجھ پر گزری ہی تکیسی  
اسی خبر سے پھر بہ آئی صدا  
میرے عین کے کوز و احسرتا  
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا  
جگر ہی میں رکھ اپنی سوز جگر  
یلج اسکر کا مالک نے رکھا تھانام  
وہ یوسف کی رہتا سدا میں

جگر میرا اندوہ سے بھر دیا  
بدن و آن نکلا تھا سارا میرا  
جکڑا تھا رستی سے ہاتھ کرے  
نروان کے کینے نکلا منجھے  
ہر ایک طرف تھوڑی بوجھا مٹی  
ملا پاؤں نیچے مجھے بنے دھل  
نتھا وانیہ کچھ آب دانا ہرا  
دیا بیچ مجھ کو غلاموں کے طور  
میں چھوٹوں خدا جانا غش کے  
کئی دن سے من فقر و فاقہ میں  
جو کچھ مجھ پر گزری ہی تکیسی  
اسی خبر سے پھر بہ آئی صدا  
میرے عین کے کوز و احسرتا  
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا  
جگر ہی میں رکھ اپنی سوز جگر  
یلج اسکر کا مالک نے رکھا تھانام  
وہ یوسف کی رہتا سدا میں

جہانمیں بھرا آگے گرد و غبار  
 اندھیرا ہوا غربے تابشِ شمس  
 بڑی قافلے بیچ بھل چل پڑی  
 گئے سب کے سب بھاگ اید اڈھرا  
 دے پروانوں کی طرح بگبگ دم  
 پڑی اپنی اپنی دامن جان کی  
 وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی  
 برسے گئے سب بلو خ اور رنگ  
 ہلاکت کا سب کو یقین ہو گیا  
 اگر ظلم یک شخص کرتا کمال  
 بر آتا سب انکے دماغ میں دوم  
 کہ کس نے کیا تے اب گنا  
 خدا کے غضب میں یہ سب آگے  
 ہلاکت سے ہم سب کو لے وہ بچا  
 کہ میں ہوں ہوا جس سے جو جفا  
 خدا نے ہمارا کیا یہ علاج  
 دعا سے ہوا ہم پہ یہ ماجرا

انھوں نے جو یوسف کو دیکھا تھا  
کہا جس نے پیدا کیا اسے اسماں  
وہ اللہ ہی وحدہ لا شریک  
بصورت ہے اسے اب جان ہم  
تو نکودیا توڑ سب نے تمام  
چلایا یہاں پھر قافلہ قصد کر  
اکٹھے ہوئی آ کے خلقت وہاں  
اسی دیکھ کر سر حیران رہے  
بلا کر مصور کو تختہ سرور کی  
عبادت لگے کرنے اس کو تمام  
کہا یہ کہ یوسف ہی معبود ہے  
لگے سال اس قوم پر یکہنرا  
خدا کے ہی کاموں کے کو جزا  
کوئی دیکھ کر اس کو کافر ہوا  
کوئی دیکھ کر اس کو مسلمان ہوا  
وہاں سے گیا قافلہ قدس کو  
امیر اس مینہ کا سوتا تھاب

یہ پوچھا کہ کیا تیرے خالق کا نام  
کیا قایم است زمین و زمان  
ہیں دوسرا کوئی اس کا شریک  
خدا پر تیرے کا ایمان ہم  
عبادت لگے کر نہ چھٹی مدام  
ہو اس ہر طلبا پیم اس کا گور  
جو یوسف کے کھائے بیٹھنے کا مکان  
وے تصویر کی طرح بھان رہے  
بصورت ہے وہ یوسف کی تصویر کی  
ہوئے اس کی تصویر کی سب غلام  
پوچھے جو اس کو تو سرور و ہمای  
یرلتش میں یوسف کے تھے دفنگا  
وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ  
وہ تصویر کو اس کے پوچھا کیا  
وے بندہ خاص بھان ہوا  
کہ سمجھا بصورت بھلا قدس کو  
نظر خواب میں اس کو آئے عجب

یہ کہانی اس طرح ہے کہ ایک زمانہ میں ایک جوان کا نام یوسف تھا جس کا باپ کا نام یعقوب تھا۔ یعقوب ایک عالم و عابد تھا۔ یوسف بھی اپنے باپ کی مانند تھا۔ ایک دن یوسف اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا کہ باپ نے کہا کہ میں نے تجھے ایک خواب دکھایا تھا کہ تیرے ساتھیوں نے تجھے قتل کر دیا۔ یوسف نے کہا کہ میں نے اس خواب کو کبھی نہیں سوچا تھا۔ باپ نے کہا کہ میں نے تجھے ایک اور خواب دکھایا تھا کہ تیرے ساتھیوں نے تجھے قتل کر دیا۔ یوسف نے کہا کہ میں نے اس خواب کو کبھی نہیں سوچا تھا۔ باپ نے کہا کہ میں نے تجھے ایک اور خواب دکھایا تھا کہ تیرے ساتھیوں نے تجھے قتل کر دیا۔ یوسف نے کہا کہ میں نے اس خواب کو کبھی نہیں سوچا تھا۔









روایت ہی کعب بن حبیب سے  
 کہ یوسف نے جب مصر میں بارگاہ  
 فلک بردھوان جسے چھا بانھا کچھ  
 ہوا جبکہ داخل وہ بستی میں آ  
 گھروں کے وہ انجمن اجاگر ہوئے  
 مجالس میں مردوں کے تھا جمع نور  
 یہ دیتا تھا لیکر و سر کو خبر  
 کہ تھا ابر سے دن کا نور ماند  
 بہت روشنی کا ہوا جب ظہور  
 ہو دیکھیں تو تاجر ہی یشام کا  
 غلام کا ہی چرخ خوبی کا ماہ  
 اسیکا ہی ہم نور چھایا ہوا  
 خبردار اس ہوا پھر عزیز  
 مکان سے وہ آچلا ہو سوا  
 نظر جب کہ یوسف پہ سبکی پڑی  
 ہوا دیکھ کر سخت حیران عزیز  
 کہا پھر مالک سے اسی فی شعور

وہ کہتے ہیں اس طرح خبر سے  
 تو عاشورہ اور جمعہ کا روز تھا  
 اندھیرا سا عالم میں آیا تھا کچھ  
 زمین اور فلک سا روشن ہوا  
 مسور سب اندراور باہر ہوئے  
 ہر ایک طرف میں نور کا تھا ظہور  
 خدا جانے کیا شئی ہوئی جلوہ گر  
 فلک پر یہ کیا آج نکلا ہی چاند  
 لگے دیکھنے سب و نزدیک و دور  
 ہی اس پر گزر خاص اور عام کا  
 وہ ہی حسن کے ملک کا بادشاہ  
 زمین آسمان میں سما یا ہوا  
 وہ تھا خوش مزاج اور صاحب  
 سوار اس کے ہمراہ شہر ہزار  
 وہ خلقت رہی سب کھڑی کھڑی  
 کسی شئی کی اسکو تھی کچھ تمیز  
 فرشتہ ہی یہ آدمی یا کہ حور

یوسف نے جب مصر میں بارگاہ  
 فلک بردھوان جسے چھا بانھا کچھ  
 ہوا جبکہ داخل وہ بستی میں آ  
 گھروں کے وہ انجمن اجاگر ہوئے  
 مجالس میں مردوں کے تھا جمع نور  
 یہ دیتا تھا لیکر و سر کو خبر  
 کہ تھا ابر سے دن کا نور ماند  
 بہت روشنی کا ہوا جب ظہور  
 ہو دیکھیں تو تاجر ہی یشام کا  
 غلام کا ہی چرخ خوبی کا ماہ  
 اسیکا ہی ہم نور چھایا ہوا  
 خبردار اس ہوا پھر عزیز  
 مکان سے وہ آچلا ہو سوا  
 نظر جب کہ یوسف پہ سبکی پڑی  
 ہوا دیکھ کر سخت حیران عزیز  
 کہا پھر مالک سے اسی فی شعور

رہیں گردِ یوسف کے سب صبح و شام  
 گئے در پہ مالک کے کر کے خروش  
 اور یک تاج سونیکا تارک پہ  
 اور یک تخت ستہرا بجا کر تلے  
 ہر یک طرف کا کر دیا بند و بست  
 کہا مر جہاں سب کو اس نے تمام  
 زمین سے چمک اسکی تھی تابش  
 کھلاتا تھا کھانا بہر خاصِ عام  
 نئے سرے دی زندگانی انہیں  
 رکھے سامنے میوے قسام کے  
 بلخ اسکے رہنے کا تھا تخت گاہ  
 ہوئے ساتھ اسکے ہزاران سوا  
 دبا اپنا گھوڑا کیا وہ ادھر  
 یہہ چاہا اسے تیر دون گرا  
 ہوا ایسی ہی بھلو حکم خدا  
 کرے قتل سے ضعیفوں کو  
 قسم کھا کے اٹھنے اس کھا

ہوا بند کھانا و پینا سب م  
ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش  
نکلف کے پو شک مالک پہر  
سنہری چھتری تھہ من اپنے  
ہوئی صحن خانین اسکے سنت  
سبھوں نے کیا جا کے ایکو سلام  
بچھا یا حریر اور دیا کا فرش  
جواہر کے کانوین بھر کر طعام  
دیا پینے کو سرد پانی انھیں  
دے تحفہ انکو بہت شام کے  
روایت یون ابن ادہم تھا شام  
گیا ایک دن وہ جوہر شکا  
نظر آیا صحرا میں یک گور خر  
ہوا اپنے شکر سے سار جڈا  
کہا اس نے سن ابن ادہم ذرا  
ایسا سٹے مجھ کو پیدا کیا  
وہن غیب سے پھر رہے آئی ندا

[illegible]





وہاں یک زمین خشک اور بچی سی تھی  
 بنایا پھر اس پر بلند یک مکان  
 ستون اس کے زنگین بنا تمام  
 پڑا خرو و دیا کا اس پر علاف  
 اور ایک خوب صندل سے کر سی بنا  
 ستون چار سو نیکے اس کے  
 ہر ایک اس ستون پر کھینچی شکل مور  
 عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول  
 وہ کر سی کے اوپر تھا ڈبار کھا  
 بٹھانے کو یوسف کے تیار کی  
 کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو  
 منادی یہہ کی شہرین تمام  
 ہوئی بحر اور برین کل یہہ ندا  
 وہ دیکھے یہاں آ کے حسن و جمال  
 ہوا جب کہ موعود جمع کا دن  
 ہر ایک طرف سے لوگ آئے لگے  
 وہاں آئے سارے صغیر و کبیر

اسے خوب مالک نے وہاں صاف کی  
 نہایت ہی خوش قطع مثل شہان  
 لگا انکو یک تخت ہجا رخام  
 وہ قبے کے صورت نظر آئی صاف  
 جواہر ہر ایک طرف اس کے جڑا  
 جسے دیکھ کر دنگ نہاں رہا  
 ستونوں پر اس کے تماشا تھا اور  
 وہ گویا پڑھینے ابھی منہ سے بول  
 اور اس میں بھی مشک و عنبر ہوا  
 کہہ رہا تھا کہ ہمارے من پر کیا گیا  
 عجب اور پناہ غنی کے روضا  
 کہ عاجز ہوں اس بجا پہ بخل و عام  
 کہ یوسف کا ہو فوق جب کو ذرا  
 کہ معلوم یوسف کا ہو و کمال  
 اسے یاد رہے کھنے تھے ہر روز سن  
 ہزاروں ہی اس طرف جانے لگے  
 زن و مرد سارے زبان و زور

یہاں ایک زمین خشک اور بچی سی تھی  
 بنایا پھر اس پر بلند یک مکان  
 ستون اس کے زنگین بنا تمام  
 پڑا خرو و دیا کا اس پر علاف  
 اور ایک خوب صندل سے کر سی بنا  
 ستون چار سو نیکے اس کے  
 ہر ایک اس ستون پر کھینچی شکل مور  
 عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول  
 وہ کر سی کے اوپر تھا ڈبار کھا  
 بٹھانے کو یوسف کے تیار کی  
 کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو  
 منادی یہہ کی شہرین تمام  
 ہوئی بحر اور برین کل یہہ ندا  
 وہ دیکھے یہاں آ کے حسن و جمال  
 ہوا جب کہ موعود جمع کا دن  
 ہر ایک طرف سے لوگ آئے لگے  
 وہاں آئے سارے صغیر و کبیر

یہاں ایک زمین خشک اور بچی سی تھی  
 بنایا پھر اس پر بلند یک مکان  
 ستون اس کے زنگین بنا تمام  
 پڑا خرو و دیا کا اس پر علاف  
 اور ایک خوب صندل سے کر سی بنا  
 ستون چار سو نیکے اس کے  
 ہر ایک اس ستون پر کھینچی شکل مور  
 عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول  
 وہ کر سی کے اوپر تھا ڈبار کھا  
 بٹھانے کو یوسف کے تیار کی  
 کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو  
 منادی یہہ کی شہرین تمام  
 ہوئی بحر اور برین کل یہہ ندا  
 وہ دیکھے یہاں آ کے حسن و جمال  
 ہوا جب کہ موعود جمع کا دن  
 ہر ایک طرف سے لوگ آئے لگے  
 وہاں آئے سارے صغیر و کبیر

یہاں ایک زمین خشک اور بچی سی تھی  
 بنایا پھر اس پر بلند یک مکان  
 ستون اس کے زنگین بنا تمام  
 پڑا خرو و دیا کا اس پر علاف  
 اور ایک خوب صندل سے کر سی بنا  
 ستون چار سو نیکے اس کے  
 ہر ایک اس ستون پر کھینچی شکل مور  
 عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول  
 وہ کر سی کے اوپر تھا ڈبار کھا  
 بٹھانے کو یوسف کے تیار کی  
 کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو  
 منادی یہہ کی شہرین تمام  
 ہوئی بحر اور برین کل یہہ ندا  
 وہ دیکھے یہاں آ کے حسن و جمال  
 ہوا جب کہ موعود جمع کا دن  
 ہر ایک طرف سے لوگ آئے لگے  
 وہاں آئے سارے صغیر و کبیر

یہاں ایک زمین خشک اور بچی سی تھی  
 بنایا پھر اس پر بلند یک مکان  
 ستون اس کے زنگین بنا تمام  
 پڑا خرو و دیا کا اس پر علاف  
 اور ایک خوب صندل سے کر سی بنا  
 ستون چار سو نیکے اس کے  
 ہر ایک اس ستون پر کھینچی شکل مور  
 عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول  
 وہ کر سی کے اوپر تھا ڈبار کھا  
 بٹھانے کو یوسف کے تیار کی  
 کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو  
 منادی یہہ کی شہرین تمام  
 ہوئی بحر اور برین کل یہہ ندا  
 وہ دیکھے یہاں آ کے حسن و جمال  
 ہوا جب کہ موعود جمع کا دن  
 ہر ایک طرف سے لوگ آئے لگے  
 وہاں آئے سارے صغیر و کبیر

[illegible]



چلے جاتے یوسفؑ کو پنکھا کئے  
حفاظت سے لایا اُسے تمام تھا  
اور اگلے کمرے صفت کے صفِ جلال  
کہنے بہتر آگے دے شاہ کے  
ہوا نہ آنکھوں کا راکب کے مانہ  
زمین پر گرے دیکھ اُسے خاص عام  
کسی مین نہ اُٹھنے کی طاقت ہی  
مکان کے دئے سارے ردا اُٹھا  
نہ کچھ فرق تھا اس میں کیے جو غور  
کہ اسی مصریو سب مذہبم ذرا  
جو رکھا ہی نہ اس کے بد میں وہ  
کہ قدرت میں نہ کی رکھتے تھے عام  
کہ ڈھاک اُس کے چہرہ یوں بہر خدا  
بہت رنج و تکلیف بھر فی تخی خلق  
تو گنتی میں تیرے وہ سب سوز و غم  
فقط ایک یوسفؑ کا ہر نظر  
کہ نفقت نے چلنے میں اُس کو ملے

گنگا کی بنو  
 کو کھنسا ہوں میں دہ  
 کہ ہے بہ غلام اب غریب  
 بعد الوطن  
 کہ جہاں ہم پہ گئے  
 کہ بھج میں بہا تین تین  
 روایت

کما سن عت سنی خبیثه کلام  
بنفون سازد بوسفت بود که تمام  
جز انکی حالاتی من فرستادیم  
عوالیک و فو قو غیر از این  
نتم دوسر است که هر طایفه  
چون نتم را بنام است چون  
ببینان تک بین احوال انکا چون  
است نو یک گینا یون بین واردا  
بین ایک غرضی فراست

اور اس دن کاس مار ڈھام دیا  
رنگ بکارت کا قوس میں غنیمت تمام



جس پہ گزری یہ وادات  
اسے یوسف آپا نظر خواب میں  
بنایت ہی عشق آپہ غالب تھا  
وہ صورت جسے دیکھ کر آج ہوش  
نہ سوج کو بھی اسکے چہر کی تاب  
نتھی چاند کی آگے اسکے شمار  
جو دیکھا زلیخانے وہ خواب میں  
اُچی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی  
گئی عقل کی تمام اور ہوش  
اگر دیکھتے مصر سے کرنگا  
ہوئی خواب کو دیکھتے وہ حواس  
ہوئی جسم لاغر زار انگارو  
کہا باپ دیکھتے یہ اسکا حال  
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ  
زلیخانے خدمت بہن یہ پاپ کی  
کہ اب کچھ آیا مجھے یہ نظر  
نتھی ایک شکل کو یا کرنگ قمر

وہ سوئے لگی گھر میں جو ایک رات  
اُپر ہی آگ اُس جان بیتیاب میں  
کہ جان اور دل اسکا طالب ہوا  
فرشتہ بھی دیکھتے تو ہو جا ہوش  
اگر سا محض ہو لو ہو جائے آب  
اکس کی طرح ہو تادہ تار تار  
تو گویا کہ اولاً پرا آب میں  
رہی درد و غم سے وہ روتی ہوئی  
ہوئی باڈلی اور حیران خموش  
وطن اسکو تھا چھوٹے کی راہ  
نہی رہ رہ رہنے کی کچھ اسکو اس  
ہوئے استخوان گل کے تبتل ہو  
کہ تھکوتا کون ہی حسرت کمال  
نہ وہ ترسے دل میں ہی ہی منگ  
ایک ہی بانہ جو کچھ کہتے خواب کی  
کہ سب کیا ہے میرا جی اُتر  
فرشتہ کہوں اسکو یا نہا بشہ

یوسف آپا نے خواب میں  
جس پہ گزری یہ وادات  
اسے یوسف آپا نظر خواب میں  
بنایت ہی عشق آپہ غالب تھا  
وہ صورت جسے دیکھ کر آج ہوش  
نہ سوج کو بھی اسکے چہر کی تاب  
نتھی چاند کی آگے اسکے شمار  
جو دیکھا زلیخانے وہ خواب میں  
اُچی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی  
گئی عقل کی تمام اور ہوش  
اگر دیکھتے مصر سے کرنگا  
ہوئی خواب کو دیکھتے وہ حواس  
ہوئی جسم لاغر زار انگارو  
کہا باپ دیکھتے یہ اسکا حال  
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ  
زلیخانے خدمت بہن یہ پاپ کی  
کہ اب کچھ آیا مجھے یہ نظر  
نتھی ایک شکل کو یا کرنگ قمر

یوسف آپا نے خواب میں  
جس پہ گزری یہ وادات  
اسے یوسف آپا نظر خواب میں  
بنایت ہی عشق آپہ غالب تھا  
وہ صورت جسے دیکھ کر آج ہوش  
نہ سوج کو بھی اسکے چہر کی تاب  
نتھی چاند کی آگے اسکے شمار  
جو دیکھا زلیخانے وہ خواب میں  
اُچی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی  
گئی عقل کی تمام اور ہوش  
اگر دیکھتے مصر سے کرنگا  
ہوئی خواب کو دیکھتے وہ حواس  
ہوئی جسم لاغر زار انگارو  
کہا باپ دیکھتے یہ اسکا حال  
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ  
زلیخانے خدمت بہن یہ پاپ کی  
کہ اب کچھ آیا مجھے یہ نظر  
نتھی ایک شکل کو یا کرنگ قمر

یوسف آپا نے خواب میں  
جس پہ گزری یہ وادات  
اسے یوسف آپا نظر خواب میں  
بنایت ہی عشق آپہ غالب تھا  
وہ صورت جسے دیکھ کر آج ہوش  
نہ سوج کو بھی اسکے چہر کی تاب  
نتھی چاند کی آگے اسکے شمار  
جو دیکھا زلیخانے وہ خواب میں  
اُچی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی  
گئی عقل کی تمام اور ہوش  
اگر دیکھتے مصر سے کرنگا  
ہوئی خواب کو دیکھتے وہ حواس  
ہوئی جسم لاغر زار انگارو  
کہا باپ دیکھتے یہ اسکا حال  
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ  
زلیخانے خدمت بہن یہ پاپ کی  
کہ اب کچھ آیا مجھے یہ نظر  
نتھی ایک شکل کو یا کرنگ قمر

یوسف آپا نے خواب میں  
جس پہ گزری یہ وادات  
اسے یوسف آپا نظر خواب میں  
بنایت ہی عشق آپہ غالب تھا  
وہ صورت جسے دیکھ کر آج ہوش  
نہ سوج کو بھی اسکے چہر کی تاب  
نتھی چاند کی آگے اسکے شمار  
جو دیکھا زلیخانے وہ خواب میں  
اُچی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی  
گئی عقل کی تمام اور ہوش  
اگر دیکھتے مصر سے کرنگا  
ہوئی خواب کو دیکھتے وہ حواس  
ہوئی جسم لاغر زار انگارو  
کہا باپ دیکھتے یہ اسکا حال  
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ  
زلیخانے خدمت بہن یہ پاپ کی  
کہ اب کچھ آیا مجھے یہ نظر  
نتھی ایک شکل کو یا کرنگ قمر



پہر اول جسے ہو و منت کا شوق  
رہے حق میں خوش ہو دیا جو کرے  
دوم یہ کہے جنت الکو طلب  
علی اور عسما رو مقدا کی  
کہ جنت بہت اُنکی شتاق ہے  
سیوم شوق ہے دل میں اللہ کا  
تھا جس طرح عاشق خدا کا شغب  
وہ ہر وقت رہتا اسی یاد میں  
یہاں تک وہ رو یا خدا کے حضور  
کچھ اُنکی غم سے کھان ہو گئی  
نہ جنت کا طالب نہ دنیا کا وہ  
جبارم یہی شوق اللہ کا  
کیے ہی خدا جنکو میرا ہے شوق  
تو کہ حاصل اس طرح کا اب کمال  
تھے اب زلیخا پھر آتی ہے یاد  
زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ  
نہمبون اگر کے یوں عرض کی

کرے جو دیکھش لصد شوق و ذوق  
وہ شایق ہے جنت پھر اُٹے  
رہے اُنکی دوری میں وہ شذ لب  
چہارم ہے کلمان خبر تجھ کو دی  
اُنہیں کی جدائی اسے شاق ہے  
دل و جان میں فراق اُنکی ہوا جاہ  
کہ معشوق تھا اُنکا دانا می غیب  
رہے تھا شب و روز فریاد میں  
کہ آنکھوں سے جا مارا اُنکے نور  
ہوا درد اُنکے جان ہو گئی  
فقط ایک مشتاق مولا تھا وہ  
طرف پشہند کے آجا زرا  
اُنہیں کی طرف ہے میرا شوق و ذوق  
کہ چاہے تجھے ایزد و الجہلال  
اُکروں اس حکایت کچھ دیکھ شاد  
اُنکا ایک دن وہ جو وقت پگاہ  
اگر گشاہ دور اُنکی ہو خوشی

نور تہذیب و تمدن  
بیجا کا دنیا جو  
زنجار پر کیا  
سیر کا بیجا  
نور تہذیب و تمدن  
بیجا کا دنیا جو  
زنجار پر کیا  
سیر کا بیجا

سیر کا بیجا  
نور تہذیب و تمدن  
بیجا کا دنیا جو  
زنجار پر کیا  
سیر کا بیجا

سیر کا بیجا  
نور تہذیب و تمدن  
بیجا کا دنیا جو  
زنجار پر کیا  
سیر کا بیجا

وہ ہمہ ان کا رت و رانی  
نور تہذیب و تمدن  
بیجا کا دنیا جو  
زنجار پر کیا  
سیر کا بیجا

54

ہے پہلے اس کا حکمت سمجھ اس کو یاد  
گناہ اس کی ہی راستہ اب اس کو لگن  
خبر ان کی تجھ کو طلب ہے قیودن  
یہم چارون میں رکن اس کے ارہی پائین  
مین انکی بھی دیتا ہوں تجھ کو خبر  
ور رعت اس کو سمجھ چار میں  
نہ جانے کوئی اس کو عمر از خدا  
نزدہ جاوے قصہ وہ ڈرتا ہو یلین  
ہنایت خرمند روشن بیان  
بہت دیکھے مال اس کو رخت کہا  
دیا مال و اسباب کو اس کے ماتھے  
تو جب مصر میں جا کے کڑے قرار  
انھیں بھی عہدیں ساتھ کے دیکھو  
کہ تا مصر میں ہوز لیخ کا نام  
تجھے سن کے ہل جا زمین و زمان  
راکب پر یہ چہان و عمر نہایت  
انھیں اس طرح کے سچا بے وسے

[illegible]



اور اُس نے ہی خیر جہ سے مال کے  
روایت یہی ہے کہ چالیس بھار  
سو دینار اور درم نقرہ جان  
بہم سپد دیکے رخصت کیا مصر کو  
ہوئے مصر میں جبکہ داخل تمام  
زینچ جب آگھر میں داخل ہوئی  
ایسا بگھڑی پاس کے عذر  
ایسا استین سے منہ پٹا کوڑھک  
ایکھا اُس نے باندی سے چو پاس تھی  
ایکھا اُس نے لڑکی کو چپے نہ بول  
بہم سویر ہی قراپسار اعز  
بہم شکر کے ایک سخت آواز مار  
جب اُسے کچھ حواس درپوش  
ایکھا اُس نے افسوس اتنا سفر  
ہوئی ساری برباد محنت میری  
عجب درد دل کے بے گل ہوئی  
بہت دل پہ اس کے ہو جب قلق

آدھ بنا و درم سم بھی اُنہن تھے  
تھے دینار میں بھرے شمار  
کہ چالیس تھے بوجہ وہ بیگان  
بہم سپد ناخلف بھرے مصر کو  
ہوئے خوش دنا کے سچے عالم  
نہایت خوشی اس کو حاصل ہوئی  
زینچ نے اُس کو کیا جب تیز  
بکا بک رہی دیکھ کر وہ بچاک  
بہم ہی کون نہیں کو بتا تو سہی  
بیان شرم سے اپنے لب کو رکھ  
ذرا باؤ لی بات کو کر تیز  
گر گری کہا کے غش اور ہوئی بقرار  
لگی کرنے دردم سے خروش  
ہو ار ایگان ہر اس وقت پر  
لگی محنت بہم بے شقت میری  
وہ اس غم میں میرے پہلے موئی  
لگا درد اس کا دل ہونے شقی

منی زینچ اور اس کے دل کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے

زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے

زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے

زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے  
زینچ نے اس کو کھلیا اور صبر سے

نہایت ہی دل پر عشق کیا  
کہ باند می نکھو کسی سے بھلا  
تو پھر ہو جہد امجد سے یہ میر  
میرا عشق گر اس پہ ظاہر ہوا  
تو یوسف کے کہہ کا نہیں یہ جدا  
ترے سر پر میرا بڑا بار ہے  
بڑی تیری ملنے کی میری محکوم اس  
پنچوڑو نگی تھک کو گنجی زینہار  
سنازل بہت کر کے آئی ہوں طہی  
تو خالق کا ملنا کب آسان ہے  
تب اس کے ہوا گھر میں روشن چراغ  
دل کی محبت سے کھلنا نہیں  
کہ تھی خاتم شنکی وہ نگین  
بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی میں کہ  
نہ یوسف کو تولے ذرا کر مینہ  
میرے روبرو شے ہیں نہ کہا  
شنی اس کی ہرگز نہ کچھ سے بات

آسے دیکھ کر اس کی محبت  
افاق جو آئی تو پھر یوں کہا  
بنو شاہ گوا سکی ہرگز نہ  
مجھے شاہ اسے رکھیگا جدا  
کہا پھر یہ باند کو جلد سے جا  
تیرا خواب میں مجھے اوار ہے  
سرو امیر سے مت جائیو غیر میں  
خیرانہ ہی متا کرونگی نشا ر  
مہینوں کے کستے پہ گھر میرا ہی  
جو محلق ان محنتوں سے ملے  
اٹھ یا زلیخا نے یوسف کا داغ  
خدا ہی مشقت بھی ملتا نہیں  
عزیز ایک رکھتا تھا عورت چین  
زینہ سے دل میں رکھی تھی جدا  
کہا اس نے جا کر کے سن ای عزیز  
زلیخا کو اس سے عشق ہو ا  
یہ شکر نہ ہرگز کیا التفات

نہایت ہی دل پر عشق کیا  
کہ باند می نکھو کسی سے بھلا  
تو پھر ہو جہد امجد سے یہ میر  
میرا عشق گر اس پہ ظاہر ہوا  
تو یوسف کے کہہ کا نہیں یہ جدا  
ترے سر پر میرا بڑا بار ہے  
بڑی تیری ملنے کی میری محکوم اس  
پنچوڑو نگی تھک کو گنجی زینہار  
سنازل بہت کر کے آئی ہوں طہی  
تو خالق کا ملنا کب آسان ہے  
تب اس کے ہوا گھر میں روشن چراغ  
دل کی محبت سے کھلنا نہیں  
کہ تھی خاتم شنکی وہ نگین  
بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی میں کہ  
نہ یوسف کو تولے ذرا کر مینہ  
میرے روبرو شے ہیں نہ کہا  
شنی اس کی ہرگز نہ کچھ سے بات

نہایت ہی دل پر عشق کیا  
کہ باند می نکھو کسی سے بھلا  
تو پھر ہو جہد امجد سے یہ میر  
میرا عشق گر اس پہ ظاہر ہوا  
تو یوسف کے کہہ کا نہیں یہ جدا  
ترے سر پر میرا بڑا بار ہے  
بڑی تیری ملنے کی میری محکوم اس  
پنچوڑو نگی تھک کو گنجی زینہار  
سنازل بہت کر کے آئی ہوں طہی  
تو خالق کا ملنا کب آسان ہے  
تب اس کے ہوا گھر میں روشن چراغ  
دل کی محبت سے کھلنا نہیں  
کہ تھی خاتم شنکی وہ نگین  
بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی میں کہ  
نہ یوسف کو تولے ذرا کر مینہ  
میرے روبرو شے ہیں نہ کہا  
شنی اس کی ہرگز نہ کچھ سے بات

کہا تھے نہ ہی ٹھکریوں سے قبول  
 دیا کہ تم اور جلد آیا وزیر  
 کہا یہ ہو کہتا ہی ہو قبول دو  
 وہ دانا جو اس شے کا دستور تھا  
 ہی وقت جا اور خزانہ کو کھول  
 رکھے ایک پڑہین پانچ لاکھ  
 اٹھ یا نو سو سٹ پی بھاری  
 جہانک جڑتے تھے دینار کو  
 برابر میں پونٹ کے سوتا تھا  
 خزانہ جہانک کہ تھا مصر کا  
 نہ باقی رہی کچھ خزانہ چین  
 خزانہ باقی ہے کچھ اور مال  
 پھر پین سو کے دم ہو گیا  
 وہ پونٹ کے نور نوٹ کا وجہ  
 خزانہ پر غالب رہا شاہ کے  
 قیامت میں مومن کی توجہ  
 عمل پر یہ غالب رہا عجب

بنوا اپنے دل میں نو گرسہ لہو ل  
 لکی اپنے آئینہ کچھ اپنے دیر  
 مقابل میں یوسف کے سبغ دو  
 سو وہ امر کا شہ کے مامور تھا  
 لگا دینے قیمت کو وہ قول نقل  
 ذابیر لیکر کے یوسف کے ساتھ  
 دئے اور دینے راجہ خیر  
 تر از دین زالدین تھے ہمار کو  
 وہ یوسف کا پلہ ہی غالب  
 وہ سب صرف قیمت میں آئے کوا  
 لگا کہنے خاں ہے پھر یوسف عزیز  
 کہا کچھ نہیں سب لیا کچھ بھال  
 کہا اور دیو لگا بکھو خدا  
 اور آئے وہ ایمانی تو کجا بوجہ  
 برابر نہ ازا وہ اس ماہ کے  
 اگر نور ایمان تو لے خدا  
 وہ دے بخش دیان سب کے سب

[illegible][illegible]



تجب ہوا اُن کے یہ پشاور کو  
 کہا پھر یہ یوسف سے اسی نیکو ات  
 خزانہ جہانگ کہ تھا مصر کا  
 خزانے میں باقی تھا یکدم  
 کہا یہ تو اکرام حق نے کیا  
 میں آنکھوں میں ہوتا ترے بے نیل  
 عوض اس خزانے کے اب مال اور  
 کہ حق کا میں پہنے شناخاں ہوں  
 میں تیرا ہوں اور مال ترا ہے یہ  
 اے طرح مومن تو یہ دلیں جان  
 خدا کے بدلہ میں دینی و چند  
 حکایت اسی عثمان بن عفان کی  
 گئے ایک دن وہ کسی کار میں  
 زرہ ایک پر بہت خوبے  
 یہ بوچھا لگ کر زرہ سے تبا  
 اسے بیچا ہے اس کو ضرور  
 کہا مال کا کچھ درم

کیا شکر بھرق کی درگاہ کو  
تجربہ کی اب یہی جوئی وار رات  
برابر ترے وزن کر کے دیا  
جو دیکھا تو اب کچھ نہیں سمجھتا  
خزانہ مرامول میں سب دیا  
جو دینے میں آتا خزانہ قلیل  
خدا نے دیا تجھ کو کراں کو غور  
کیا نہ ممنون جاں ہوں  
سب اسباب اٹھال تیرا ہی ہے  
خدا کی حمد ہی راہ میں مال و جان  
نہ اس کا کوئی کام رہتا ہی بند  
محکامیت ہی مقبول سبحان کی  
جو دیکھے تو بکھی ہی بازار میں  
ہمایت ہی خوب اور خوش اسلوب  
کہا اس کا مالک ہے شیر خدا  
کہ کلفت ہو چکا ہے کیسے ہو  
نہ اس میں سے ہو دیگا کچھ شرم

۷۱  
دئے جا رہا ہوں عثمان نے  
راہ چھوٹی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی  
راہ بچی ہے کہ پھر اس کی

[illegible][illegible]

قدوم و زنده داری که کمال و نور  
 در دست درازان و بخت و توان  
 که این دو دنیا بین کف و کعبه  
 و این دو عالم در کف و کعبه  
 و این دو عالم در کف و کعبه  
 و این دو عالم در کف و کعبه





دبا جس نے ماتھے اپنا اب جس پہ دھر  
دبا جس نے ماتھے اپنا اس شہ پہ دھر  
مگر ایک باندی نے ماتھے اپنا لے  
کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام  
کہا اس طرح شاہ کا حکم تھا  
وہ شہ اس کو دیو شہ کے ہم بقصو  
نہیں مجھ کو درکار تھے کے سوا  
کیا اس کو آواز دے دین  
اس طرح جو حق کی طاعت کرے  
ملایک کرے اس کی خدمت تمام  
کوئی اس کے لکھنا سچا سمجھے کام  
خدا ایا تو دے بخش اس کے گناہ  
کوئی دیوے جنت کو زینت تمام  
کہا ابن عیسا نے اسی عزیز  
زلیخا کو یہ بات اگر م کر  
سب اس کا یہ تھا کہ شب کو عزیز  
کہ ایک شخص کہتا ہے میں خود نہیں

بلا شک وہ چیز اس کی اوگی گھر  
کہ تھی انکو مطلوب وہ بنی خطہ  
جھوٹی شاہ کے جسم کوئی شہ  
وہ ہوا ماتھے مجھ پر جو امی نکام  
کہ دے جو کوئی ماتھے جو کو لگا  
سو میں اب یہ کہتی ہوں کہ کھو  
کے جو میرا دل نہیں چاہتا  
غلام اور سب باندیاں اس کو دین  
خدا اس کو عزت بہت دے  
رہیں اس کی خدمت میں حاضر تمام  
دعا کر رہا ہے کوئی نیک نام  
یہ بندہ ہی عاجز تو ہی پاؤہ  
کہ اس میں رہے گا وہ عالی مقام  
سبب کیا کہ کہتا تھا ہر دم عزیز  
تو یوسف پہ وقت رکھیو نظر  
جو سو با نظر آئی ایک طرف چیز  
کہ ہم تجھے سے اک بات اتنی کہیں

بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام

بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام

بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام

بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام  
بہتر ہے کہ اس میں سے ایک اور کلام





[illegible]

ملاقات چاہی کہ پودے ابھی  
 زبجا کو تھی اس کا لخت کمال  
 ہونا تو اُس دم وہ ریتی طول  
 نہ بیٹھتی دین میں نہ سونے بھی نہ  
 اس کے تعلق میں تھی صبح و شام  
 برکت شے میں آتا تھا بوسے نظر  
 نہ میں پر لکھا جاتا یوسف کا نام  
 برکت چاہے بوسے شکرِ خاطر  
 لکھا دیکھ ان پر بوسے کا نام  
 عرض ہو گئی اس پر بوسے کی چاہ  
 سبھی کے اعضاء میں آنا فتور  
 مجھے اس گھڑی شاید آو گئی کل  
 کہا ایک شاہ سے اُس نے جا  
 رہے اس میں یوسف کا ہر دم گذر  
 کہا تجھ کو ہی اختیار اب تمام  
 جو سرکار میں شاہ کے تھے تیرم  
 کہا تم بناؤ گھر اس کے اور جب

اپنی غائبی کی خبر سے کئی  
 بن عباس یوسف کا حال  
 ہی سو اُس کے کسے کو بھول  
 لے تو بولے اسی کی وہ بات  
 فی نہ پتی نہ کرتی کلام  
 یوسف کا یوں جلوہ کر  
 مدین خون کرتا تمام  
 آسمان اور دیوار و در  
 نماز و نہ کرتی نظر و چشم  
 سر کو جو اٹھتی تو کرتی آہ  
 سے بہ سحر نہ آنکھوں میں نور  
 بگاغم سے جب جی نکل  
 دروین جب ہوئی مبتلا  
 بین میرے بناؤں میں گھر  
 نسا بیت اللہ میں  
 نے کہ وانا اور سار حکیم  
 مع آنکھوں نے لینا سے

ملاقات چاہی کہ ہو سے ابھی  
 زبنا کو تھی اس وقت کمال  
 ہونا تو اُس دم وہ رہتی طول  
 نہ بیٹھتی دن میں نہ سوتی بھی  
 اُس کے تعلق میں تھی صبح و شام  
 برکت شی میں آتا تھا بوسہ نظر  
 نہ میں پر لکھا جاتا یوسف کا نام  
 برکت چاہے بوسہ شکر کا نظر  
 لکھا دیکھی ان پر پوسہ کا نام  
 عرض لگی دیکھو یوسف کی چاہ  
 سبھی کے اعضا میں آنا فتور  
 مجھے اس گھری شاید آوگی کل  
 کہا ایک شاہ سے اُس نے جا  
 رہے اس میں تو کاروم گذر  
 کہا تجھ کو ہی اختیار اب تمام  
 جو سرکار میں شاہ کے تختہ تیرم  
 کہا تم بناؤ گھر ایک اس وجہ





کہا یا رب الہی مجھے رکھ گناہ  
تو کر رحم یا رحیم الرحمن  
ہو مجھ سے برگزیر کچھ گناہ  
لکھایا ہی شیطان نے مجھ پر کین

وَعَلَّقْتَ الْأُؤَابَ

کئے گھر کے در بند سا تمام  
کہ تا ہو پوسف ز ہنسا تمام

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

کہا میں ہوں پوسف تھارے  
میری جان و دل تم پر قربان کئے

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ رَبِّي

کہا جا ہتا ہوں میں حق کی پناہ  
وہ سیدی میرا میں کا غلام  
کروں مجھ سے میں سطر کا گناہ  
خرید اسے جس نے مجھ دیکھے دام

أَحْسَنَ مَثْوَايَ

جگہ نیک سے کو اب سے دی  
میں ظالم ہوں اگر کام آیا کروں  
بہت میری عظم و تکریم کی  
گناہ اس نے سر پر یہ کیونکر میں لے

إِنَّهُ لَا يَفْلَحُ الظَّالِمُونَ

نہیں ظالموں کو ہی ہوتی فلاح  
زلیخا کا پوسف نے بوجھا فریب  
رہیں غمار خستہ دمی و صباح  
یہ فی آن کروہ نہایت قریب

گرہ دیکھے خوب انکو مضبوط کین  
خدا کا اسے خوف نہا شیار  
مگر بند میں نب گروہ سات دین  
سہ برگز کھلے تا یہ بند ازار

نہا یا رب الہی مجھے رکھ گناہ  
تو کر رحم یا رحیم الرحمن  
ہو مجھ سے برگزیر کچھ گناہ  
لکھایا ہی شیطان نے مجھ پر کین

کہا یا رب الہی مجھے رکھ گناہ  
تو کر رحم یا رحیم الرحمن  
ہو مجھ سے برگزیر کچھ گناہ  
لکھایا ہی شیطان نے مجھ پر کین

کہا یا رب الہی مجھے رکھ گناہ  
تو کر رحم یا رحیم الرحمن  
ہو مجھ سے برگزیر کچھ گناہ  
لکھایا ہی شیطان نے مجھ پر کین

کہا یا رب الہی مجھے رکھ گناہ  
تو کر رحم یا رحیم الرحمن  
ہو مجھ سے برگزیر کچھ گناہ  
لکھایا ہی شیطان نے مجھ پر کین



کجا نہیں ماضی کا سروان  
فقط اس کے ہر سانس کا نشان  
وہ جانے لگا جو کچھ رہا دل میں  
نہیں بچا کچھ نہ بچا کچھ نہ بچا

کجا نہیں ماضی کا سروان  
فقط اس کے ہر سانس کا نشان  
وہ جانے لگا جو کچھ رہا دل میں  
نہیں بچا کچھ نہ بچا کچھ نہ بچا

کہا اپنے دل میں تھا یوں تھا یوں  
کہ وہ ہے پہلی گیارہ لاکھ کے  
گیا توں میں تین تین پانچ لاکھ  
خدا نے بلا میں کیا سب سب  
پہلے مری کی اس میں تہوں تہوں  
پچاس سو توئی زینا میں تھی  
ہوئے جب کہ گھر میں دو دونوں  
برن کو لگا تھا سے روکنے  
رکھا دو سوا رو زینا یہ تھا  
کیا جمع دونوں کو اک کام پر

کھلا اجسا بیون پہنچے ہوں  
میرے قتل پر سارے تیار تھے  
نہ تھکے ہو کچھ خدا کا خلاف  
زہر سے جو بد ارادہ لپا  
اسے اس گھر میں تھی عفت تھی  
سو شہوت بہت اس میں غالب تھی  
رکھا آگے ابلیس وہاں قدم  
یوسف کے گرہیں لگا کھولنے  
واجب اگر وہ دونوں کے ساتھ  
کیا قصہ دونوں با یکدگر

تو لاکھ ان را برہان رسیدہ

نہیں دیکھا اگر خدا کی دلیل  
کیا ہر جگہ بڑا مین خراف  
وہاں کعبہ جہاں یوں یہ کہہ  
ارادہ کیا تھا کہ کھولے اسے  
جو دیکھے تو ہی سمجھے ایک گند  
پتھیلی ہوئی ایک ظاہر وہاں

تو شیطانی ماحول سے ہوتا دلیل  
کہ کیا شے تھی جسے بچا بچا  
کہ یہ نہ تھے حوسات دہی گاہ  
جو پہلے گرہ تھی تو لے اسے  
وہ تھا صاف شفاف مثل صدف  
کچھ ہلکا کچھ تھا وہاں گمان

کجا نہیں ماضی کا سروان  
فقط اس کے ہر سانس کا نشان  
وہ جانے لگا جو کچھ رہا دل میں  
نہیں بچا کچھ نہ بچا کچھ نہ بچا

کجا نہیں ماضی کا سروان  
فقط اس کے ہر سانس کا نشان  
وہ جانے لگا جو کچھ رہا دل میں  
نہیں بچا کچھ نہ بچا کچھ نہ بچا

کجا نہیں ماضی کا سروان  
فقط اس کے ہر سانس کا نشان  
وہ جانے لگا جو کچھ رہا دل میں  
نہیں بچا کچھ نہ بچا کچھ نہ بچا



ایا بیٹھہ پڑا تھہ کو اسنے مل  
کیا ساگ اٹھ کر وہاں سٹاب  
کہا بعض نے ایک ویجھی تھی جو ر  
کہا واسطے کس کے تو ہے بتا  
کہا بعض نے اک پرندہ اپنے آ  
زلیجی ہی تری میری مسکن بات  
روایت ہی آہا نظر وہ کو  
کہا اک فرشتہ نے ہو کر ملول  
بنی نے کہا ہی کئی ٹیجنت  
رہیں گے قیامت کو سا یہ تلے  
ہے اول وہ سلطان صاحب مراد  
دوم صاحب بخت ہی جوان  
سیوم وہ کہ دل شکار ہے  
چہارم و دو شخص میں جن میں پیار  
چھپا وے حوصد تیکو اپنے مدام  
اور اک وہ کہ عورتے صاحب خیل  
ملا اس تنہا دپا اس کو چھوڑ

پڑا تھہ میں اس کے نطفہ نکل  
 میرا ہو گیا جل کے سینہ کباب  
 ہوا حور پر قلب یوسف کا چور  
 کہا اُسے جو چھوڑ دیو زنا  
 کہا کاہن یوسف میں کامی مہ لقا  
 ولیکن تہر جا کئی دن اور رات  
 کہ یوسف پہ جتے ترا غم ہوا  
 کہ یوسف کو پوگیا کیوں تو بھول  
 قیامت کو ہووینگے وے زنجیر  
 تلے عرش کے انکوسا پہ طے  
 جو انصاف سب کی دیتا ہوا داد  
 کہ حق کی عبادت میں ہو نرمان  
 مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے  
 ولیکن وہ ہو بھری پروردگار  
 یہاں رہیں آسمانی مقام  
 دل کا طرف اُس کے آیا کمال  
 فقط خوف حق سے یماں نہ کو موت

[illegible]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبْنِىْكَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِىْهِ  
وَعَلٰى سَلْوٰتِهِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہمارے وہ بندوں نے تحقیق کیا  
 جنہیں ہم نے اخلاص و یقین سے  
 وہ بندہ تھا خالص خدا کا اور  
 وہ بندہ تھا کاملاً امانت و  
 سوا اس کے سوا نہ تھا اور  
 نہ تھا اور نہ تھا اور نہ تھا

وَاَنْتَبِغَا اِلَیَّاب



کمالیہ پوچھنے پر زینجا نے کہا کہ اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے

جو آگے تھا یوسف زینجا ہی پس  
قبضہ کا چھپے سے ہاتھ اگرا

وَقَدْ تَقْبِضُ مِصْرَ مِثْرَ

جو کیسی زینجا نے چھپے سے آ  
گیا زور کرومان سے یوسف نقل

وَالْفَاكِسِيدَ هَالِكًا ابْنَاهُ

ملے دو نو کسید سے او سے آ  
ترا اشار زینجا نے ولے قریب  
کیا میلے شہ سے بہت ساناگ

قَالَتُ سَاجِرُ لَوْ أَنَّكَ مَوْتٌ لَأَنْتَ بَشَرٌ أَوْ غَالِبُ الْكَلِيمِ

کہا کیا جزا پہلی اس شخص کی  
مگر یہ کہ جو قید یا جو عذاب  
یہاں آیت کے سے پتھر عزیز  
زینجا کو کہنے لگا یوں عزیز  
کہا قتل کرنا نہیں خوب ہے  
کہی جی زینجا نے شہ سے یہاں  
کرے اہل کے ساتھ بری  
لگین تازیانے اسے جیسا  
سمجھ انکو گرجھ کو ہی کچھ تیز  
کروں قتل کو کو ہی تیز  
اسے قید کی نایاں مطلوب ہے  
وہ مختص ہو یوسف نیک ات

قَالَ هِيَ رَاوَدْتَنِي عَنْ نَفْسِي

یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے

یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے

یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے  
یہاں ہے اور اس کا نام زینجا ہے اور اس کا گھر ہے



کہا کہ میں نے یوسفؑ کو پہچان لیا ہے  
کہا کہ میں نے ہی کون کہا اس کا نام  
کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے

ہی موجود گر ہووے مقبول  
گو ہی جو دیگا وہ اس کی تمام  
اگر حکم ہووے اگر کہے

کوشہدک شاہدین اہلہا

اٹھا بول لک بچہ شیر خوار  
گو ہی کو اٹھنے ادا کر دیا  
شہاد تہن میں دور و اعجب  
کہ تھا ایک مرد عاقل و پختیار  
زلیخا کا کہتے ہیں تھا ابن عم  
ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب  
بلانے زمانے کے عالم تمام  
لگا پوچھنے پھر یہ بدل سے شاہ  
تو سچ کہہ دے جو کچھ کہ معلوم ہے  
کہا کھینچنے کی اکت آوار سخت  
بھٹا تھا قبضہ اک بھر زور سے  
نہیں ہے یہ معلوم آگے تھا کون  
قبضہ اس کا آگے سے گری بھٹا

زلیخا کا وہ تھا زخوین تبار  
جو حق تھا گو ہی کا پورا اکبار  
مذہم ذرا لگو کہتا ہوں سب  
معلم حکیم اور خدمت گزار  
حکیم اور دانا وہ صاحب قلم  
وہ آیا شتابی بعد اضطراب  
وہ حاضر ہوئے شہ کے مجلس عام  
کہ اس بات کا تو ہوا ہے گواہ  
یہ کہی میرے گھر میں ابو حرم  
میں باہر سے لاکے نئی خلی کرخت  
ولیکن خطا وار کیسے کیسے  
کھر کوئی تھا احد بھاگے تھا کون  
ہے یوسفؑ کی اس میں سرا سر خطا

گرتی ہے چھپ چھپ کر اس کے  
روایت ہے کہ یوسفؑ نے کہا  
کہا کہ میں نے ہی کون کہا اس کا نام  
کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے

کہا کہ میں نے یوسفؑ کو پہچان لیا ہے  
کہا کہ میں نے ہی کون کہا اس کا نام  
کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے

کہا کہ میں نے یوسفؑ کو پہچان لیا ہے  
کہا کہ میں نے ہی کون کہا اس کا نام  
کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے

کہا کہ میں نے یوسفؑ کو پہچان لیا ہے  
کہا کہ میں نے ہی کون کہا اس کا نام  
کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے







فراخی بین دنیا سے تھا وہ چند  
کہا جب کو پھاڑا ہی پہاں کرنے  
میں وسواس کا حال تھا سے کہوں  
کب نے یہ مجھ کو سے پوچھا بھلا  
کہا جب کے الفت ہوئی تے سے  
اب انھیں بھی تجھ کو بناؤں  
عطا کری سے روایت یہ  
سمر ابن خطاب نے ایک سال  
ہمارے تھے لشکر میں اربع ہزار  
تھے لشکر کے سردار ابن عمر  
لہا ایک قلعہ کو جا کر کے گھیر  
رئیس سین عورت جو سپہ تھی  
چڑھی وہ بلند سی بہ اور کی نظر  
جو ان ایک انہیں بعد جناب  
انھیں انھیں میں اسے شمشیر تیز  
کہیں جا کے کرنا وہ نیز بکا داد  
نہایت ہی ہستی سے کرتا تھا جنگ

بہت دل میں سوئی کے آیا پسند  
یہ اُس کا مکان ہی ذرا دیکھ لے  
سُن اُسکی خبر صاف میں تجھ کو  
تھے ایسا وسواس اب کہوں ہوا  
اور اُس کے سوا بھاتی میں کوئی ٹی  
سُن اُس کو ذرا جو کہ کہنا ہوں میں  
میں کہنا ہوں تجھ سے حکایت یہ  
دبا بھیج فارس کو لشکر کمال  
سدا رہل کو اپنے کیا جو ٹہر  
وے سب کے تابع تھے  
ہوئی فتح ہو نہیں کچھ کے دیر  
نہایت حسین اور قابل بڑی  
کہنا لشکر اسلام دیکھ مگر  
شجاعوں دیروں میں تھا انتخاب  
لگام مارنے کر کے گھوڑیکو خیر  
ادھر سے جو مارا دھر ہو کو پار  
بٹکا لے تھا اپنے وہ دلکی اُسنگ

یہ ساری باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس کا نام سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس کا نام سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس کا نام سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس کا نام سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔  
اس نے کہا کہ یہ ایک بہادر سپاہی ہے جس کا نام ہے۔  
وہ نے کہا کہ میں نے اس کا نام نہیں سنا ہے۔









سیاہی پہ جس طرح بڑھتی ہی بڑھتی  
اُجالا مکان اس سے سارا ہوا

جہ لایا اُنہیں سر سے لے تا بفرقا  
وہ اک چودھون رانجا جا نہ تھا

فَلَمَّا رَأَوْهُ كَبُرُوا

کہا ہے ہی یہ بڑا لاکلام  
نہ جینے کی اپنی رہی انکو اس  
کیکو رہی کچھ نہ اپنی خبر

اُسے جب کہ دیکھا سمجھوں تمام  
اُسے دیکھ کر اُنکے ہوش و سوس  
ہوئے سب کو بخود اُسے دیکھ کر

وَقَطَّعْنِ اَيْدِيَهُمْ

نئی اس میں کچھ فکر اور کمی نہ دیر  
 ہر ایک نے وہ دیکھ انگلیاں کلاٹلی  
 کہا روح نے جسے انتقال  
 کہ بیخود تھے جبرست ہر ایک فرد  
 کہ تیرنگہ اشکا کا ماری ہو ا  
 ہر ایک کے بدن میں کیا تھا خروش  
 کہ جوش آوے ہی غم کو ماہ سے  
 فضیحت ہوں تاکہ سب ہو خجل

دیا اپنے ہاتھوں پہ چھبر لو نکو پھیر  
 چھبر لگا کر اور ہاتھ میں تھی چھری  
 کیا کرے دیکھ حیران حسن و جمال  
 کئے ہاتھ کچھ انکو با یا نہ درد  
 ہر اک کا وہاں حیض جاری ہوا  
 لہو نے بد بھین جو مارا تھا جوش  
 نکلنے لگا حیض کی راہ سے  
 گیا خون ہاتھوں کا اس غنیمت میں

وَقُلْ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا

جمال اکھیران ہو دیجے کر

کہا کہ حاشا ہین بشر

[illegible]



وہ زلفون میں حبس کیا گئے ظہور  
وہ نے کھول جانے کی راہ کھنکھار  
وہ بھی تھیں سب ہنڈ لیان گھونگر  
وہ ہواں کے تالے کسی طور سے  
اور اس کو تھا اس طرف التفات  
کہا نے ہی یہ غریب اور غمناک  
کیاں اس کی قسمت کہ ہم سے ملے  
ہمارا بہن ہے کوئی بیان نظیر  
کہا ایک نے اس سے جو کہ خفا  
مراد اس کی یہ ہی کہ مجھے تمام  
اسی طور پر مایہ خویش  
کہا نے جسے کر لے تو اختیار  
کہا اٹھ کھڑی ہو تم اب کی سب  
بیکل این محروم ہو کر تمام  
زلیج سے اگر یہ ہونے کہا  
اطاعت نے تیری کیا ہی خراب  
اب اس کو تو بھڑے دنوں

اندھیر میں جس طرح مشعل کا نور  
لگین کرنے خمر وہ سوخت کے ساتھ  
کہ بوقت کی اینٹڑے کے نظر  
لگن تھیں وہ سب گھاٹین غور سے  
کسی سے نہ کرتا تھا اصدا وہ بات  
یہ عورت کی لذت سے وہاں نہیں  
کہو اس کو تا اس کا دل تنگ کھلے  
کہ مفتون ہیں ہم صغیر و کبیر  
کہ میں اس کا سچے مویں سب مدعا  
یہ بھی رہیں اور گئے جان کلام  
بھڑا اس کے دل میں ہی الفت کا جو  
جسے چاہے ہم میں سے اسی بھڑا  
مجھے بھی تھا رسی نہیں ہے طلب  
انہ اٹنے کسی کیا کچھ کلام  
کہ سخت میں تو نے جو اس کو رکھا  
کہ وہاں نہیں تھا جو اصدا جواب  
کہ بھوکا و پیاسا ہر مہیشتر

کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں

کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں

کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں  
کہ میں جانتی ہوں کہ تو میرے پاس  
یہاں سے جا کر اب یہاں







تو محسوس ہو کہ اس کو کیوں دیر  
 یہ نہ تھا کہ اس کا جہاں سے نہ آیا  
 کہ اچانک اس کا جہاں سے نہ آیا  
 براؤ سے دعا ہے تیرے سب کا کام  
 کہ کس سے نہ ہو کی ہم یہ ہے بد دعا  
 کسی کی ہوئی بد دعا سے یہ نہ ہو  
 کہ ای مالک الملک کے احوال  
 کہ بین یہ بھی نہ دے ہو ہی پاک  
 ہمارا نہیں کچھ گیا مال سے  
 کیا عفو ان کا نہ ہے فضا  
 دے اعراب سے گئے پھر  
 بجھی ہوئی سید المرسلین  
 کہ تیرا ہوا آج سے میں غلام  
 نہ کرو تیرا کیا کام ہے  
 تو قربت میں اپنی جگہ دیکھے  
 جواب اس کا دے مجھ کو ایسی  
 کہا عقل کی ہر جھوٹ

[illegible]

کتابخانه حضرت حسین  
کربلا

کلام و سبک  
وزن و سبک  
کلام و سبک  
وزن و سبک  
کلام و سبک  
وزن و سبک  
کلام و سبک  
وزن و سبک

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کہا اس میں ٹکوتج سے کیا  
 بنو اس مخلوق کو کچھ کمزور  
 ہوا کیون نہ پورا اُسے کر دکھائے  
 زمان و زمین انجسم و آسمان  
 بگر بھول کی طرح زنا ر  
 اسی دھبے بافی پہ جاتا تھا واہ  
 کہ اس کو ہی مجھے سفرِ محال  
 کہ سن مجھے کہ بات امی نکذا  
 مرا حال کہتا ہی اوگو بہن ب  
 مگر یہ کہ قند و اسواج  
 اسے چاہتی رکھتی کب قید کر  
 کہ کہے کہ سطرہ و سق کو خد

ہوئے و کچھ حیران بہ بہ ماہرا  
 جو جو اپنے مولا کا فرمان پذیر  
 جو نہ ہے بکل اسکے ارکٹا جائے  
 جہاں حکم پر اسکے پیو کروان  
 یہ نہ لڑوہ در باہن جاتا رہا  
 زین پر وہ جس طرح جہت تارا  
 خود کشا زینا فیروست کمال  
 کہی جاسکے یہ زوچ آیتہ بارش  
 کیا فک کو یوسف نے بدنام اب  
 سہاں اسکا کھجور باقی علاج  
 یہ جاسکی خاقت زینا اگر  
 سہاں کو مان آئی لہ

تَشْرِكُوا بِهِم مِّنْ قَبْلِ هَآؤَ ۚ وَكَفَىٰ بِهَآؤَ بَآئِنًا

وہ بوفے کی ظاہر ہوئی گورہاٹ  
پہلے حال سے اُس کے ماہر ہوا  
وہ ترقی نہیں اور بھی شیش و دم  
اسے حقوڑی تکلیف اب دیکھئے

ہوئی سب کی ظاہر پر دلیں تپا  
نشان صداقت بھی ظاہر ہوا  
کلام نبی اور سچو وجود ضم  
وہ اس کعبہ قید پر کیجھ

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





بہایت ہی محسوس ہونے لگا  
وہ ساقی اور حجاز اور شاہ  
کہا تم پہ کیوں اس طرح کا ہی غم  
میں خوابت اپنے بیگارا اس

میں عاجز نہت اور مظلوم ہیں  
 تھا تو اُن کی جُڑے آ کے  
 کہا کہتے ہیں مجھے دو خواب ہم  
 اسی غم سے دل ہی ہمارا داس

قُلْ أَهْلَ الْاِيَّ اُرَايْ اَعْصِرْ خُمُرًا

کہا ایک نے میں نے دیکھا ہے خواب

پنجوڑوں ہوں انگور سے شیراب

وَقَالَ الْاُخْرَانِي اَرَايَ اَحْمَدُ فَوْقَ رَاسِي خَيْرٌ اَمْ اَكُلُ الطَّيْرِ مِنْهُ

کہا دوسرے نے میرا سن کلام  
 پر بندے اُسے کھاتے ہیں چیر کر  
 یہ آیت کا مطلب تو اس کا جان  
 جو ساقی کی تھی خواب کو تمام  
 یہہ دیکھا کہ شخص نے بلایا اُسے  
 گیا با عین شہ کے دوان میں شاخ  
 انہیں لیس کے یو باز میں تمام  
 لگے تین خوشے لیا انکو توڑ  
 بھرے اُسے شربت سے پھر جام  
 سو خواب جہاد کا ماجرا

کہ روٹی وٹھری سے یہ من تمام  
 یہہ دیکھای خواب کی تعبیر کر  
 اب آگے ہی تفصیل سے کچھ بیان  
 کہوں تجھے سن مجھے ہی نیک نام  
 بٹا گھر میں اپنے بچھایا اُسے  
 نظر آئیں انگو کی بس فراخ  
 جہین اس شاعین بہت لاکھا  
 بنائی شراب سے انکو پخوڑ  
 پلائے ملک کو و نینون تمام  
 گویا گھر میں دہ کے داخل ہوا

۱۰۱

ہاں ہاں ہی محسنوں و مغمومین  
وہ ساتی اور جہاز اور شاہ  
کہا تم پہ کیوں اس طرح کا غم  
ہیں خوابت اپنے سرگراں اس

فَلْأَحْلِیْ اِلَیَّ اِرَابِیْ اَعَصْرُ خَمْرًا ه

کہا ایک نے میں دیکھا یہ خواب  
وَقَالَ الْاٰخَرُ اِلَیَّ اِرَابِیْ اَعَصْرُ خَمْرًا ه

کہا دوسرے نے میرا سن کلام  
پرندے اُسے کھاتے ہیں چیر کر  
بہم آیت کا مطلب تو اس کو جان  
جو ساتی کی تھی خواب کو تمام  
یہ دیکھا کہ شہنشاہ نے بنایا اُسے  
گیا با عین شہ کے وہاں تین شاخ  
بہنیں لیس کے گویا زمین میں تمام  
لگے تین خوشے لیا انکو توڑ  
بھرے اُسے کثرت سے پھیرا  
سُخو خواب جہاز کا ماجرا

میں عاجز نہت اور مظلوم میں  
جھانوی اُن کی جب آ کے  
کہا کہتے ہیں مجھے دو خواب ہم  
اسی غم سے دل ہی ہمارا داس

پنچڑوں یوں انگور سے شیش اب  
وَقَالَ الْاٰخَرُ اِلَیَّ اِرَابِیْ اَعَصْرُ خَمْرًا ه

کہا دہنی و پھری کہ یہ میں تمام  
یہ دیکھا خواب اُن کی بغیر کر  
اب آگے ہی تفصیل سے کچھ بیان  
کہوں تجھے سن مجھے ہی نیک نام  
بُلا گھر میں اپنے بھایا اُسے  
نظر آئیں انگور کی بس فراخ  
جمین اس شاہین بہت لاکھ  
بنائی شراب سے اُنکو پنچڑ  
پلانے ملک کو و کینون تمام  
گویا گھر میں دہ کے داخل ہوا

در الذین فضل الله علیہم  
 علی الناس لا یزکون  
 الذین یزکون  
 الذین یزکون  
 الذین یزکون

ذرائع انہیں کر کے اب دلیلیں  
 کہ ایک بات نکومین دون ہوں بتا  
 سو فحشہ تفصیل تم اسکی سب  
 متعین حال اسکا کہوں لاکلام  
 تمہارے وہ کھانیکو کام آویگا  
 کہا تھا ہوا اُسے وہی سب ہوا  
 بچے نے یہ علم آخر دیا

کہوں مجھے اس بات کے اول  
 یہ دونو سے یوسف نے اُسد م کہا  
 جو کچھ کھو کھانیکو آویگا اب  
 جہاں سے وہ آویگا کھانا تمام  
 کہا اس طرح کا طعم آویگا  
 کہا جس طرح تھا اُسی طرح  
 کہا یہ سب ساقی نے یوسف بتا

بہت عجیب ہے اس بات کا  
 کہ یوسف نے اُسد م کہا  
 جو کچھ کھو کھانیکو آویگا اب  
 جہاں سے وہ آویگا کھانا تمام  
 کہا اس طرح کا طعم آویگا  
 کہا جس طرح تھا اُسی طرح  
 کہا یہ سب ساقی نے یوسف بتا

کہا نہ سے کہتا نہیں میں آ  
 اس طرح کہتا ہوں میں تم آ  
 دیا چھوڑے میں نے دل سے آ  
 اُبی ترک ملکہ قوم کی یومنون بالہ و ہم بالہ و ہم کا وون و اُشیت  
 مِلکہ ابائی ابراہیم و اسحق و یعقوب ما کان الکا ان تُشک بالہ میں

یہ رہے سکھایا ہے میرے مجھے  
 جو کچھ وحی کرنا ہی مجھ کو خدا  
 کہا یہ میں سب زہوں کفر سے  
 اُبی ترک ملکہ قوم کی یومنون بالہ و ہم بالہ و ہم کا وون و اُشیت  
 مِلکہ ابائی ابراہیم و اسحق و یعقوب ما کان الکا ان تُشک بالہ میں

وہ واحد ہے حقار اور لشکر  
 کہ کوئی کا شکر  
 کہ کوئی کا شکر  
 کہ کوئی کا شکر  
 کہ کوئی کا شکر

نہ لایوں جو ایمان اللہ پر  
 قہر کو برحق نہیں جانتے  
 نرا حسیم و اسحاق و یعقوب کا  
 کہیں شرک اللہ کا کچھ بھی ہم

میں چھوڑا اس قوم کو سب سب  
 وے اور آخرت کو نہیں مانے  
 میں اب دین آبا کا تابع ہوا  
 نہیں ہکولایق ذرا مارین دم

ما قبل وین دین دین دین  
 انما یستقیمون علی سلطان ان  
 ما قبل وین دین دین دین  
 انما یستقیمون علی سلطان ان

یوسف نے اُسد م کہا  
 جو کچھ کھو کھانیکو آویگا اب  
 جہاں سے وہ آویگا کھانا تمام  
 کہا اس طرح کا طعم آویگا  
 کہا جس طرح تھا اُسی طرح  
 کہا یہ سب ساقی نے یوسف بتا



کہا اے سوامی عباد کرو

یہی دین محمدؐ اسے ملے گا

وَالْكَثْرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

بہت لوگ لیکن نہیں جانتے  
روایت ہی یونان ابن عباس سے  
سطیح اور عاصی کو روزِ حساب  
اسے لوگ ہرگز نہیں جانتے  
روایت ہی ساقی مسلمان ہوا  
مسلمان ہوئے اہل زندان کے  
کہا بعد ایمان کے لائق ہی یونان  
کہو اپنے احوال تم دل کا سب  
میرے ساتھ زندان میں رہتے رہو  
جو تھے کچھزار انہیں اور چار سو  
کہا چار سو نو تیرے ساتھ ہم  
ہزار انہیں کہنے لگے ہلکوا ب  
کہا جاؤ بھلو بیجان شتاب  
پیادے ہیں زندان کے چھوڑ دیجئے  
کہا میں کروں حق ایسی دعا

وہ حکم خدا کو نہیں مانتے  
اس آیت کے معنی جو اس نے کہے  
خداوند دیگا ثواب و عقاب  
نہیں اُس کے درجے کو پہنچاتے  
ولیکن نہ نجاتِ مومن رہا  
بنو سارے یوسفؑ کو پہنچانے  
کہ ایک بات میں اہل زندان کہوں  
کہ دو چیز سے ملک کو کیا ہی طلب  
جھٹٹا چاہتے ہو کہو تم ذرا  
لگاؤ فی دِل اپنے کی یوسفؑ سے  
یہ ہیں قیدی ہیں کچھ نہیں کا غم  
جھوٹا یں قید سے بس یہی طلب  
کہا یا میں ہے بیٹریو کا عذاب  
ہر ایک کو کرینگے وے دھو دھو اور طلب  
کہ تم میں سے کوئی بھی پھر نہ جا

۲۰ جوف از مرقد رشت سے جملہ اوص

[illegible]

اس کتاب کی ہر طرف ارض و آسمان  
بیدار ہوئی ہے اور یہی کتاب ہے  
یا صاحبی الخیر یا صاحبہ الخیر  
ربک شکر و اما لا حول و قوت الا  
بالعزیز العظیم من ذوالجلال  
و الامان من رب الارباب  
اللهم انزل علی هذا الکتاب  
سکینۃ و رحمتا و کرمنا  
و جلالا و کبریا و عظمیٰ

[illegible]

[illegible]

تیرا بڑا پھر یہ دایم رہے  
 تیرا رزق دنیا سے جاوے گا چین  
 تیری جان سولی پہ جاگی نکل  
 نیپے گا توجھ سے تابشام  
 اک آواز ماری کہ یاد رہتا  
 کہا جھوٹے تجھے یہ حال خراب  
 قضا بھی خدا کی پھر ہے کہین

اس اپنے ہی عہد سے پتہ قائم  
 کہا بھیر بیہوش از کو کل کے دن  
 کھینچے گا نو اٹھتے ہی سولی پہ کل  
 تیرے سر کو کہا دیکھ کوئے تمام  
 بہرے نیکو کے خبا ز رونے لگا  
 لگا کہنے میں نہ دیکھا ہی خواب  
 کہا رونے دیکھا ہی باب نہیں

[illegible]

فَقَضَى الْأَمْرَ الَّذِي فِيهِ اسْتَقْتِيسَانِ ۖ

پڑو گنہ ناحق کے اوٹام میں  
جو ہونا تھا پہلے ہی سب چوٹکا  
اسی طور ہو گیا اس کا فروغ  
کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو  
دماغ اس کا کھانے لگے صبح شام

ہو احکم جارمی اسب اس کام میں  
جسے پوچھتے ہو سواب ہو چسکا  
کہا تم نے سچ یا کہا ہی دروغ  
ہو فجر جو قوت بخت از کو  
دیا اس کو سولہ کوئے تمام

[illegible]

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

بچکا یہہ آفت سے غم کو چھین  
مجھے فادہ کر یو میں رکھتا ہوں اس  
اب آگے ہی تفصیل کی زیاد

کہا اُس کو جاکو ہوا تھا یقین  
کہ جب جائیو اپنے صاحب کے پاس  
پہر آتے کامیاب رکھ سکویں

[illegible]





یوحنا زوین یوسف کے یاقوت تھا  
 کہا اس کو لے اور کنعا کو جا  
 تو پہچا دے یعقوب تک کہ جب  
 تو کنعا میں جو وقت داخل ہوا  
 یہ کہیو کہ ہی اک عرب کا غلام  
 وہ زندا کنن ہصر کے قید ہے  
 ترے دیکھنے کا ہی شتافی وہ  
 سپر دل بوجھ بتا اپنا نام  
 کہا نام سے تجھ کو کیا کام ہے  
 یہ نہ نہ کہ ناتی یہ ہو کر سوا  
 وہ کنعا میں داخل ہوا آن کر  
 بنا اس نے کی جا کے یعقوب کو  
 بہن تھی جو یوسف کی اس نے سنا  
 کہا مجھ کو یعقوب کی دو خبر  
 کہا اس نے تہا کہ کیا کام ہے  
 کسی بہن بولتا وہ کلام  
 کہا مجھ کو بھیجا ہے میں رسول

بیت خوب گشتی بھی تھا اک بندہ  
 میرا ایک پیغام بہرِ خدا  
 کرے تجھ کو اللہ عتبت نصیب  
 تو یعقوب کو لیجو گھر سے نکار  
 تجھے بھیجتا ہی وہ دل سے سلام  
 تیری دام الفت کا وہ چمید ہے  
 جدائی سے ترے ہوا قاق وہ  
 کہ احوالِ ترا کہوں جا تمام  
 یہ کہہ دیکھو جو کہ پیغام ہے  
 حلاوتان سے خوش ہو وہ پیشمار  
 گیا شب کو یعقوب کے حلقہ گھر  
 نکارا پھر اس حق کے محبوب کو  
 قریب آ کے بولی کہ یا مہربا  
 گئے کس طرف ہیں میں جاؤں دھر  
 کہ خشک کاظم سے سب اندام تار  
 وہ روئین رہتا ہی ہے صبحِ شام  
 ہنو ناؤں اُمجھے دل میں طول

[illegible]

اٹھا خلیفہ کا وہاں سے کوئی  
 کیا نفع یہی مرگے ہو  
 نکلے گھر سے پھل کی  
 کرائی جا چکے ہیں اون دونوں  
 کراؤں کو پا پاؤں  
 کہا کہ یہی ہے قسطنطنیہ  
 یہاں ہے چھٹا ازبک  
 یہی ہے

[illegible]

۱۰۸

میں نے اپنے قلم سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی اور نام نہیں لکھا ہے۔  
میں نے اپنے قلم سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی اور نام نہیں لکھا ہے۔  
میں نے اپنے قلم سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی اور نام نہیں لکھا ہے۔

فلک پر سے آیا ہوں زیر زمین  
 حذائی برین کا گنہگار ہوں  
 امین اور مرسل ہے اللہ کا  
 کہا تجھے راضی ہوا تیرا رب  
 لکھا صالحون میں تیرا آج نام  
 تو کرتا ہی ہر روز زیر زمین  
 نشان اسکا تجھ کو ملا ہی کہین  
 حذا نے اسے صبر ہے کچھ دیا  
 کہ ہے سحر میں رنج اسکو کمال  
 کہ تیری خبر اسکو پہنچے کہین  
 تیرے سر پہ زندا کی ڈالی بلا  
 طرح گل کے پھر دل تمھارا کھلے  
 چھٹے ہے تو زنداں اب صبح م  
 اٹھاتا ہے اس کے لئے اک سبب  
 رہا جس میں پوشے بغم مستلا  
 کہ جو محبوب کو ہو دیکھا جنت لب  
 ہو اچھر تو دریا می رحمت کا جوش

کہیں اس کی تعمیر ہو جائے  
 و قال الملك انی اری اسع  
 و تم سید ان خصی و غیر  
 کہیں اس کی تعمیر ہو جائے  
 و قال الملك انی اری اسع  
 و تم سید ان خصی و غیر

[illegible]







سب سے پہلے اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔  
 اس کی تائید کے لیے اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔

سبھی کو وہ تھی یاد آ رہی تھی کہ  
 ولے اب گئے جوں کے تین  
 کہا پھر یہ یوسف نے مجھ کو تمام  
 کہا جو کہ دیکھا تھا شاہ نے  
 پھر آ کر کے ساقی نے شہ سے کہا  
 ہذا شاہ منکر کہا عجب  
 تو اب جو چہ خبر اس خواجہ کی

تہر اس تھی بردل گماہ کو  
 کیا جو خبر کی اصلا نہیں  
 وہ ہی خب معلوم ہوا کہ  
 دیا علم تھا اسکو اللہ نے  
 شہ کا تھا جو یوسف سے ساجرا  
 جو دیکھا تھا میں کہہ دیا اُسے  
 کہ لیکن جو جان بیتاب کی

یوسف ایھا الصبیحی اُفتنا فی سبع بقرات سمار یکلمن  
 سبع عجاف و سبع سنبلات خضروا خریا لسانہ  
 لعلی اذ جمع الی الناس لعلکم تعلمون

کہا تو ہی یوسف ہر رات کو  
 کہ سوئی کو کھاتے ہیں دلی تمام  
 ہیں اسی سوکھے سوائے لپٹ  
 کہوں جا کے لوگوں میں اکل حال  
 مراد اس جگہ ناس سے شہ کو جان  
 کہا عایت نے کئی کہنا  
 کہا کچھ نہیں اس البشیر

ہمیں سات گا یونین فونی کو  
 اور اک سات جو میں ہر سبغام  
 کیا حشکے سا کا زون کو چٹ  
 وے شاید کہ سمجھیں یہ ہر حال  
 اور اُس کے سب اصحاب و یار کو  
 نبی سے کہ جن نے مجھے بول کہا  
 کہا جو کہ کہتا ہی ہوتا ہے سچ

یہاں تو غلطی ہو گئی ہے کہ اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔  
 اس کی تائید کے لیے اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔

وہ دن کا جب کہ اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔  
 اس کی تائید کے لیے اس کی تائید کی جائے گی کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو متوجہ کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الْبَلَاءُ

یہ لوگ بھی اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے لئے کھانا پکایا گیا۔

گئے تھے خلوت کو پوشکے ہیں  
کہ پہل آ رہی ساری اس  
کیا صلیب پہانے قدسی تمام  
خجھوین کے سب بزمِ یکل  
چھوڑ دیاں تیرن ما اہل  
نجا و بیچارہ کمر و  
ما جا پتھر خالی ہو  
مناز انور قدسی ہو

خدا داغلوں کوں بخش دے  
کون سا سپین اسو  
کیرا جسے سوچے  
جی

1000

ان جتنا بہہ باور ہو کر آفتاب سے  
 کہ لو قیدیوں کی رائے کو چھوڑ  
 چل بسا تو اس کے پاس بھی کوئی  
 میرا دماغی شیخ ابلا مصرعی  
 کہ کائنات میں کائنات ہے ان  
 غلام

قَالَ مَا ظَنُّكَ إِنَّكَ أَخْرَجْتَ مِنْ قَبْضَتِي يَدَكَ عَنْ قَوْمِكَ فَأَلْقَيْتَهُمْ فِي ظَنُونٍ  
يُؤَيِّدُهُمْ تَأْيِيدُهُمْ لِقَائِهِمْ فِي مَقْعَدِ الْعَذَابِ إِنَّهُمْ فِي كَيْدٍ مُبِينٍ

سُبْحَانَ رَبِّيَ عَمَّا يَشْرُكُونَ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ عَمَّا يَشْرُكُونَ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ عَمَّا يَشْرُكُونَ

فَإِنَّمَا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالًا مَرَجَّ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ بِالنُّسُوءِ الَّذِي أَخْرَجَهُمْ

پھر آیا جو پاس کے ساتھ کارسول  
کر اپنے ملک سے یہ جا کر سوا ل  
جنہوں نے کہ کاٹے میں ہاتھ آئے  
طلب کر کے نہ ہر اس سے سوال  
کیا اس لئے تھا جو یوسف نے کام  
وہ یوسف کی جانب سے تھا بدگمان  
کیا صبر یوسف نے جو روز چند  
بتی نے بہت سا تعب کیا  
کہ چل شاہ کرتا ہی اب تھکویاد  
کیا صبر یوسف نے اور یوں کہا  
اگر مجھ ہوتی یہی واردات  
میں جلد سے کہنے کو کرتا قبول

کہا اس نے پھر جا میں ہوں لی مول  
کہ کیا مصر کی عورتوں کی سی حال  
کیسے نگاہ شاہ سے ماجرا  
کہ یوسف پہ گزرا ہی کھل حال  
اٹھے شاہ کے دل سے ناشکام  
تجسس میں تھا آشکار اور ہما  
بتی کو ہمارے یہ آیا پسند  
کہ یوسف کو قاضی جرم کہا  
براؤ لکھی سب تیری دلکی مراد  
کہ ہٹ کر کے اٹا تو شہ پاس جا  
نیکر تائیں تاخیر کی کوئی بات  
نہ جا کبھی پھر کے وہاں رسول

إِنَّ دِينِي بِيَدِيهِمْ عَلَيْهِمْ

کہ تحقیق قید انکا جا رہی  
سنا جیکہ یوسف کے پیغام کو  
کہ آجین و سب عورتیں مصر کی

وہ دانا ہے جانتے ہی کچھ نہ  
ملنے کہا اس گھڑی شادی ہو  
زینجا بھی اور وہاں لکھی جتنی یہ تھی

ہیں راست  
حالت اُمّ آدہ الغنیم  
خَصَّصَ لَهَا مِنَ الْخَنَازِيرِ  
تِلْكَ لَمَّا دَعَا هُوَ إِلَىٰ مَوْلَانَا  
سُبْحَانَ رَبِّيَ عَمَّا يَشْرُكُونَ

کیا میں نے اس کو دل سے طلب  
کیا میں نے اس کو دل سے طلب  
کیا میں نے اس کو دل سے طلب

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ  
اور یہ ملک  
یہاں سے ہوا کہ میں میں مافین  
یہاں سے ہوا کہ میں میں مافین  
یہاں سے ہوا کہ میں میں مافین

خیانت ذرا فحشہ میں ہوتی اگر  
کہا ابن عباس نے یہ کلام  
تو حاضر تھا اس وقت روح الامیں  
کہا اُس نے یوسف نہیں جانتا  
تباہیم خیانت ہوئی یا نہیں :

فَالْبَرُّ أَغْنِي عَنْكَ الْفَيْسِلَ مَا تَرَاهُ بِالْأَسْفَرِ

نہیں پاک کرتا ہوں میں آپکو  
کہ تحقیق ہے نفس امارہ بد

الإمام رحمه ربي

یچا وے بد می سے آجے سب

ملک و جہ پیر رحمت کریم میرا رب

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ

رحیم اور کریم ہے اسی کا نام  
کیونست کا ہے سب امانت کا کام

کہ تحقیق بیگامیر اب غفور  
ہو شاہ پر جب پھر روشن نام

وَقَالَ الْمَلِكُ أَتُؤْتِنِي بِهِ اسْتَخِصَّاهُ لِنَفْسِي

کے طبع سے اب بنو یا اس لئے  
کہ کام آئے وقت کے کیا کیا  
لکھنوی اسپر پر جا سنہری لکیر

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس سے  
کروں اس کو خالص میں اے  
پہنایا تھا پوش کو دیا حری

[illegible]



زین کو معطر وہ سب دورے  
 خوشی سے ہوئے تین دن حکیم  
 جب آیا وہ دربار میں شاہ کے  
 خدا سے طلب خیر کی اس نے کی  
 اٹھا شاہ تعظیم کو دیکھ کر  
 یسا اس کو چھاتی سے اپنے لگا  
 رکھا سر پہ تاج شہان شاہتہ  
 بنایت ہی اکرام و تکریم کی  
 وہ تخت اس کا تھا تیس گز کا جھول  
 بچھا اس پہ اک تخت قادیان فرش  
 وہ تھا فرش اوپر تلے تیس تو  
 نشست آ کے یوسف کی اس پر بونٹی  
 نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سان  
 رخ اس کا تھا آئینہ سان لاکھام  
 چمکتا بدن تھا لب و لہجہ تھکا  
 کہا بادشاہ نے جو ہوتا روا

کہ چارہاہ میں اُسکے بیچیں سسھی  
 کریں سب و مشک کا فور سے  
 ہونے نین و ن ایک ساتھ کم  
 ستارے ہوئے گرد اس آہ  
 بدی سے پناہ اُسے چاہی تھی  
 ہو جب کہ وہ ماہ سا جلوہ گر  
 اور ماہین آنکھوں کے دیا  
 بجایا اُسے تخت پر اُسے ساتھ  
 بہت اُس نے یوسف کی نعیم کی  
 اور عرض اس کا دس گز کا اسو بھول  
 زمین پہچان جبکی ہوتا بعترس  
 لگے اُس پہ موتی ہر اک طرف سے  
 نظر اُس نے یوسف کے چہرہ کی  
 بہت صاف و شفاف تھا بگمان  
 نظر اُس نے کی صورت تمام  
 جگہ سائے کے نور مہتاب تھا  
 تو سجد میں یوسف کو کرتا سدا

عَلَيْهِ السَّلَامُ

[illegible][illegible]

فَإِذَا لَكُمُ الْوَيْلُ قَالَ أَيْدِيكُمْ إِلَى السَّمَانِ يَدُكُمْ وَأَنْتُمْ كَالْعِصْفَانِ  
کہاں نے یوسف سے قصد  
جواب اسکاں یا مئی لست تمام  
کہاں سے نوچار اکمیں اور اپن  
یوسف ابو یوسف کہیں سلطان کیا  
ملکہ بہ اپنی بیچہ کہیں سلطان کیا  
اپنی بچہ کو تاج خلافت دیا

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ زَوْجَ ابْنِ حَبِيطٍ

علی قمر خاں دیوی میں کر دیا  
کاظمی نے اس جگہ پر  
نور و انوار جمع کیا  
دیوی نے وقت کا انورہ تھا

کیا یہ ملک وہ حال پریشان سے  
بنیامین اس ملک سے دنیا بھر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر

کیا یہ ملک وہ حال پریشان سے  
بنیامین اس ملک سے دنیا بھر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر

کیا یہ ملک وہ حال پریشان سے  
بنیامین اس ملک سے دنیا بھر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر

کیا یہ ملک وہ حال پریشان سے  
بنیامین اس ملک سے دنیا بھر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر

اس وقت ہوتا وہ ملک تمام  
برس دیکھی تاخیر تھی اس سبب  
گیا جب کہ یک سال سپر گذر  
دیا تاج و شمشیر اور اپنا تخت  
اور ایک سا بنان اس پر چوکا کا کام  
بٹھا یا ملک نے اسے تخت پر  
ہوا آپ معزول و رانی جا  
اسی شب میں پانی ملنے لگا  
ہوا مصر پر حکم یوسف کا سب  
نہ یوسف نے کنعان کو چاہا  
سبب یہ کہ کھانا بہت تھا تمام  
اسی جا یہ یوسف کو حاصل ہوا  
اس طرح مومن کی نکلے ہے جان  
وہ دنیا کا بننا نہیں مانتا  
مگر ان کو کافر کو ہودے عذاب  
تو کہتا ہی دنیا میں یا رب مجھے  
کہ جا کر عبادت میں تیری کروں

زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام  
کرت سے کیا آپ جا کر طلب  
بلاش نے یوسف کو تپ گھر  
کہ سو نیکا تھا اس کا اسباب ورت  
مکمل تھا یا قوت و در میں تمام  
دیا سو نپ اسے اپنا سب کر ورت  
خوشی دل سے یوسف کو قایم کیا  
نگذری سلامت ملک پر وہ رت  
ہوئی اس عجب پر عنایات رب  
زمین مصر کی گی ملک سے طلب  
بڑی حشمت و ملک و عزت کا کام  
وہ کنعان میں ایک لخت مغلس  
خدا کی جو رحمت کے دیکھے لٹا  
وہ دنیا کو سمجھے ہے دار العنا  
وہ دیکھے ہے جب حال الکل  
ور اچھی و جلد تو اب مجھے  
بہت تھمے دنیا میں جا کر ڈروں

کیا یہ ملک وہ حال پریشان سے  
بنیامین اس ملک سے دنیا بھر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر  
اس ملک سے عام و کرام و تبر





[illegible]

مجلس

زمین پر اسے حکم ہم نے دیا :  
زمین جب چاہا ہے وہ قائم رکھے  
لگا دیوین رحمت کی اس پر چھری  
ثواب اس کا برگِ نجات کہیں  
میں اس کا تباؤن ٹھہرتا، عجب  
ہو اس سوا اس کا نام  
بغیر اس کے برگِ نجات  
کیا اس کے گھر مہمان ایسا  
پھر روزِ اک اس کے کونے  
فلک سے رزق اس کا آوے تر  
خدا رزق دیتا ہی اس کا خدا  
گنہ اس کے بخشے خدا ب  
بھی نے کہا ایک بار اذن عام  
گو یا میت سے ما کے بھلا ہی اب  
تو ہر لقمہ پر اک نکوئی ملے  
مریگا نہیں سن تو امی نکھام

طهر الی علی زیادہ قیامت پہنچا  
 ہو کر وہ جو اس شخص کو  
 دیکھ کر دینا کے زندان میں  
 اعانت دینا و بلا کر وہاں  
 روست میں ہی کیے جا رہے  
 تھے۔ یہ شخص کہ جس کا  
 نام ابھی تک نہیں یاد آیا  
 تھا کہ اس کا نام کیا تھا  
 وہ کہتا تھا کہ اس کا نام  
 تھا کہ اس کا نام تھا کہ  
 اس کا نام تھا کہ اس کا  
 نام تھا کہ اس کا نام تھا

[illegible]

کہ درت اُسے کچھ مقرر نہ ہو  
 کہ دریائے بے انتہا اُس کو مان  
 میری چونچ میں گل ہے یہ جس قدر  
 یہ بندے گنگار گوہن عظیم  
 نہ غالب کبھی ہو یہ باور نہ کر  
 ہو اخت ہمارے مغریر  
 ریاخت شایہ یہ یوسف بجا  
 اطاعت کی رکھتے تھے یوسف راہ  
 ہوا مصر میں اُس کا کل اقتدار  
 جہان تک کہ تھے لائے ایمان ب  
 نچھارٹ کا شہر و نکاح کا گرم  
 جہان روشنی میں ہوا آفتاب

کبھی اس دریا مگر نہ ہو  
 اس طبع رحمت خدا کی توجان  
 گنہ گری اتنت کے ہیں سقندر  
 و درحمان ہے اور غفور رحیم  
 گنہ گری حق کے صفت کے پیر  
 اسی قحط سالی میں حسن العزیز  
 کیا اخت حار اسنے دار البقا  
 جہان تک کہ تھے ملک میں باد  
 ہوئے ساگر سرکش لیل اور زوار  
 کیا سب بوسف ایمان طلب  
 کیا پھر عدالت کا بازار گرم  
 بخجور اکسی جاگو اسنے خراب

قصہ زلیخا

ہوا یہ کہ ڈالے مجھے قتل کر  
اسی سر ہوئی نچی وہ بدنام تمام  
عدو شاہ کو اپنا سہیل کے  
لیا بنے غلہ ڈرو مال کا

روایت ہے دل میں نہ لینا کے  
و دیوسف کو کرتی تھی اپنا جو رام  
گئی بھاگ وہ مٹھ سے جان کے  
ہوا قحط جو یہ کئی سال کا

[illegible]



کمر اپنی رستہ سے تھی باندھتی  
نہا کرتی یوسف کو درو کے وہ  
زبس ہو تھا خلق کا اژدہ نام  
کوئی اسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال  
زینجا بہ دانی سے کہتی مدام  
مجھے خاک میں دیکھو تو مجھ  
پڑے میرے اور پوش کی گھا  
غبار اس کے سر کا آنکھوں پر  
غلاموں کی سز سز ہا کی کھانا  
سواری جو یوسف کی جاتی گذر  
ہوئے یہ احوال کہتی تمام  
اسی طرح پھر کئے چند سال  
کہا ایک دن بت سے ہو تنگدل  
نکلی عجز ز میرے تو نے نظر  
دیا اس کو جو تھا وہ مرا غلام  
عبادت میں یوسف کی بجلی گھر  
یہ کہہ کر کے اُس بت کو توڑا تمام

وہ رستہ میں لو کے آبدستی  
لہو سے شہنہ اپنے کو دھو دھو  
یہ شہنہ تھا یوسف کچھ اسکا کلام  
کہ بہت زینجا کر اس کو خیاں  
کہ جب جاپہ ہو خاک اژدہ نام  
طرف سے جو یوسف کے آوے ہوا  
ہوا کے سبب ہو پہل فرشتا  
خدا کی ہے قدرت یہ دیکھو ذرا  
جو تھے شاہ اُنکے گیا گھر سراج  
پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر  
کہ میرا کسی وجہ کر ویر کام  
لگا اسکا ہونے بہت تنگدل  
کہ تجھ کو نہیں رحم اسی سنگدل  
میرا کھو یا سب مال و دولت  
کیا یہ بہت ہی بُرا تو نے کام  
کیا کرتی ملتا سب مال و زر  
خدا سے لگی کرنے رو کر کلام

کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب

کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب

کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب

کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب  
کہ میرا سب لیا اور یوسف کا رعب



کیا سنے ہو سفت سے سبر کو چکا  
کہ کہتے ہی اس طور سے تراب  
دیا اُس کو پہلا سا حُسن و جمال  
یہ سب سطر سے ہم نے کہا  
یہ کہہ کر کے جبریل پھر باس  
ہوا اور بھی حُسن اُکا و چند  
ہوئی حُسن و صورتیں جنت کی حور  
نہ آکھو نہ دیکھا نہ کانوں نہ  
جو دیکھی تو بے ناش گنتی کلی  
اُسے دیکھ دے گئی اُس کے تاب  
ہوا اتل عشق سے بیقرار  
ہوئی شمع روشن پھر نور کی  
پھر ایک روز روح الامیں نے مباح  
ہوا دل کو جو وقت اُس کی قرار  
کئے رستے سب کے دروازے بند  
اُسی گھر میں تھی جب ہوئی ہم نشین  
گیا جا کے اُس در پہ آواز دی

پھر آ کر کے جبریل نے یوں کہا  
زلیخا تھی بو دھی جان ہے یہ  
نئی کافر ہوئی مونس با کمال  
پھر انگار کی اُس ہے وجہ کیا  
زلیخا کو بازو سے اپنے ملا  
فر وزان ہوئی مہ سے بھی چار  
کھلا اُس کے چہرہ پہ اس طرح نور  
اُسے دیکھ حور و جن سر کو دھنا  
تو پوسفت کو ہونے لگی بکلی  
لگا ہونے سینہ میں دل آبا  
لگا اڑے دل اُس کا سہا بار  
جو تیرگی دور اُس ہوئی  
کیا آ کے دونو کا عقد نکاح  
زلیخا نے اک گھر کیا اختیار  
عبادت اُسے حق کی اتنی پسند  
ہوئی دل میں پوسفت کی اسکی طلب  
زلیخا نے او دھر تو جہ نہ کی

کیا سنے ہو سفت سے سبر کو چکا  
کہ کہتے ہی اس طور سے تراب  
دیا اُس کو پہلا سا حُسن و جمال  
یہ سب سطر سے ہم نے کہا  
یہ کہہ کر کے جبریل پھر باس  
ہوا اور بھی حُسن اُکا و چند  
ہوئی حُسن و صورتیں جنت کی حور  
نہ آکھو نہ دیکھا نہ کانوں نہ  
جو دیکھی تو بے ناش گنتی کلی  
اُسے دیکھ دے گئی اُس کے تاب  
ہوا اتل عشق سے بیقرار  
ہوئی شمع روشن پھر نور کی  
پھر ایک روز روح الامیں نے مباح  
ہوا دل کو جو وقت اُس کی قرار  
کئے رستے سب کے دروازے بند  
اُسی گھر میں تھی جب ہوئی ہم نشین  
گیا جا کے اُس در پہ آواز دی

کیا سنے ہو سفت سے سبر کو چکا  
کہ کہتے ہی اس طور سے تراب  
دیا اُس کو پہلا سا حُسن و جمال  
یہ سب سطر سے ہم نے کہا  
یہ کہہ کر کے جبریل پھر باس  
ہوا اور بھی حُسن اُکا و چند  
ہوئی حُسن و صورتیں جنت کی حور  
نہ آکھو نہ دیکھا نہ کانوں نہ  
جو دیکھی تو بے ناش گنتی کلی  
اُسے دیکھ دے گئی اُس کے تاب  
ہوا اتل عشق سے بیقرار  
ہوئی شمع روشن پھر نور کی  
پھر ایک روز روح الامیں نے مباح  
ہوا دل کو جو وقت اُس کی قرار  
کئے رستے سب کے دروازے بند  
اُسی گھر میں تھی جب ہوئی ہم نشین  
گیا جا کے اُس در پہ آواز دی

یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا

کہ میں دیکھنا تر حسن و جمال  
کہ تو کن طرح سے ہی البسی کھر  
رکھے تھا وہ تجھ کو نہایت عزیز  
تجھے ہے اس بات کا مجھ کو آہ  
تیرا حسن تھا اس طرح جلوہ گر  
تجھے جو کہ مجھے وہ شش کرے  
میرا دل گیا تجھے پر اس دم شباب  
کہ بنے مجھے عقل و اوراں  
عزیز اتنا رکھتا تھا مجھ کو نہال  
نہیں ہاتھ مجھ کو لگایا کبھی  
سجنا میں عورت ہی وہ یا کہ مرد  
نہیں گھر سے باہر گئی سیر کو  
کہ سرزد نہ مجھے ہو اچھ گناہ  
سدا جان کو اپنے کوئی رہی  
ہوا مجھے سے راضی خداوندگار  
کہ میں کون ہوں مجھ کو اب تو ہوا  
نہیں اس حقیقت کو پہچانتی

نظر مجھ کو کرنی تھی تب حلال  
مگر مجھ کو اس بات کی ہے بہ فکر  
اور ایک یہ کہ تھا رنج تیرا عزیز  
بنائیت سے کی تو نے مجھ پر نگاہ  
کہا اس نے یوسف مہاست نگر  
کہ جو کوئی دیکھے وہی شش کو  
جوانی تھی مجھ پر وہ عین شباب  
تجھے مجھ پر زپاک کی  
بلوغت سے گزرے تھے جھیلیں  
وے پاس میری آیا کبھی  
رہی ہو میں اب تک اس طرح فرد  
یہاں سے دیکھا نہیں غیر کو  
کیا پھر زینچا نے شکر الہ  
محبت میں تیری میں روتی رہی  
تیرا دین میں نے کیا اختیار  
زینچا نے بوسہ نے پھر کوئی  
کہا تو بتا میں نہیں جانتی

یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا

یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا

روایت ہے کہ عارفانہ  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا  
یہاں میں جو آیا نظر اس میں  
ہو ادھر سے نہ دیکھا  
کہ وہ بوسہ نہ دیکھا

ہلٹ کر جواتے تھے پھر شام کو  
وہ یعقوب کے چاچا کے گھر  
وہاں کہتے جو مسر کا ہے عزیز  
نہایت کریم اور نہایت رحیم  
وہ سیرخان نیک اور حسین و خلیق  
یہہ شکر کے یعقوب علیہ السلام  
کہ یارب یہہ کون کیوں خصال  
سہرا پائی یہہ خصلت اہل  
بہت دلیمن کہ وہ کرتا قیاس  
تو اب مصر کی جا کے کرتا میں یہ  
مگر اس سے یوسف کی ملی غمیرا  
انجانے تھا یوسف ہی اسجا مقیم  
ہمیشہ کرتا تھا یوسف دعا  
نہیں تیرے وعدہ میں رہ رہا  
روایت ہی غلام کہتا تھا جب  
کہ غلام کو دیتا تھا خود ناب کو  
ہر ایک جب کہ غلام کو لیتا خرید

بیان کرتے یوسف کے اِرام کو  
 تھے اُس کے خاٹا غلوں کا گزر  
 رکھے ہیں بہت میرا مال و عزیز  
 نہایت عقل اور عجیب فہم  
 وہ ہی عدل الصافین بس لائق  
 تفکر ہیں رہتے تھے ہر صبح و شام  
 ہے بیشک کوئی عارف با کمال  
 نہ معام شاہی بہ یوسف میرا  
 کہ ہوتی اگر مجھ کو قوت کی اس  
 کہ ملنے دین ہوتی بہت اُس کی  
 کہ رکھتا ہے وہ مفلسوں پر نظر  
 بلا سہرا اُس کو ملک عظیم  
 کہ یارب بر او سے پیر اور عا  
 ملا مجھے باپ سے میرے خا  
 تو یوسف و ثمان بیٹھا اس سب  
 وہ گیل اپنے ماٹوں سے دیتا تھا بھر  
 تو پھر انہر کرتا تھا بخشش شریف

[illegible]













تھلا لیا تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں

برس و س کی اڑکی جو ہوتی تمام  
لو اڑکی جنگل میں کھرا کھدا  
یہ تھا ان کے اوپر خدا کا غضب  
اڑے تو سینے خاک سے سب ڈان  
ہر اک ماتھے میں اُکے نامہ کو دین  
مرے اُکے نامہ بسین میں ہیں  
پڑھیکا وہ اُکے کو قیامت میں آ  
خدا یا فضیحت ہوئی اوتبہ  
گناہوں سے ہو گیا عالم خراب  
جسمِ تنم کو دیکھو گے تم سیکان  
جو میں جلتی اُنکے پور و ہرو  
رُائی کی یاویگا پوری سزا  
گنہگار ہو گئے سچاں تباہ  
یہ سمجھو تم سب تلو کچھ تھنول  
و لے زاد اور راحہ سی قلیل  
بہا بیت ہی وہ دلاہ تار یکے  
کہ حاکم وہ تھا ہی رب الجلیل

یہ تھی جاہلیت میں کہ رسم عام  
نئی اُن کو پشاک بچہ پنھا  
اُسے ڈالتے اُس کو بچے سب  
وہ کہتی وہاں الامان الامان  
وہ جو وقت ہر اک کے نامہ کو لیں  
بیان اُکے یہ کہ ان کا  
گلے میں اُسے باندھ دین لا  
کینے عمل دیکھ بدراہ آہ  
کینے شرم ہو پانی کتاب  
کہ جو وقت چیر گیا آسمان  
وہ جو وقت جنت ہی نزدیک  
ہر اک شمس جا گیا اپنا کب  
جو میں جلتی چاؤں کے اپنی راہ  
جہنم کو جاؤ نیٹے سب غول غول  
اجل بے قریب اور غرے طول  
وے گزرتے پل پر جو باریک  
اگر گناہ اُس جگہ میر نہیں

یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں

یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں  
یہ تو ایسا خوف آراں سے  
خدا سے ڈرا اس میں میں کہتا ہوں

کیا نہ اسطرح تحریم کی  
سہریوں کے گھر میں انا سے نہیں  
کہا اسکا جگر انا انجام کر  
کیا گھر میں جائے دیکھا اور  
نگاہ بہت زیادہ کیا  
لگائے ہر ایک طرف کھائے تھو  
پھر انکو گیا ایک گھر میں شتاب  
رکھے تھا طرف کے یوسف نظر  
سبھی خادموں کو لاو طعام  
ہنیں جانتے تھے وہ بھائی ذرا  
بڑی تھی جو بہت دلوغین نام  
کرتے تھے یوسف کی جانب نظر  
ہوئے جبکہ سب پھر اسی طور سے  
ہر ایک جا پہنچی روشنی شمع عام  
پھر اولاد یعقوب کی نظر  
ولیکن ہر ایک کو فقط قرص نان  
سبب یہ کہ تھا قحط کا بسکہ سال

نہ کچھ اُلجی تو قہر و غصہ کی  
ہنیں جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں  
کہ جس طرح تجھ کو وہ کام کر  
بہت اُس مکان میں وہ زیبا تیار  
ہو اعلیٰ ہر طرح سے کیا  
اور ایک طرف نام یوسف وہاں  
کہا کھائے اور نہ کچھ حجاب  
تقدیر تھا قحطی زبانیں ۔۔۔ مگر  
دھروائے آئے وہ جن جن طعام  
کہ یوسف غلاموں کی کتابی کیا  
نور تھے ہرگز کسی کلام  
کہ بیٹھا تھا دل میں بہت اُنکے ذرا  
وہ کھانیکو لائے بڑی غور سے  
معطہ بخور اسے گھر نام  
کہ وہاں ہیں اور بھی بیشتر  
مناش کی درگاہ سے بی گمان  
طعام ایک بھوکے کا بیقیں قال

نہ کچھ اُلجی تو قہر و غصہ کی  
ہنیں جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں  
کہ جس طرح تجھ کو وہ کام کر  
بہت اُس مکان میں وہ زیبا تیار  
ہو اعلیٰ ہر طرح سے کیا  
اور ایک طرف نام یوسف وہاں  
کہا کھائے اور نہ کچھ حجاب  
تقدیر تھا قحطی زبانیں ۔۔۔ مگر  
دھروائے آئے وہ جن جن طعام  
کہ یوسف غلاموں کی کتابی کیا  
نور تھے ہرگز کسی کلام  
کہ بیٹھا تھا دل میں بہت اُنکے ذرا  
وہ کھانیکو لائے بڑی غور سے  
معطہ بخور اسے گھر نام  
کہ وہاں ہیں اور بھی بیشتر  
مناش کی درگاہ سے بی گمان  
طعام ایک بھوکے کا بیقیں قال

نہ کچھ اُلجی تو قہر و غصہ کی  
ہنیں جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں  
کہ جس طرح تجھ کو وہ کام کر  
بہت اُس مکان میں وہ زیبا تیار  
ہو اعلیٰ ہر طرح سے کیا  
اور ایک طرف نام یوسف وہاں  
کہا کھائے اور نہ کچھ حجاب  
تقدیر تھا قحطی زبانیں ۔۔۔ مگر  
دھروائے آئے وہ جن جن طعام  
کہ یوسف غلاموں کی کتابی کیا  
نور تھے ہرگز کسی کلام  
کہ بیٹھا تھا دل میں بہت اُنکے ذرا  
وہ کھانیکو لائے بڑی غور سے  
معطہ بخور اسے گھر نام  
کہ وہاں ہیں اور بھی بیشتر  
مناش کی درگاہ سے بی گمان  
طعام ایک بھوکے کا بیقیں قال

نہ کچھ اُلجی تو قہر و غصہ کی  
ہنیں جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں  
کہ جس طرح تجھ کو وہ کام کر  
بہت اُس مکان میں وہ زیبا تیار  
ہو اعلیٰ ہر طرح سے کیا  
اور ایک طرف نام یوسف وہاں  
کہا کھائے اور نہ کچھ حجاب  
تقدیر تھا قحطی زبانیں ۔۔۔ مگر  
دھروائے آئے وہ جن جن طعام  
کہ یوسف غلاموں کی کتابی کیا  
نور تھے ہرگز کسی کلام  
کہ بیٹھا تھا دل میں بہت اُنکے ذرا  
وہ کھانیکو لائے بڑی غور سے  
معطہ بخور اسے گھر نام  
کہ وہاں ہیں اور بھی بیشتر  
مناش کی درگاہ سے بی گمان  
طعام ایک بھوکے کا بیقیں قال









دیا غلام کو یہ حکم دینا  
کہ تجھے اپنے بھائی کا اسکو قاتی

وفا کی قسم یاد رکھو  
مناعمہ تم فی رحالہم

کہا بھروسہ غلام کو اس حکم  
کہ اس کا قاتی ہو کہ اس کو

اس کو اس حکم دینا  
کہ اس کو اس حکم دینا

کہ بھروسہ نے کہا یا تر بھائی کب  
اور انکو طعام اس کے بد لہین دین

تمہارا جی جبر اس پوچھو گناہ  
دیا حکم بھروسہ کو بھائی کو لہین

کہا بھروسہ غلام کو اس حکم  
کہ اس کا قاتی ہو کہ اس کو

کہا جاو بھائی کو لاوا بد صہر  
سفر کے سب سب اب انکو دے

وَلَمَّا جَعَلُوهُمْ مَجَازِيهَ مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ اَمْرِكُمْ  
کہا جبر کہ تیار آنکے لئے

کہا بھروسہ غلام کو اس حکم  
کہ اس کا قاتی ہو کہ اس کو

کہا لاو بھائی کو تم آگے  
اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْ اَوْفِيْ لِكَيْلٍ وَّاَنَّا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

کہا لاو بھائی کو تم آگے

بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ فَلَآ كَيْلَ لَكَ مِنْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَأُ الْكِتٰبَ

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ فَلَآ كَيْلَ لَكَ مِنْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَأُ الْكِتٰبَ

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

فَاَلَا اسْتَرٰوْا وَّعِنْتَهُ اَبَاہُ وَاَنَا لَفَاعِلُوْنَ

فَاَلَا اسْتَرٰوْا وَّعِنْتَهُ اَبَاہُ وَاَنَا لَفَاعِلُوْنَ

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

کہا بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو  
کہ بھروسہ نے کہا کہ بھائی کو

روایت ہی یہ قافلہ جب چلا  
کیا یہ ارادہ کہ یوسف کا نور  
کیا اُسے سب قوم کو اپنے جمع  
کہا اُنکو گمراہ گرم کرو  
پکارے وے اولاد یعقوب کو  
خدا نے کیا اپنے اُسدم کرم  
فرشتے نے اسباب اُسوقت آ  
اٹھا سب کو بازو پہ اپنے لیا  
کہا پھر اولاد یعقوب کہ  
کہا کہنے کو ابھی کی بند  
کیا شکر اللہ کا سب مل  
کیا پھر فرشتے نے اُسے کلام  
کہیں پھر بھی شیطاں کا بے ہو  
جب آئے لکھتے ہو سب پاس  
کیا باپ کو پھر نہ کر سلام  
کہا باپ کے کیا کہیں ہم عز  
نہیں اس حاکم ہے دیکھا کہیں

اُنہیں رہ میں الیس آکر ملا  
کرے اُنکے دل سے کئی ٹھک دو  
وہ آیا تنگ و مین مانند شمع  
جو چاہو سو انعام پھر مجھے لو  
کہ ٹھرو بشارت تمہیں سنو  
فرشتے کے اسباب آئے قدم  
وہ الیس اور شکر الیس کا  
جیل قاف میں پھینک اُکو دیا  
کہ جلدی تم اب اسے کھان چلو  
کہا تھا یہ الیس کا قافلا  
بچے اُس سے خوش ہو گیا اُنکا دل  
کہ سمجھو ذرا یہ بھیجے عام  
ذرا اُس سے بروقت بچتے رہو  
دیا بوسہ تب اس کے پھر آس  
جو پوچھا تو کہنے لگے یہ کلام  
نہایت ہی دانا ہے اور باتمیز  
جسے انہیں کو فی اب عالم نہیں

خدا کا جہت اس کے دل میں چلے  
پہن بصر وہ بھگا کر جاسون شریفین  
چہن سیر حال اولاد کے راویوں کے  
چہن سیر حال اولاد کے راویوں کے

کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم

کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم

کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم  
کہا باپ کے یہ غم

قَالَ هَلْ أَمْنَكُمُ عَلَيْهِ الْكُفَّاءُ أَمْ تَكُونُونَ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ

کہا کیا گنوں تمکو اب امین  
 امین جیسے یوسف پہ پہلے کیا  
 اس طرح۔ یوسف کو کہتے تھے غم  
 کیا اس کے بھائی چاہتے اب امین  
 کروں اب امین تمکو یا امین کا  
 سولوسف ہوا اتھ سے مگر غم

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ٥

خدا تم سے بہتر گنہگار ہے  
 کہا کعب خضر اپنے جب کہا  
 جلال اور غرّت کی اپنی قسم

رحیموں سے زیادہ وہ رحمان ہے  
 یہہ یعقوب نے حق نے دی بیبا  
 ملاؤ مہین دونوں کو تجھ سے ہم

وَلَكِنْ فَتَحْنَا مَسَاعِيَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ زُرَّةً أَيْنَمَ قَالُوا  
يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رَدَّتْ إِلَيْنَا

جب اسباب سب اپنا کھول گئے  
 کہا سب نے اسی باپ ٹنگ کی غور  
 یہ پونجی ہماری نہیں دیکھو  
 مراد اس سے ہی راستے کہیں  
 دیا بس اپنے تلو طعم

و دیو پونجی نظر آئی انکو جبری  
 نہیں مانگتے تجھ کے حیر اور  
 جھلا کھو تو اور کشت کیا  
 کہ ہی شاہ کا ہم پہ غالب کرم  
 دے پھر تلو وہ جتنے تھو دام

وَمِنْ أَهْلَانَا وَنَحْفُطُ الْفَانَا وَتَزِدُ أَدُ  
كَيْلَ بَعِيرٍ دَلِيلَ كَيْلِ بَيْسِيرٍ

4





وَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ  
وَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

عَلَيْهِ صَلَوةٌ وَعَالِيهِمُ

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

عَلَيْهِ نَزَّلَتْ وَطَائِفُ فَلَيتُوكُلُ الْمُنُوكُلُونَ

اُسی پر توکل کیا میں نے اب

اُسی پر توکل کیا میں نے اب

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَأْنُ تُعْبِ عَنْهُمْ

مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

ادار گیا اس کو وہ نکذات

ادار گیا اس کو وہ نکذات

کہا تاوے نظر بہ سے گھل پھو

کہا تاوے نظر بہ سے گھل پھو

بچا تا کہ آجاوے اُپر و بال

بچا تا کہ آجاوے اُپر و بال

کوئی اس پر تدبیر چلتی نہیں

کوئی اس پر تدبیر چلتی نہیں

وَأَيُّهَا كَذُوعِيمَ لَمَّا عَلِمُوا

بہت علم و دانش پہ گھتا نظر

بہت علم و دانش پہ گھتا نظر

یقین اور اس پر بتایا سے

یقین اور اس پر بتایا سے

کہ ما اغنی عنکم من اللہ شئی

کہ ما اغنی عنکم من اللہ شئی

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی

کہا جس طرح باپ کے تھا انہیں  
بچا جس طرح خدا سے بچا  
نہی وہ یعقوب کی سہیں تھی







حوکی اپنی یوسفؑ سے زینت تمام  
 کہ آوین جو کہ خان آئے ہیں  
 جو اُس گھر کا پہلا تھا دروازہ  
 کہ ہی آسین دیا باد احمد نجف  
 ہر اک گھوڑے پر ایک جا بک  
 عصا کے ماتوہین سوچکے تھے  
 یہ جب دوسرے درپائے تمام  
 اور شہر بھی گھوڑوں کی صورت کھنی  
 جو نے تیسرے در میں داخل کیج  
 اور ایسے ہی گھوڑے سے شہر میں  
 ہر اک ماتھے میں تیغ تنگی لئے  
 اس طرح تھے اُس کے سب بات در  
 اُسے دیکھ کر خوسب نے کہا  
 کیا فکم یوسفؑ نے آوین سے  
 کہا جا کے یوسفؑ سے ان کے نام  
 عدالت تمام سے کہہ کر کہنا  
 اسی گھر میں باجر تھا مارا نہیں

تو اس گھر میں آباوہ بااذن غام  
کیا اسنے ایک کو اس جیاطب  
نظر کی جو اس میں تو دیکھے میں کیا  
اور غور و گور و کمی ہی جی جی  
لباس انکا خزانہ سو نکا کار  
اسے دیکھ کر سا کھیران رہے  
حیران و دیا سے تھا فرش عام  
سدا ارون کی ہی پوک سخی  
تو دیکھا سفید کتا فربش  
سپید اٹنے پہ نسا کتے شکار  
گھر اسے اسباب غمی لئے  
ہر اک کا ایک طبع نقشہ دگر  
اڑانگ چہرے مثل مولا  
کیا جسکے پاس پئے اے نعلب  
کہ یعقوب کا تلو سیب سلام  
غلام سو خواہنے اس تھ جا  
ہنو کا کہن اور جاننا نہیں

[illegible]

یہاں لکھا ہوا ہے کہ  
میرزا حسن علی خان صاحب  
کی طرف سے جو خط لکھا گیا تھا وہ اس کے  
نقطہ نظر سے نہیں نکلتا۔

[illegible]

ہوئی اسکی ہم کو کلفت زیاد  
 نہ تھا میں نے کھانا بیان ہم کھو  
 کسی اور گھر پر جاو کھاؤ غم  
 رکھیں جا کے ذمے خواجہ خانیکے  
 فروانکے دل سے ہوا یہ ملال  
 تم اک خوان پر بھائی دو دو  
 وہ لہانے کو کھاوین بیان بچھ کر  
 خوشی سے ہر اک کا تھا چہرہ کھلا  
 اکیلا وہ غم کھا کے روتا رہا  
 غم و درد سے جان کھوتا ہی کون  
 غمیں دل میں پوٹے ہوتا ہو عین  
 کروں کہا نہیں زندگی میرے ہاتھ  
 کہ ہوا ایک ما سے تب تھے کہا  
 مگر ایک یوسف تھا سوئی نہیں  
 کہا میں نہیں جانتا کیا ہوا  
 کہنا آ کے تم ہوا یہہ غضب  
 اکیلا کو اسشت دین آلبا

کہ حال اسکی انساہین آیا یاد  
 نہیں ہوا کھانیکے چھ آرزو  
 کہا اسچکھ سے اب ابھجہ و تم  
 دیا حکم بھر خاص گھر میں کہ اب  
 خدا نے بھلا یا انہیں سب وہ  
 کہا پھر یوسف نے اب جتنے ہوا  
 جو دو ایک ما سے ہوا اک خوان پر  
 و سے دو دو گئے بیٹھے خوانوں پر  
 مگر ایک با میں بیٹھا رہا  
 کہا پھر ملک نے نور و تاب کیون  
 کہا بھائی اپنے کو روتا ہو ملن  
 جو ہوتا وہ میں ٹھپا اسکے ساتھ  
 کہا انہیں ہے کوئی بھائی یزرا  
 کہ ما سے میری اور کوئی نہیں  
 کہا کیا ہوا اسکا کیا حال تھا  
 گئے بھائی لے اسکو جگہ میں بن  
 کہ یوسف کو پھر نے آکھا لیا

کہا کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا

ہوئی اسکی ہم کو کلفت زیاد  
 نہ کھایا میں کھانا بیان ہم کھو  
 کسی اور گھر پر جاو کھاؤ غیب  
 رکھیں جا کے ذمے خواجہ کھانے  
 فروانکھ دل سے ہوا یہ ملال  
 تم اک خوان پر بھائی دو دو  
 وہ لہانے کو کھاوین بیان بچھ کر  
 خوشی سے ہر اک کا تھا چہرہ کھلا  
 اکیلا وہ غم کھا کے روتا رہا  
 غم و درد سے جان کھوتا ہی کون  
 غمیں دل میں پوٹے ہوتا ہو عین  
 کروں کہا نہیں زندگی میرے ہاتھ  
 کہ ہوا ایک ما سے تب تھے کہا  
 مگر ایک یوسف تھا سوئی نہیں  
 کہا میں نہیں جانتا کیا ہوا  
 کہنا آ کے ہم ہوا یہ غضب  
 اکیلا کو اس شہدین آلبا

کہ حال اسکی انساہین آیا یاد  
 نہیں ہما کھانگی چھ آرزو  
 کہا اس چھ سے اب ابھج و تم  
 دیا حکم بھر خاص گھر میں کہ اب  
 خدا نے بھلا یا انہیں سب وہ  
 کہا پھر یوسف نے اب جتنے ہوا  
 جو دو ایک ما سے ہوا اک خوان پر  
 و سے دو دو گئے بیٹھے خوانوں پر  
 مگر ایک بامین بیٹھا رہا  
 کہا پھر ملک نے نور و تاب کیون  
 کہا بھائی اپنے کو روتا ہو ملن  
 جو ہوتا وہ میں بیٹھا اسکے ساتھ  
 کہا انہیں ہے کوئی بھائی یزرا  
 کہ ما سے میری اور کوئی نہیں  
 کہا کیا ہوا اسکا کیا حال تھا  
 گئے بھائی لے اسکو جگہ میں بن  
 کہ یوسف کو پھر نے آکھا لیا

کہا کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا  
 کہ کوئی نہ روایا

کہیں انکی اور دین اور خوش و تار  
 کہیں انکی اور دین اور خوش و تار  
 کہیں انکی اور دین اور خوش و تار  
 کہیں انکی اور دین اور خوش و تار

کہیرو انیکو شمع سے کہی صبر  
 کہیرو انیکو شمع سے کہی صبر  
 کہیرو انیکو شمع سے کہی صبر  
 کہیرو انیکو شمع سے کہی صبر

کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر

کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَیْهِ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

ملا اسکو بھائی اسے لاکھام  
 اتار امکان پر خوشی دل میں ہو

ہوئے جیکہ پورے پہ داخل قام  
 جگمگہ اپنی دسی پاس میں کو

ہوئے جیکہ پورے پہ داخل قام  
 جگمگہ اپنی دسی پاس میں کو

قَالَ إِنِّي أَنَا آخُونَ فَادَّبْتُنِي مَكَانًا فَوَيْجَعُونَ

اب اسپر کہو کچھ اہوں گیا  
 رکھا دور پھر تجھے محبوب سے  
 زبیں در سے اسکے غنیش کر گیا  
 کر کے اولیاؤں سے روز حساب  
 اسنے یلف اپنی نظر کر رہیں  
 نشے کا سا عالم رہے اپنے بس

کہا میں برا بھلائی ہوں غم نہ کیا  
 نجد اگر دیا تجھ کو یہ غوب سے  
 دل اسکا یہ کہہ در سے بھر گیا  
 اس طرح حق دور اسنا حجاب  
 وے ب و بھ کر اسکو غنیش کر رہیں  
 دین کتنے لاکھ اپنے گز رہیں برس

کہا میں برا بھلائی ہوں غم نہ کیا  
 نجد اگر دیا تجھ کو یہ غوب سے  
 دل اسکا یہ کہہ در سے بھر گیا  
 اس طرح حق دور اسنا حجاب  
 وے ب و بھ کر اسکو غنیش کر رہیں  
 دین کتنے لاکھ اپنے گز رہیں برس

کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر  
 کہی صبر کہی صبر کہی صبر



مکافو جاتا ہی اُس راہ کو  
بیہ سکر کے رویا وہ آواز سے  
کہا پھر تری زد جہے یا نہیں  
کہا اُس سے اولاد تری کچھ  
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام  
کہا ایک کا نام دم ہے تو جان  
کہا دُشمنیہ تیر کیا ہے نام  
کہا تو نے یہ نام کیسے رکھے  
تو کہ میرے گھر میں جدم ہوا  
رٹا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم  
ہو پھر کیا یاد آیا مجھ کو فریب  
کیا یاد مجھ کو میں یوغت کے بار  
کہا بھائیوں پاس چل اب چلین  
کہا بعد چال بس برس کے ملا  
کہا تجھ کو رکھو نگاہن اپنے پاس  
سوئی ہے تیرا یک بین کی  
کہ پوشتہ غلہ کے پیمانہ کو

کرے اُس سے بھی جا تیری گفتگو  
ہوا بار اپنے وہ انداز سے  
کہا ہے ولے میں کہن وہ کہن  
ذرا اُس کا احوال کہ مجھے کچھ  
اب احوال کہ انکا مجھے تمام  
اور اُس دوسرے کا ہے یو تو مان  
اس طرح رکھے ہیں تیرے نام  
کہا جیسے یاد آنے و بسے رکھے  
تھا اُس گھڑی دل اُپر غم ہوا  
رکھا اُس نام اسکا میں دم  
رکھا دوسرے کا میں تب نام وہا  
کہا میں نے اُس کو بھی یو پکار  
ذرا چل کے اُنکی قبر آج نہیں  
تو ہم سے پھر اب کیوں کر ہے جدا  
ہنو دل میں گرگ تو اپنے ادا ہی  
ولے اُس سے غم میں نہو تیرا جی  
رکھو نگاہ تیرے بار میں چل کو

مکافو جاتا ہی اُس راہ کو  
بیہ سکر کے رویا وہ آواز سے  
کہا پھر تری زد جہے یا نہیں  
کہا اُس سے اولاد تری کچھ  
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام  
کہا ایک کا نام دم ہے تو جان  
کہا دُشمنیہ تیر کیا ہے نام  
کہا تو نے یہ نام کیسے رکھے  
تو کہ میرے گھر میں جدم ہوا  
رٹا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم  
ہو پھر کیا یاد آیا مجھ کو فریب  
کیا یاد مجھ کو میں یوغت کے بار  
کہا بھائیوں پاس چل اب چلین  
کہا بعد چال بس برس کے ملا  
کہا تجھ کو رکھو نگاہن اپنے پاس  
سوئی ہے تیرا یک بین کی  
کہ پوشتہ غلہ کے پیمانہ کو

مکافو جاتا ہی اُس راہ کو  
بیہ سکر کے رویا وہ آواز سے  
کہا پھر تری زد جہے یا نہیں  
کہا اُس سے اولاد تری کچھ  
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام  
کہا ایک کا نام دم ہے تو جان  
کہا دُشمنیہ تیر کیا ہے نام  
کہا تو نے یہ نام کیسے رکھے  
تو کہ میرے گھر میں جدم ہوا  
رٹا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم  
ہو پھر کیا یاد آیا مجھ کو فریب  
کیا یاد مجھ کو میں یوغت کے بار  
کہا بھائیوں پاس چل اب چلین  
کہا بعد چال بس برس کے ملا  
کہا تجھ کو رکھو نگاہن اپنے پاس  
سوئی ہے تیرا یک بین کی  
کہ پوشتہ غلہ کے پیمانہ کو

مکافو جاتا ہی اُس راہ کو  
بیہ سکر کے رویا وہ آواز سے  
کہا پھر تری زد جہے یا نہیں  
کہا اُس سے اولاد تری کچھ  
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام  
کہا ایک کا نام دم ہے تو جان  
کہا دُشمنیہ تیر کیا ہے نام  
کہا تو نے یہ نام کیسے رکھے  
تو کہ میرے گھر میں جدم ہوا  
رٹا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم  
ہو پھر کیا یاد آیا مجھ کو فریب  
کیا یاد مجھ کو میں یوغت کے بار  
کہا بھائیوں پاس چل اب چلین  
کہا بعد چال بس برس کے ملا  
کہا تجھ کو رکھو نگاہن اپنے پاس  
سوئی ہے تیرا یک بین کی  
کہ پوشتہ غلہ کے پیمانہ کو



نہ سب کا کیا حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی سزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی عذاب ہے؟ کیا سب کو ایک ہی جزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی پاداش ہے؟ کیا سب کو ایک ہی سزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی عذاب ہے؟ کیا سب کو ایک ہی جزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی پاداش ہے؟

قَالُوا أَجْرًا وَهُوَ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ

کہا ان سے پھر کے لوگوں آ	بتاؤ کہ کیا چور کی ہے سزا
اگر سارے تم اس میں جھوٹوئے	سزا اس کی کیا پھر تم کو سزا

قَالُوا جَزَاءُ مَنْ وَجِدَ فِي رَحْلِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

کہا جس کے اسباب میں جام ہو	وہی ہے عوصل کی ہم سے سزا
اُسے اپنا کر لیں یوم غلام	کہ آئندہ اس کرے پھر کام
یہ تھی اس زمانہ میں ایک رسم عام	کہ کرتے تھے وہاں چوٹے کو غلام
میں حکم ہے مائتہ کو کاٹ لین	انہیں حکم تھا جب دہانہ کرین

كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ

اس طرح ہم ظالموں کو سزا	دیا کرتے ہیں بوجہ لو تم ذرا
یہی شرع ہے جو ہمیں حکم تھا	کہ جس پر وہ ثابت ہو چوری ذرا
برس روز تک چور ہوو غلام	کرے اپنے مولیٰ کی خدمت تمام
انہوں نے یہی حکم جاری کیا	وگرنہ رویتھ خاص یہ مصر کا
کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہاں	وہ ضامن ہوا مثل کا بنے گمان
بند کی منہ دینے ہوں بر ملا	کہ اٹھا پھرے مصر کو فنا
بیٹے کے سب سے بڑے کھڑے	بتلا سے وہ چور کچے تھے بے خبر
کہا انکو پونے تین انا کر م	کیا تم یہ ہم نے بہت سا جہم

وہاں کیا حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی سزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی عذاب ہے؟ کیا سب کو ایک ہی جزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی پاداش ہے؟

یہاں کیا حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی سزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی عذاب ہے؟ کیا سب کو ایک ہی جزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی پاداش ہے؟

وہاں کیا حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی حکم ہے؟ کیا سب کو ایک ہی سزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی عذاب ہے؟ کیا سب کو ایک ہی جزا ہے؟ کیا سب کو ایک ہی پاداش ہے؟





یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

سوال اس کے خیر اور کیا ہے حال

مگر وہ بس پاس بیٹھا تھا

اِنَّ اِذَا الظَّالِمُونَ هُمْ

گرا سن جرم میں ہم کس ملک کو

تو تحقیق تو ظالموں میں شمار

ہوئے جیکے پاس ہر کام سے

جد سے ہو کے کرنے لگے مشورت

کے بغیر ہم سب اب پاس

قَالَ كَبُرَ هُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّا كُمْ

بڑے بھائی نے سب کے بغیر

ہذا کا یہ عجب قول و رسم

وَمِنْ قَبْلِ مَا فَرَطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ

اور پہلے سے وہ زیادتی تم نے کی

کیا آرزو یوسف کو تم نے تم نے

لگے کرنے آپس میں گفتگو

اگرین شاہ سے بل کے ہم سب قال

کہا ہے اُس وقت روئیں نے

ایمیر اور وزیروں کو شک کی تمام

جو یوسف کو ایذا بہت تم نے دی

جو اب اس کا اب جا کے کیا دو تم

کہ اب کیسے اس بائلی بہت جو

لڑائی سے لیکن اس کا سب ملکا قال

کہ ہم میں سپاہی سب جو نہیں چنے

ایکسلا میں کرونگا ان سب کا کام

یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے یہودیوں کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

کشم



گئے اور جب اُنی تو بازار کو  
ہوا اس لئے شاہ کے وہ کھڑا  
کہا اب میرا بس اس بات کو  
نہیں اُک کرو سخت آواز عام  
مے ساری خلقت ابھی مول کا  
یہ کہہ کر کے تیار ہونے لگا  
کہا اپنے بیٹے کو یوسف نے بت  
یہودا کے پیچھے سے لڑنے آ  
فر ہو گیا اس کا غصہ تمام  
یہودا نے دیکھا جواب دہر  
اگر ایک لڑکا کہی خورد سال  
بچر اس کو اُس نے ملا اپنا رو  
مجھے آتی ہے تو بتا کون ہے  
دیا کچھ نہ لڑنے نے اس کا جواب  
سنی بھائیوں نے یہ اس کی صدا  
لگے کہنے کیا ہو گیا تھا سبب  
کہا اس جگہ آل یعقوب ہے

یہودا گیا شہ کے دربار کو  
خف ہو کے یوسف سے کہنے لگا  
ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو  
کچے گرین حاملہ کے تمام  
تاش تجھ اب دکھاؤں ذرا  
لیو میں و تلو اور دھونے لگا  
کہا غصہ اپنا رکھت ہے اب  
جو میں پیچھے برٹا غصہ اُسے رکھا  
رہا ش میں اُسے نہ تو ٹکا ام  
نہ آیا کوئی اور اُس کے نظر  
کھڑا ہے وہاں وہ جو صبا حال  
کہا آل یعقوب کی تجھے بو  
کہ تجھے پیاری نہیں کوئی ہے  
تجھے یہودا کو تجھ بے حساب  
جلے وہاں سے اور اُس کے سب پاں  
کہ آیا نہیں تجھ کو اُٹک غضب  
و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی ہے

یہودا گیا شہ کے دربار کو  
خف ہو کے یوسف سے کہنے لگا  
ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو  
کچے گرین حاملہ کے تمام  
تاش تجھ اب دکھاؤں ذرا  
لیو میں و تلو اور دھونے لگا  
کہا غصہ اپنا رکھت ہے اب  
جو میں پیچھے برٹا غصہ اُسے رکھا  
رہا ش میں اُسے نہ تو ٹکا ام  
نہ آیا کوئی اور اُس کے نظر  
کھڑا ہے وہاں وہ جو صبا حال  
کہا آل یعقوب کی تجھے بو  
کہ تجھے پیاری نہیں کوئی ہے  
تجھے یہودا کو تجھ بے حساب  
جلے وہاں سے اور اُس کے سب پاں  
کہ آیا نہیں تجھ کو اُٹک غضب  
و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی ہے

یہودا گیا شہ کے دربار کو  
خف ہو کے یوسف سے کہنے لگا  
ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو  
کچے گرین حاملہ کے تمام  
تاش تجھ اب دکھاؤں ذرا  
لیو میں و تلو اور دھونے لگا  
کہا غصہ اپنا رکھت ہے اب  
جو میں پیچھے برٹا غصہ اُسے رکھا  
رہا ش میں اُسے نہ تو ٹکا ام  
نہ آیا کوئی اور اُس کے نظر  
کھڑا ہے وہاں وہ جو صبا حال  
کہا آل یعقوب کی تجھے بو  
کہ تجھے پیاری نہیں کوئی ہے  
تجھے یہودا کو تجھ بے حساب  
جلے وہاں سے اور اُس کے سب پاں  
کہ آیا نہیں تجھ کو اُٹک غضب  
و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی ہے

یہودا گیا شہ کے دربار کو  
خف ہو کے یوسف سے کہنے لگا  
ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو  
کچے گرین حاملہ کے تمام  
تاش تجھ اب دکھاؤں ذرا  
لیو میں و تلو اور دھونے لگا  
کہا غصہ اپنا رکھت ہے اب  
جو میں پیچھے برٹا غصہ اُسے رکھا  
رہا ش میں اُسے نہ تو ٹکا ام  
نہ آیا کوئی اور اُس کے نظر  
کھڑا ہے وہاں وہ جو صبا حال  
کہا آل یعقوب کی تجھے بو  
کہ تجھے پیاری نہیں کوئی ہے  
تجھے یہودا کو تجھ بے حساب  
جلے وہاں سے اور اُس کے سب پاں  
کہ آیا نہیں تجھ کو اُٹک غضب  
و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی ہے

یہودا گیا شہ کے دربار کو  
خف ہو کے یوسف سے کہنے لگا  
ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو  
کچے گرین حاملہ کے تمام  
تاش تجھ اب دکھاؤں ذرا  
لیو میں و تلو اور دھونے لگا  
کہا غصہ اپنا رکھت ہے اب  
جو میں پیچھے برٹا غصہ اُسے رکھا  
رہا ش میں اُسے نہ تو ٹکا ام  
نہ آیا کوئی اور اُس کے نظر  
کھڑا ہے وہاں وہ جو صبا حال  
کہا آل یعقوب کی تجھے بو  
کہ تجھے پیاری نہیں کوئی ہے  
تجھے یہودا کو تجھ بے حساب  
جلے وہاں سے اور اُس کے سب پاں  
کہ آیا نہیں تجھ کو اُٹک غضب  
و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی ہے



تمہا کا یہ تفسوئے تم سے کہا  
نہااری ہوئی مسفوت پر نظر

کہ لے چلے یا میں کو یہاں اٹھا  
اسی واسطے تم کو بھی حاضر

فَصَبِّرْ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

سواب چاہیے صبر کا جمیل  
ہے نزدیک لاویکاب کو آلہ  
یہود اور یابن و یوسف نام

الله هو العالم الحكيم

کہ تحقیق دانای وہ اور حکیم  
 دیباچہ نے اسطر حکایت کو غم  
 روایت ہی جبریل یعقوب پارس  
 کہا مجھے رکھتا ہی تھے کچھ سوال  
 میرے پاس بھیجے ملک سو تو  
 لیا حکم جبریل بنی نقی سے جا  
 کیا اس سے یعقوب نے یہ سوال  
 کہ ہوسٹ کی ذوق نکالی ہی جان  
 کہا اس کی جان میں نہیں قبضہ کی  
 اُسے ملک اور مال شکوہ دیا

وہی سارے باتوں کا بیگیا عظیم  
 خوشی بھی تیرین دیکھا وہ سبے ام  
 جو آپا نو دیکھا اُسے ہی اداس  
 کہا کہہ تو تاج ایزد و تعال  
 کہ پوچھو نہیں اس جس کو مطلب کہ ہو  
 فرشتہ اس بوقت نازل ہوا  
 وہی اس کو قسم ایزد و الجلال  
 وہ زندہ ہی یا مر گیا ک نشان  
 وہ دنیا میں ہی گیا نہایت خوشی  
 خزانے کا مالک خدا نے کیا

۱۵۳

سپاہ کمان سپہ نین و سپہ پادشاهی  
و سپاه خوارزم و قزاقان اسپه سالار  
مستوفی بالیا چرخ و نیکوکار  
نظام اول سپه پادشاهی کا صاحب  
بوا اور یاران کا سپہ سالار  
تیمور لنگ

و اسطفت عبادہ  
سعد بن مسعود  
و داود بن محمد  
راول بن عمر  
کوفی  
کریم بن محمد  
اسی کو غلام ابو قحافہ

فَالْوَالِدَيْنِ إِتْقَانًا وَالْأَقْرَبِينَ مَقَرًّا وَمَقَامًا كَرِيمًا

وہ جو دنیا کی بات سے غافل ہو کر اللہ کی بات کو سمجھتا ہے وہی حق پرست ہے۔

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَخُزْنِي إِلَى اللَّهِ

کہا میرا شکوہ نہیں جُز خدا  
 میں دروایا کہتا ہوں اللہ سے  
 اس سے روایت ہے یعقوب کا  
 ورنہ کیا کہیں درو اسکے پاس  
 کہ یعقوب مجھے بیان اس کو کر  
 کہا غم نے یوسف کے بنیائی لی  
 اسی باتیں آئے روح الامیں  
 کہا رب بھیجی تیرا سلام  
 کہ شکوہ میرا غیر سے کیوں کیا  
 کہا پتہ یعقوب نے میرے رب  
 خوشی پہلے میرے تو مجھ کو دے  
 پھر اس بعد چاہیے کیجیو  
 پھر سوقت بیریل نے یوں کہا  
 ترے حق میں رحمت کا دریا بہا  
 مجھے اپنی عزت کی پہلی قسم  
 ملانا انہیں زندہ کر کے شباب

اس کی طرف رنج میں ہے بڑا  
 میرا کام ہے اس کی درگاہ سے  
 مواخات کا ایک انخ اسکا تھا  
 لگا پوچھنے دیکھ اس کو اُداس  
 کہ کیوں سوئی گئے کیوں بصر  
 کہ کج یہ پامیں کے غم نے کی  
 کہا حق یہ تجھ کو ہیں ہے یقین  
 پھر اس بعد تجھے کیا یہ کلام  
 اے اُنی ذرا ابھی تجھے کچھ جیسا  
 کمر اور آنکھیں گئیں میرے سب  
 میرے دل کی یہ آرزو مجھ کو دے  
 پر خند اب تو خوشی دیکھو  
 کہ غم کو ترے اب ہوئی انخا  
 اور اس طرح اراد حق نے کیا  
 کہ کھانا بچا میں وہ یوسف کا دم  
 نہ تجھ پر کھلے پھر غم کی کتاب

اور کہ میں شکوہ نہیں جُز خدا  
 میں دروایا کہتا ہوں اللہ سے  
 اس سے روایت ہے یعقوب کا  
 ورنہ کیا کہیں درو اسکے پاس  
 کہ یعقوب مجھے بیان اس کو کر  
 کہا غم نے یوسف کے بنیائی لی  
 اسی باتیں آئے روح الامیں  
 کہا رب بھیجی تیرا سلام  
 کہ شکوہ میرا غیر سے کیوں کیا  
 کہا پتہ یعقوب نے میرے رب  
 خوشی پہلے میرے تو مجھ کو دے  
 پھر اس بعد چاہیے کیجیو  
 پھر سوقت بیریل نے یوں کہا  
 ترے حق میں رحمت کا دریا بہا  
 مجھے اپنی عزت کی پہلی قسم  
 ملانا انہیں زندہ کر کے شباب

اور کہ میں شکوہ نہیں جُز خدا  
 میں دروایا کہتا ہوں اللہ سے  
 اس سے روایت ہے یعقوب کا  
 ورنہ کیا کہیں درو اسکے پاس  
 کہ یعقوب مجھے بیان اس کو کر  
 کہا غم نے یوسف کے بنیائی لی  
 اسی باتیں آئے روح الامیں  
 کہا رب بھیجی تیرا سلام  
 کہ شکوہ میرا غیر سے کیوں کیا  
 کہا پتہ یعقوب نے میرے رب  
 خوشی پہلے میرے تو مجھ کو دے  
 پھر اس بعد چاہیے کیجیو  
 پھر سوقت بیریل نے یوں کہا  
 ترے حق میں رحمت کا دریا بہا  
 مجھے اپنی عزت کی پہلی قسم  
 ملانا انہیں زندہ کر کے شباب

اور کہ میں شکوہ نہیں جُز خدا  
 میں دروایا کہتا ہوں اللہ سے  
 اس سے روایت ہے یعقوب کا  
 ورنہ کیا کہیں درو اسکے پاس  
 کہ یعقوب مجھے بیان اس کو کر  
 کہا غم نے یوسف کے بنیائی لی  
 اسی باتیں آئے روح الامیں  
 کہا رب بھیجی تیرا سلام  
 کہ شکوہ میرا غیر سے کیوں کیا  
 کہا پتہ یعقوب نے میرے رب  
 خوشی پہلے میرے تو مجھ کو دے  
 پھر اس بعد چاہیے کیجیو  
 پھر سوقت بیریل نے یوں کہا  
 ترے حق میں رحمت کا دریا بہا  
 مجھے اپنی عزت کی پہلی قسم  
 ملانا انہیں زندہ کر کے شباب



وہ میری طرف سے ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے

لے جائے گا یہاں سے  
کہ اسے میرا ہی ہے  
کیا قید تھے اسے اس لئے  
نہ پور سی ہویم سے نہ ہم میں پور  
اگر چھوڑو اس کو تو احسان ہے  
فقیروں کی یہ تہا جی جو بد دعا  
سنا ہی کہ تم نے سقا یہ کو لے  
نکر کام ایسا یہ ہی کام بد  
نکر ایسا بیوقوفی اولاد سے  
سنا ہی کہ یہ ہم نے کہ تو ہی کہیم  
تو ہے چھوڑ بیٹے کو یہ یہ سوال  
جو ہے دل میں اپنے زبان پر اگر  
تجھے اور تیری ساری اولاد کو  
کہ دعوت ہے مظلوم کی مستجاب  
تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام  
ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام  
کیا مصر میں یہ کہ یہ قافلہ

بھرا آئے اسے چھوڑ دیکھنے لگے  
وہ ہی دور اس کی درگاہ کا  
و لے ہم میں اس بن الم میں پھنسے  
نہ ناسخ کا کوئی کرے ہمہ زور  
ہنیں تو خدا کی بڑی شان ہے  
وہ باتا یہ اپنے کئے کی سزا  
چھپ کر رکھا پاس یا میں کے  
بدی اس کی باقی رہے تا ابد  
نہ تجھول انگو اپنی ذرا پاد سے  
ہمارا بھی رہے رؤف رحیم  
ڈکار نیسے پہلے ہی تو محضال  
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر  
بہت ہی ضرر یہ سمجھنا کہ ہو  
ہنیں اس کے اور حق کے کوئی جواب  
سو ہم کہجے ٹکوس واسلام  
چلے مصر کو سارے کو خاص عام  
یہودانے کی بیٹھائی تھ آ

میں مضمون دینی کے جو  
جس میں مضمون دینی کے جو  
میں مضمون دینی کے جو  
میں مضمون دینی کے جو

جواب  
جواب  
جواب  
جواب

وہ میری طرف سے ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے  
میرا دل اس کے لیے نہیں ہے اور میں نے اس کو اپنے لیے نہیں لیا ہے



وَجُنَّا بِضَاعَةَ مُزُجَانَةٍ

اور لائے ہیں ہم پوچھی کھوئی تمام  
وہ مردود اور غیر مفید ہوا ہے

ہنہن اس کے بد لیں ملتا طعام  
کبھی اس کا لینا نہ مستحسن ہے

فَاَوْفُوا بِنَا الْكُلَّ وَتَصَدَّقُوا عَلَيْنَا

ہمیں باپ کو پوری فوج دے دوں گے ہم کو صدقہ کرم ہم یہ کر  
نظر کھوٹی پوچھی بہت کیسیو نہ جیت روی یر تو کرنا نظر

۱۱ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْمُتَصَدِّقِينَ

کہ تحقیق اللہ کے جزا  
بہ سنکر کے یوسفؑ ہوا دل میں

جو دینے میں صدی کوئی انتہا  
گرے تہ کی آنکھوں سے شکر

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُ يُونُسُ

کہا جانتے ہو کہ کیا کیا کیا | ہر اک تم نے یوسف سے کرا دیا

وَأَخِيهِ

اور اُس کے گما بھائی کے ساتھ گیا ۥ جُدا بھائی سے اُس کے اُسکو گیا ۥ

اِذَا نْتُمْ جَاهِلُونَ

کیا تم نے ابخان پش پہ کام  
اثر تخت سے بھائیوں پاس آ  
کہ اب ترجمان کو کیا ہیں دور

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

جنر مجب کو دیتا ہی صاع سب  
 کہا پوچھو اس بات کا کیا ہی ڈر  
 بہت خوب پہلے سے آواز دی  
 سمجھتا ہوں میں اکی ساری زبان  
 کہ کی جب ان کے ساتھ تھنے دغا  
 سمجھہ فائدہ اپنا لے تم آپ  
 کہا صاع کہتا ہی یوں اب پکار  
 کہ یا میں کی کج گوتم جو کسی  
 حفاظت سے رکھتا اُسے تم جلا  
 تر صاع شے کی خبر دے  
 پھر کر اُسے دشت میں کھا لیا  
 لگا کہنے اب صاع یوں کہ  
 عبث بھڑے کا بہہ لیتے ہیں  
 سزا اس کی اپنے خدا سے یہ ہیں  
 کہا اس میں یوسف نے کہتے ہو کہا  
 کہنہ گار میں ہم جو چاہو کر د  
 ہا اُن سے یوسف نے گردلو دھن

کہا جھباڑوں نے یہ لوٹنے سے  
 کہو کہ میں اپنی چوٹی تھامی  
 سوائی ہوئی آسمان ماری وہی  
 کہا پھر جھکا کر کہ یہ سقے کان  
 یہ دیتا ہے سو قصبہ جھکو صد  
 نہ راضی تھا رخصت پہ اسکا بایہ  
 سہاڑا کہ یہ سہاڑے پیالے مار  
 کو بھی یہ دھت تھیں باپ کی  
 نہ صبر نہ بوجھ اسکا بے جا  
 کہا شہید یہ یا میں شاہ  
 میرے بھائی کہتے ہیں بھیرے آ  
 بیکار سنی بھیرے کی صدا  
 کہ جھوٹے ہیں بھائی ترے پیغام  
 کہیں آئے اور جانور کو لگا عین  
 وہت سا حیران سر کو جھکا  
 کہا بڑی صاع یہ راس است گو  
 اس طرح پھر کے اعدا میں

سچے سچے آواز کے  
 کھمبے کھمبے  
 کیونکہ یہاں سے  
 کوئی بھی نہیں  
 سچے سچے آواز کے  
 کھمبے کھمبے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





اُسے ٹھیکہ الاقفایہ عتوٰیہ  
 بیہ کی بھیر باندی نے رب کے دُعا  
 کہا جی سے تو بھی بُرا کیجیو  
 بیہ دی مالت غیب نے بھر دیا  
 جسے دوست رکھتا وہ یعقوب ہے  
 بشیر اُس کے بیٹے کا جو نام تھا  
 ہوا مصر میں جبکہ یوسف مُقیم  
 ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام  
 کیا اپنا یوسف اُس کو رسول  
 وہ پاس اُس کے رہتا تھا ہر دم میں  
 دیا بیچ اُس کو وہیں باپ پاس  
 بیہ تقیر تھی تھی کہ فرزند آ  
 ملا پہلے وہ جا کے یعقوب سے  
 بتی نے کہا جو کما سے جدا  
 جدا دوست سے اُس کے کرشنا  
 کہا اور اُس کو شفاعت نہو  
 چلا مصر سے جب گھری تھا بشیر

کہ تادو دھکے سا رو دیا میں نے  
 کہ یعقوب نے مبرا بیٹا جدا  
 کہ تم مجھ پہ میرے خدا کیجیو  
 کہ تیری بولی مستجاب اب دیا  
 کئی دن میں جاتی ہے وہ اس شے  
 خرید اٹھا یوسف نے تاجر سے آ  
 ہمیشہ بشیر اسکار ہوتا دیم  
 کہ بیٹا تھا یعقوب نے لاکلام  
 وہ جانے میں ہرگز نہ ہوتا ملول  
 نہایت غریب اور بغایت امین  
 کہ ماں کی رہتی تھی ہر دم اوس  
 وہ کنگھاٹین آ اپنی ما سے ملا  
 کہا لو مبارک کہ یوسف کو لے  
 کرے اے بیٹے کو تو بھی خدا  
 رہے ہجر فوجو میں وہ خراب  
 رضا مند حق تا قیامت ہنو  
 بتوا نے کہا انجی کے خلیفہ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ







کہ تم سب کو اس جا کو مین طلب  
لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی  
کہ اسی باب جلدی سے اس جا پر  
بہت مین نے تیار کر کے گئے  
قیمت اور عامہ مذمت سب تمام  
مجھے سب کی اس جا پر یاد ہے  
سی سونے اور چاندی کی اس جا کی کام  
پر اک کے لئے اور تحفہ مین عام  
بنایا ہے جو ہو و دراز قیمت  
نہین اس کی قیمت کا کچھ نہ تھا  
کہ دنیا مین جگہ بناوے لشان  
یہ مجھے برا عہد لبتا ہون  
جب اگر کے مصر مین تو قرار  
سجھو کہ تو حشت یہ دیکھ لائیو  
مجھے آن کر بیان و طعن نہ مین  
یہاں آیا تو تم لبتا رہا  
کہ کچھ مومنوں پر و طعن نہ مین

و لیکن جو انجس کو یون حکم رہا  
تھیں دو طرح کی ہی اس جا خوشی  
تے خط کے تھا اور یہ بھی لکھا  
جو کچھ چاہئے ویسے کے لئے  
ہے اس علت ان پہ سونیکا کام  
تیری و مانہ جتنی کہ اولاد ہے  
پر اس کے لئے ہی سوار ہی تمام  
پر اس کا تھ خیر کے ہی اک غلام  
ترے واسطے مین ایسا کہاں  
ہے اعلیٰ درجہ جدی زمین ہزار  
غلامے مین مانہ اور طیلان  
خدا کی قسم تجھ کو دنیا ہو مین  
بکچھ بیان زہر کو خستہ بار  
دل کو تو پاؤں شک یہاں آیا  
کہ حاسد نہ کچھ مین مجھ کر مین  
ہو فخر اور مسکت کا حساب  
کہ قبطی یہاں سخت کفار مین

اور یہاں سے اس جا پر یاد ہے  
سی سونے اور چاندی کی اس جا کی کام  
پر اک کے لئے اور تحفہ مین عام  
بنایا ہے جو ہو و دراز قیمت  
نہین اس کی قیمت کا کچھ نہ تھا  
کہ دنیا مین جگہ بناوے لشان  
یہ مجھے برا عہد لبتا ہون  
جب اگر کے مصر مین تو قرار  
سجھو کہ تو حشت یہ دیکھ لائیو  
مجھے آن کر بیان و طعن نہ مین  
یہاں آیا تو تم لبتا رہا  
کہ کچھ مومنوں پر و طعن نہ مین

اور یہاں سے اس جا پر یاد ہے  
سی سونے اور چاندی کی اس جا کی کام  
پر اک کے لئے اور تحفہ مین عام  
بنایا ہے جو ہو و دراز قیمت  
نہین اس کی قیمت کا کچھ نہ تھا  
کہ دنیا مین جگہ بناوے لشان  
یہ مجھے برا عہد لبتا ہون  
جب اگر کے مصر مین تو قرار  
سجھو کہ تو حشت یہ دیکھ لائیو  
مجھے آن کر بیان و طعن نہ مین  
یہاں آیا تو تم لبتا رہا  
کہ کچھ مومنوں پر و طعن نہ مین



یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔

وے بستان خوبی کے تھے دونوں  
 ذہب اور قہ سے پرتوبہ تو  
 کہ یہ کون بن نوجوان و کمال  
 فرخیم انہیں اور شاہین  
 یہ بزرگ میں بصرے کے دیکھ کر  
 خطا عفو یوسف کی تا تو کرے  
 ہو جس سے اتنے دنوں کا جاب  
 فروں درد پھر اکا ہونے لگا  
 پر اک جان کو اپنے کھونٹے لگے  
 وٹان سامنے اس کے سجدہ کیا  
 ہوئے جا کے دادا کے آگے کھڑے  
 جو خدام تھے ساتھ کھٹام  
 دئے ہو سے دادا انکو کمال  
 تختارے دلوہیں رے حق کی باد  
 کرے ملک مولا میرا بہرہ و ر  
 جلے ساتھ بے باندہ قطعاً  
 کہ کیا اسکا ہی ملک پر انتظام

جڑی بوٹیوں سے تھی پوشاک گل  
 تلے اُنکے دو چترین تیز رو  
 لگا کر نے یعقوب پھر یہ سوال  
 کہا دو نو فرزند یوسف کے ہیں  
 میں ساتھ لے کے یہ سب شایع تمام  
 مشایخ شفاعت کو آئے میں نے  
 کیا منع تو نے کہی اسے خواب  
 یہ سن کر کے یعقوب بڑھو لگا  
 وہ رو یا تو سب لوگ رونے لگے  
 پھر اترے مشایخ اور نزدیک  
 فرامیہ منشاچی اگر ترے  
 کیا انکو دو نو نے جھک کر سلام  
 قدم پر دیا انکو دادا کے ڈال  
 دعا دی کر رکھے خدا ملک و شاد  
 رہے ہم سے آباد یوسف کا گھر  
 ہوئے پھر گھر و نہر دونو سوار  
 لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام

یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔

یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔

یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔  
 یوسف کو بیعت کیا اور وہ اس کی خدمت میں رہا۔







پہن زائد جب تک کہ اس اور ہم  
راہیں ہیں تو دین خدا ایک ہے  
نہیں اور بعضوں نے یہ کہہ کر  
وہاں سے ہٹ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا

کیا ہی اسے اب میری حق نے حق	نہ باقی رہا دل میں میری قلم
اب احسان مجھ پر کیا اور بھی	رہا فی میری اس نے زندگانی کی
کوئی نہ کا نہ کچھ ذکر اس نے کیا	کہ بھائی نہوں اس کے شرمسہ تا

وَجَاءَكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَرْغِبَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي

لے آیا خدا گاؤں سے صحر میں	تمہیں بھنے کہ نماں مصر میں
بشاش جو شیطان ڈالافساد	کیا مجھ میں اور بھائیوں میں عینا
کیا ملک پھر حق نے مجھ کو عطا	کروں شکر کر طرح اس کا ادا
مل ملک بھی بہہ بہہ میں فساد	جو شیطان سے ہم میں ہوا ادا

إِنَّ دَعْوَىٰ أَطِيفٍ لِّمَا نَسَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

کہ تحقیق رب میرا مہربان	جسے چاہے کو سنانے بی گمان
وہ ہیگا علیم اور دان حکیم	جسے چاہے دیکھ خلافت عظیم
کیا سجدہ جب اس کو اکر ام کا	تو پھر بھائیوں نے یہ نہ کہہ
شفاعت کرو تم ہماری ذرا	کہ دے بخش یوسف ہماری خطا
کہا پھر یہ یوسف سے یعقوب نے	کہ یوسف خطا لگی تو بخش دے
کہنا پھر یوسف نے میرا گواہ	فرشتے میں سب اور میرا لہ
کہ میں نے خطا بخش دی لگی سب	ہی ہے رضامیری اس وقت اب
کہا باب کو پھر یوسف نے یون	تمہیں صحر میں اپنے مردم رکھوں

وہاں سے ہٹ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا

نہو مصر میں اور تو دور  
ہو اسی میں تو مصر کے جلوہ گر  
دیا ایک یحیٰی اس کے پاس  
کہا کہ اس نے یعقوب کو پھر یوسف  
وہ سب کا قلم تھا یحیٰی نے  
نہ دینا کا قلم تھا یحیٰی نے

یہاں سے ہٹ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا  
کے لئے یہ کہہ کر عبادت کر دینا



چلے شہر کے سب ہو بہم  
اکیلا چلا سب کو خست کیا  
کیا راہ سے سب کو خست تمام  
بر ایک کو تلی دلا سا دیا  
اکیلا مواد نئی پر سوار  
برائیم واسطیٰ حق کی فریر  
وہاں روتے روتے وہ نکس گیا  
یہ دیکھا کہ کس ہی باقوت کی  
ذبح اور اسحق ہیں طرف  
بہم کہتے ہیں اب پڑای انتظار  
دیا اسنے اٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ  
یہ کہہ کر ابھی جا کے سف سے ف  
کہ یعقوب جا اپنے رب کے ملا  
کیا ناقہ نے اسکا کہنا قبول  
اٹھا پھر تو یعقوب وہاں شباب  
جو دیکھا تو ایک قبر ہے وہاں کھنقا  
فرشتہ وہاں موت کا آگیا

کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تھم  
سب کو نہ اُنہن سے ہمہ لیا  
لگے رونے اولاد و خلق عام  
دیا سو نہ سب کو کھنقا خدا  
کیا قبر آباہ آکر قرار  
ہو اب کہ یعقوب کا پھر گذر  
اسی سو نہین خواجے یہ ہوا  
برائیم بیٹھے ہیں اسحق بھی  
برائیم ہیں چھین ہم کف  
اٹھا تو خوشی سے تھا پھر فرار  
کہا مصر کی طرف تو منہ کو موڑ  
میری سارے اولاد و برو  
یہ مضمون ناقہ کو سمجھا دیا  
ہوئی اسکی جانب سے ناقہ رسول  
کہ تار مع ہوا اسس یہ اضطراب  
وہ ہی عنبر و مشک سے سب بھی  
ملے اور پاکیزہ صورت بنا

وہاں روح یعقوب کی رہی جس کی کار  
نہ درمیں نہ کس نے نہ کس نے نہ کس نے  
وہاں روح یعقوب کی رہی جس کی کار  
نہ درمیں نہ کس نے نہ کس نے نہ کس نے

کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تھم  
سب کو نہ اُنہن سے ہمہ لیا  
لگے رونے اولاد و خلق عام  
دیا سو نہ سب کو کھنقا خدا  
کیا قبر آباہ آکر قرار  
ہو اب کہ یعقوب کا پھر گذر  
اسی سو نہین خواجے یہ ہوا  
برائیم بیٹھے ہیں اسحق بھی  
برائیم ہیں چھین ہم کف  
اٹھا تو خوشی سے تھا پھر فرار  
کہا مصر کی طرف تو منہ کو موڑ  
میری سارے اولاد و برو  
یہ مضمون ناقہ کو سمجھا دیا  
ہوئی اسکی جانب سے ناقہ رسول  
کہ تار مع ہوا اسس یہ اضطراب  
وہ ہی عنبر و مشک سے سب بھی  
ملے اور پاکیزہ صورت بنا

وہاں روح یعقوب کی رہی جس کی کار  
نہ درمیں نہ کس نے نہ کس نے نہ کس نے  
وہاں روح یعقوب کی رہی جس کی کار  
نہ درمیں نہ کس نے نہ کس نے نہ کس نے

کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تھم  
سب کو نہ اُنہن سے ہمہ لیا  
لگے رونے اولاد و خلق عام  
دیا سو نہ سب کو کھنقا خدا  
کیا قبر آباہ آکر قرار  
ہو اب کہ یعقوب کا پھر گذر  
اسی سو نہین خواجے یہ ہوا  
برائیم بیٹھے ہیں اسحق بھی  
برائیم ہیں چھین ہم کف  
اٹھا تو خوشی سے تھا پھر فرار  
کہا مصر کی طرف تو منہ کو موڑ  
میری سارے اولاد و برو  
یہ مضمون ناقہ کو سمجھا دیا  
ہوئی اسکی جانب سے ناقہ رسول  
کہ تار مع ہوا اسس یہ اضطراب  
وہ ہی عنبر و مشک سے سب بھی  
ملے اور پاکیزہ صورت بنا



دلی ہے میرا دین و دنیا میں تو مسلمان مروں ہی یہی آرزو

وَأَكْفَيْتَنِي بِالصَّاحِبِ

بلا جھک کو نیک بختوں کے ساتھ  
 مراد انکی تھی نبی سے ملین  
 جو یوسف نے کی موت کی آرزو  
 کہا حق نے بھیجی سی تم کو سلام  
 ترے بیٹے پوئے یوں اس قدر  
 تیری موت ہرگز نہ آدیکھی جان  
 عرض جب جو سال سارے تمام  
 کہ اسلام کو سار کر لین قبول  
 پھر یوسف اور سب کے خوش و مبار  
 مسلمان ہوئے تھے جو چاہیں  
 مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر  
 ہوا حکم رب کا کہ یہاں اک مکان  
 رہے اس میں پورا اور مومن بھیج  
 پوٹھ تیار اسجا پہ جب  
 تھا ماتھ یوسف نے پھر کی دعا

یہی مانگتا ہوں بخش کر کے ماتھ  
 وے آیا ادا جدا دین جا رہین  
 ہوئے آگے جبریل پھر روبرو  
 کہا نیکے جھہ ہو ولد ترے نام  
 نہ کچھ تو جیتک اتھین بیٹ پھر  
 برس سات باقی ہیں اب کو  
 دیا مصر کو پھر یہ اذن عام  
 رہوں دل میں اپنے نہ تائین طول  
 کیا خارج مصر کے قرار  
 وے سب تھ یوسف کے تھے ہر روز  
 جہان جا کے یوسف رہا بے خطر  
 بنے اور بسے شہر دارالامان  
 حرم نام اسکا رکھا ہم نے اب  
 کہا سنے پانی نہیں اس میں شب  
 کہ یار یہ پر لا میا

یہی مانگتا ہوں تجھ سے کہ کر کے ہاتھ  
 دے آتا اور اجدا دین جارہی  
 ہوئے آگے جبریل پھر روبرو  
 کہا میں نے تجھ سے ولد ترے نام  
 نہ دیکھے تو جیتک اُنہیں پیٹھ  
 برس سات باقی ہیں اب کوئی  
 دیا مصر کو تو پھر یہ اذن عام  
 رہوں دل میں اپنے نہ تا میں طول  
 کیا خارج مصر بنے قرا  
 دے سب تھکے یوسف کے تھے ہر روز  
 جہان جا کے یوسف رہا بے خطر  
 بنے اور بسے شہر دار الامان  
 حرم نام اس کا رکھا ہم نے اب  
 کہا ہے باقی نہیں رہیں شب  
 دیار بپہر بر لا میلا مدح

۱۰۰  
 ہم کھینچنے والے ہیں  
 زمین کو دیا جائے بازو  
 پوری نہایت عظیم اور  
 پھر دوزخوں کو نکالے  
 دنیا کے پوشتے کی  
 دکان اور بازار سب  
 اس ملک

ماخذ دوہا  
نہا  
گنی  
تھا  
یک  
یہ  
کہا  
کہ

کیمیا کو برفیست از کیمیا  
 یمنی علم بران کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا  
 و جبین کیمیا کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا  
 ای عالم کیمیا کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا  
 یمنی علم بران کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا  
 و جبین کیمیا کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا  
 ای عالم کیمیا کیمیا  
 از کیمیا کیمیا کیمیا

[illegible]







وَمَا يُلَوِّذُكَ مِنَ الْكَلْبِ إِلَّا أَنْ يَمْلِكَهُ اللَّهُ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ السَّمَاءَ  
 مَنِينٌ بِنْدَ سَيِّدِي كَيْفَ يَكُونُ  
 دُعا کوئی نہ کرے کہ زمین اعراسی بیدار

مَنِينٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ  
 دُولِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ  
 مُرَادِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ  
 ذُلِّ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ

رکھے گریہ تو حرص اسلام پر  
 کرے ہی وہ جان اس کام کو

مَنِينٌ لَاقِيْ اِيْمَانِ اَلْاَشْرَارِ  
 تو چاہے ہی خلقت کے اسلام کو

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

جو انکو گران بھخت لگی  
 سر اس پر راہیں اور سرور  
 وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ  
 بتاتا انہیں راہ ایمان ہے

نہ تو نے طلب اُن اجر کی  
 پیر و عطا و تعلیم و تلقین و ہد  
 سے ہو کوئی اور ہنور و براہ  
 فقط اُن خلقت پہ حسان ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ

یہ اُس کے لئے جو ہر دین

یہ قرآن مَنِينٌ ایک گریزی

وَكَايٍ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِمُرْفَتِكَ عَلَمًا

زمین میں مَنِينٌ اور فی السَّمٰوٰتِ مَنِينٌ  
 مَنِينٌ دل میں کچھ اُنکے ہوتا افر

بہت میری وحد کی آیات میں  
 ہمیشہ کرتے ہیں اُنہر گزر

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ

اِنَّا مَنُوْا اَنْ يَّزِيْلَنَا بِهٖمْ عَذَابُهُمْ  
 مَن عَذَابِ اَللّٰهِ

مَنِينٌ خَوْفِ اَللّٰهِ اَوْ سَعْدِ اَللّٰهِ  
 عَذَابُ اَللّٰهِ اَوْ سَعْدُ اَللّٰهِ

اَوْ تَايَةٍ بِهٖمْ اَلْاَعْرَافُ

وَمَا اَنْتَ اَوْ سَعْدُ اَللّٰهِ  
 جَلالین اچانک اور بوجہ

وَهُمْ لَا يَخْفَوْنَ

وَمَا اَنْتَ اَوْ سَعْدُ اَللّٰهِ  
 جَلالین اچانک اور بوجہ

بہن چاہتے ہیں شکر کا چین  
چھٹی حکم بنی خالق زود المذنب

قَمَا آذِ سَلْتَانِینِ  
مِلْکِ اِلَاہِ کَاجَا

یہ کہہ افسر رستہ ہی میرا یہی  
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک  
بہن حکم دین اُسکے کوئی دلیل

جو اس پر چلے شکر ہی ہی  
یہی راہ ہی سکرستوں سے ٹھیک  
وہ ہے مالک الملک رب جلیل

اَدْعُوْهُ اِلٰی اللّٰهِ عَلٰی بَصِيْرَةٍ

پکاروں ہوں راہِ خدا پر متحین  
سُنگوش دل سے اُسے تم ذرا  
بیان ہے میرا مثل راہِ مُنیر

بُلّاتا ہوں راہِ ہدٰی پر متحین  
بیان دین نے جو کچھ کو تم سے کہا  
مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر

اَسْنَا وَ مِنْ اَتَّبَعْنٰی

میں اور میرے پیرو ہیں جنہ تمام

ہدایت خلائق کی ہی انکا کام

وَسُجَّانَ اللّٰهِ

خدا میرا قصداں پاک ہے  
مُتَزِدْہِ مُقَدِّسِ مَبْرُاِیِ وَد

براک عیب و ہتھان پاک ہے  
بُری بات سے بے مَعْرَایِ وَد

وَمَا اَنَا مِنَ الشَّرِکِیْنَ

اَهْلُ الْقُرٰی

خدا نے دیا اس کا جواب  
میں کی طرف اسے اپنا خطاب  
تو جی الٰہم منی

وہی انہم سے ہے جو انہم سے  
یہ کہہ افسر رستہ ہی میرا یہی  
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک  
بہن حکم دین اُسکے کوئی دلیل  
جو اس پر چلے شکر ہی ہی  
یہی راہ ہی سکرستوں سے ٹھیک  
وہ ہے مالک الملک رب جلیل  
پکاروں ہوں راہِ خدا پر متحین  
سُنگوش دل سے اُسے تم ذرا  
بیان ہے میرا مثل راہِ مُنیر  
بُلّاتا ہوں راہِ ہدٰی پر متحین  
بیان دین نے جو کچھ کو تم سے کہا  
مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر  
میں اور میرے پیرو ہیں جنہ تمام  
ہدایت خلائق کی ہی انکا کام  
خدا میرا قصداں پاک ہے  
مُتَزِدْہِ مُقَدِّسِ مَبْرُاِیِ وَد  
براک عیب و ہتھان پاک ہے  
بُری بات سے بے مَعْرَایِ وَد  
وَمَا اَنَا مِنَ الشَّرِکِیْنَ  
اَهْلُ الْقُرٰی

باب پنجم فی شرح خالق ذو المہذب  
قلم آرم

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

یہ کہہ اُسے رستہ ہی میرا یہی  
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک  
نہیں حکم دین اُسکے کوئی و خلیل  
جو اس پر چلے شرکے ہی کی  
یہی راہ ہے سب گزرتوں نے ٹھیک  
وہ ہے مالک الملک رب جلیل

أَدْعُوهُ إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ

پکاروں ہوں راہِ خدا پر متحین  
سُنو گوشِ دل سے اُسے تم ذرا  
بیان ہے میرا مثلِ لعل و منیر  
مگر چشمِ دل سے ہو تم بے بصیر

اٰمَنَّا وَمِنْ اَتْبَعِيْ

مین آوری میروین جنت تمام ہدایت خلائق کی ہی انکا کام

وَسُجَّاتٍ لِلَّهِ

خدا میرا قصاص پاک ہے  
میرا عیب و بہتان پاک ہے

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

أَمِلَ الْقُرْآنُ

[illegible]

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَرَ الْوَسْلُ وَظَنُوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا

ہوئے جب کہ مایوس ہو گئے تھے	جو کفار نے انہی تکذیب کی
ہووا جب رسولوں کے دل پر یقین	یہ ایمان لائیکے ہرگز نہیں

جَاءَهُمْ فَصَرُنَا

مرد ہم نے اپنے رسولوں کی	پنچھڑا کوئی ہم نے کافر شقی
ہووا جب کہ اپنے ہمارا عذاب	ہوئے دونوں عالم میں خوار و خراب

فَنَجَّيْ مِنْ نَشَاءِ

جسے چاہیں ہم اُس کو دیون بچا	جسے چاہیں اُس کو کرین مبتلا
عذاب خدا سے بچے ہی وہی	بھی کی جو کرتا رہے پیروی

وَلَا يُؤْذُ بَأْسَنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمَجْرُمِينَ

انہیں کوئی ایسا کرنا لے بلا	بلا میں کرین جو کہیم مبتلا
گنہگار کو ہم جو چاہیں کرین	ہمارے غضب و ہر دم دین

وَلَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَبَابِ

وَقَصِّصْ لِي طَعْنِي

میں نے ان کے قصے کو سنایا ہے جو کہ ان کے لیے عبرت ہے۔ ان کے قصے میں ایسی باتیں ہیں جو کہ ان کے لیے عبرت ہیں۔ ان کے قصے میں ایسی باتیں ہیں جو کہ ان کے لیے عبرت ہیں۔

مصابیہ کی پروردگار میں یوں  
اس حال کے ساتھ کہ انہوں  
ممالک حاکمیت میں  
والکین نصیبی الذی یبذل

قصہ نازان

1987

یہ کتاب علی بن ابی طالب  
علیہ السلام کی مہربانی سے  
میں نے لکھی ہے

یہ کتاب علی بن ابی طالب  
علیہ السلام کی مہربانی سے  
میں نے لکھی ہے

یہ کتاب علی بن ابی طالب  
علیہ السلام کی مہربانی سے  
میں نے لکھی ہے

یہ کتاب علی بن ابی طالب  
علیہ السلام کی مہربانی سے  
میں نے لکھی ہے

سب احکام دین اس میں لکھے ہیں  
وہ قرآن میں صاف مکتوب ہے  
کھلے مجھے دیکھو سب اس میں  
سب اہل قرآن سے ہی اعتماد

ہر ایک چیز کا اس میں لکھا بیان  
جو کچھ دین و دنیا میں مطلوب ہے  
مسائل جو کچھ دین و دنیا میں ہیں  
اسی سے کرے ہر ایک اجتہاد

وَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

یہ قرآن رحمت ہے اللہ کی  
مگر اس سے محرم ہیں کافرین  
ایک ماہ میں بھی اس کو اب اختتام  
کما اس میں جو کچھ لکھا تھا وہ حال  
مجھے نور سے اپنے نمود کر  
نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب  
علیہ السلام

سراسر ہدایت کا اس میں بھری  
یہ رحمت ہے انہی جو دین میں  
یہ فیہ فیہ یوسف ہوئی سب تمام  
نہ کچھ شاعر کا کیا خیال  
الہی میرا رنج سب دور کر  
سیر دست میں لکھی سب کتاب  
خدا اور محمد کا لیتا ہوں نام

الحمد للہ کہ تفسیر یوسف علیہ السلام تصنیف حکیم محمد شرف صاحب  
مستوفی قصبہ کاندھلہ متصل دہلی سڑک ماہرہ الشرفیہ  
سکین مہسور اختتام کو پہنچی  
راقم محمد کاظم علی نقوی

نور اللغات  
مطبوعہ دار الفکر